ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

سلسلۂ مطبوعاتِ اسلامی

۲۳

تحفۂ اسمِ اعظم

مصنفہ

احقر العباد ابوالحسن حافظ قاری مولوی محمد عبدالحفیظ خان خٹک خانخیل شیدوی پشاوری

خلف

جناب احمد خان صاحب مرحوم موضع شیدو تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور

حال

خطیب جامع مسجد نور سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

ہدیہ : دو روپے

ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ جامع مسجد نور۔ گوجرانوالہ

اللہ اللہ بسم اللہ ذات پاک دوست * اسم اعظم ابتدائے قرب دوست

سلسلۂ مطبوعات

۲۳

تحفۂ اسم اعظم

مصنفہ

احقر العباد ابو المحسن حافظ قاری مولوی محمد عبد الحفیظ خٹک خانخیل عفی عنہ شیدو لی ستہ داری

خلف

جناب خانصاحب احمد خانصاحب خانخیل مرحوم موضع شیدو تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور

ہدیہ

دو روپیہ

حال

خطیب جامع مسجد نور سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

کی

مطبوعات

۱۔ قرآنی مقبول دعائیں ۶ے
۲۔ تحفہ اخلاق محمدی ۳ے
۳۔ تحفہ جہاد ۱۸ر
۴۔ تحفہ ذکر ۳ے ۱۸ر
۵۔ تحفہ شب معراج عہ ۱۸ر
۶۔ تحفہ شب برات عہ
۷۔ تحفہ رمضان عہ
۸۔ تحفہ لیلۃ القدر ۱۴۰ر
۹۔ تحفہ عید الفطر
۱۰۔ تحفہ عید الاضحیٰ
۱۱۔ دو لاجواب تحفے
۱۲۔ تحفہ مقروضاں و نادار ان
۱۳۔ تحفہ حاجتمندان
۱۴۔ تحفہ گنہگاران

۱۵۔ تحفہ اخلاق
۱۶۔ تحفہ جنت
۱۷۔ تحفہ نماز
۱۸۔ تحفۃ الرحمٰن فی فضائل القرآن
۱۹۔ دربار رسالت کے چالیس نادر تحفے
۲۰۔ نماز مترجم معہ فضائل ۸ر
۲۱۔ قرآنی مسنون دعائیں ۸ر
۲۲۔ فرمانِ رسول ۰۶ر
۲۳۔ احسن الاذکار ۴ر
۲۴۔ جنت کی بشارت ۱۲ر
۲۵۔ جنت کی سیر ۸ر
۲۶۔ آئینہ اخلاق ۴ر
۲۷۔ آئمہ اربعہ عہ ۱۲ر

۲۸۔ ائمہ محدثین عہ
۲۹۔ ائمہ مفسرین
۳۰۔ مشائخ چشتیہ
۳۱۔ مشائخ نقشبندیہ
۳۲۔ مجددین اسلام
۳۳۔ قراءِ سبعہ
۳۴۔ تذکرۃ الابرار
۳۵۔ اولیاءاللہ
۳۶۔ جواہر حکمت
۳۷۔ مفتاح القرآن فی لغات القرآن
۳۸۔ تحفہ درود و سلام معہ نیابت خیر الانام ۴ے
۳۹۔ رحمانی قاعدہ ۶ر
۴۰۔ تحفۃ التجوید

ملنے کا پتہ

ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ جامع مسجد نو رسیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
عرضِ حال	۷
حمد باری تعالیٰ	۱۱
درود شریف	״
سلام بدرگاہِ خیر الانام	۱۲
اسمِ الٰہی	״
اللہ عزوجل کی شان	״
مناجات	۱۳
اسمِ اعظم کا بیان	۱۵
اسمِ اعظم کے معنے	״
اسمِ اعظم کی فضیلت	״
اسمِ اعظم کے خواص	״
اسمِ اعظم کے بارے میں	
علمائے کرام کا اختلاف	۱۶
اسمِ اعظم کی تعیین	۱۸
اسمِ اعظم معلوم کرنے کیلئے بڑی اہمیت کی ضرورت	״
اسمِ اعظم کے متعلق روایات	
حدیث اور بزرگان دین کے اقوال	۲۰
پہلا قول	۲۱
آیۂ کریمہ کے فضائل و	۲۲
خصائص و خواص بے حساب	۲۵
فضائے حاجات و دفع مصائب و بلیات	۲۹
چار مصیبتوں سے نجات	״
تکمیل حاجات	۳۲
حاجات مشکلہ کی آسانی	״
شہادت کا بلند و بالا مرتبہ پانا	۳۴
آیتِ کریمہ پڑھنے کی خاص ترکیب	۳۵
دوسرا قول	۳۸
تیسرا قول	۴۰
آیۃ الکرسی کے فضائل	۴۲
آیۃ الکرسی تمام آیت سے زیادہ عظمت والی ہے	۴۳
آیۃ الکرسی تمام آیاتِ قرآنی سے افضل ہے	
آیۃ الکرسی پڑھنے کا ثواب	۴۳
جنت کی بشارت	۴۴
آیۃ الکرسی کے خصائص	۴۵
آیۃ الکرسی کے خواص	۴۶
قبولیت دعا	۴۸
جملہ دلی مقاصد اور ہر مراد کا پورا ہونا	״
ہر حاجت کا پورا ہونا	۴۹
ذریعہ معاش و روزگار میسر ہونا	۵۲
خیر و برکت پیدا ہونا	״
امراض سے شفا پانا	״
عذابِ قبر سے نجات	״
چوتھا قول	۵۳
پانچواں قول	۵۵
آیۂ مبارکہ کی فضیلت	۵۶
آیۂ مبارکہ کے خواص	״
رزق میں فراخی اور مال میں ترقی	״
دعائے مذکورہ پڑھنے کا طریقہ	۵۷

مضمون	صفحہ
بارِ قرض سے نجات کی دعا	۵۸
چھٹا قول	۶۱
گناہوں کی بخشش	۶۳
سورۂ اخلاص	۶۴
سورۂ اخلاص کے فضائل	//
دخولِ جنّت	۶۵
وجوبِ جنت	//
پچاس برس کے گناہوں کی معافی	//
سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے	۶۶
ساتواں قول	۶۷
جمعہ کیدن ساعت مقبول کی دعا	۶۹
آٹھواں قول	۷۰
دعائے مقبول	۷۲
نواں قول	۷۴
دسواں قول	۷۵
حاجات مشکلہ کیلئے ایک مجرّب نماز	۷۶
چار مصیبتوں سے نجات	//
اسمِ اعظم دعائے ایوبی ہے	۷۹
دعائے ایوبی کے خواص	//

مضمون	صفحہ
حاجت روا ہونا	۸۰
بلا و مصیبت کا ٹل جانا	//
جذام وغیرہ سے شفا	۸۱
خونی بواسیر	//
دفعِ مرگی	۸۲
برائے حفاظت اسقاطِ حمل یا بار آوری درخت	۸۲
دعائے تفویض کے خواص	۸۳
لوگوں کی ایذا رسانی سے نجات	//
ڈر و خوف سے مامون رہنا	//
دشمن کے شر سے محفوظ رہنا	۸۴
برائے آشوب چشم و ناخنہ	//
دعائے کفایت کے فضائل و خواص	۸۵
حضرت ابراہیمؑ پر آگ کا گلزار ہو جانا	۸۶
اہم و مشکل کام آسان ہونا	//
حلِ مشکلات کا مجرّب عمل	۸۷
حاجات مشکلہ کیلئے مجرب نماز	۸۸
حصولِ مقاصد	//
تنگیٔ معاش سے نجات	//
خوف و خطر سے امان	//

مضمون	صفحہ
قید سے نجات	۸۹
گیارہواں قول	۹۰
سورۂ فاتحہ	//
سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے	۹۱
سورۂ فاتحہ کی فضیلت	//
سب سے زیادہ عظمت والی سورۃ	۹۲
سب سے افضل سورہ	۹۳
سب سے بہتر سورہ	//
سورہ فاتحہ کی جامعیت	//
سورہ فاتحہ کے خواص	۹۴
ہر حاجت و ضرورت	//
ہر مہم آسان ہو	۹۵
فوائد کثیرہ	//
شفائے امراض	۹۶
بارھواں قول	۹۸
اسمِ اعظم اللہ ہے	۱۰۱
اسم اللہ کے معنی و فضیلت	۱۰۶
اسم اللہ کے خواص	۱۰۷
اسم اللہ کی جامعیت	۱۰۸
مطلوب کا آسان ہونا	۱۱۰

مضمون	صفحہ
علاج مرض سے شفا پانا	۱۱۰
صاحب کشف ہونا	،،
مستقبل کے حالات کا کشف و علم	۱۱۱
ہر مرض کیلئے شفا	۱۱۲
بخار سے صحت	،،
آسیب زدہ کیلئے	،،
قبولیتِ دعا	۱۱۳
بین الجلالتین پڑھنے کی دعا	،،
لفظ "اللہ" کی عجیب غریب جامعیت	۱۱۵
خاص قاعدہ	۱۱۶
دعائے جامع	۱۱۹
تیرھواں قول	۱۲۰
رحمٰن کے معنے	۱۲۲
اسم رحمٰن کے خواص	۱۲۳
تسخیر حکام	،،
قضائے حاجات و قبولیتِ دعا	
چودھواں قول	۱۲۵
تینوں اسماء کے معنے	۱۲۶
تینوں اسماء کے خواص	،،

مضمون	صفحہ
رحمٰن کی خاصیت	۱۲۷
رحیم کی خاصیت	،،
حل مشکلات	،،
دلی مراد بر آنا	۱۲۸
ہر قسم کے بخار سے شفا	،،
اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمانیت و رحیمیت	۱۲۹
الرحمٰن الرحیم کی خاصیت	۱۳۰
ہر امر میں آسانی	
امرِ ناگوار کا اندیشہ	۱۳۰
پھل میں برکت	،،
محبت کے لئے	،،
محبوب کا محبت میں سرگرداں ہونا	،،
پندرھواں قول	۱۳۱
رب کے معنے	۱۳۲
سولھواں قول	۱۳۴
ہر دو اسماء کے معنے	۱۳۷
نیند کا جاتا رہنا	۱۳۸
مخلوق کے دل میں تصرف	،،

مضمون	صفحہ
طاعت میں مستعدی	۱۳۸
دشمن پر فتح پانا	۱۳۹
غم دور ہونا	،،
سختی دور ہونیکی دعا	۱۴۰
عذاب الٰہی سے بچاؤ کی دعا	۱۴۱
ستارھواں قول	۱۴۲
ہر دو اسماء کے معنے	۱۴۳
آصف بن برخیا کی دعا	،،
تختِ بلقیس کا قصہ	۱۴۴
ایک جامع دعا	۱۴۵
عزت و بزرگی حاصل ہونا	۱۴۶
لوگوں سے استغناء	،،
اٹھارھواں قول	۱۴۷
ہر دو اسماء کے معنے	،،
ہر دو اسماء کی خاصیت	۱۴۹
اسم الصمد کی خاصیت	،،
صدیقیت کے آثار کا ظاہر ہونا	،،
حال و قال میں سچا ہونا	،،
بھوک سے محفوظ رہنا	،،
لوگوں سے بے نیازی	،،

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
انیسواں قول	۱۵۰	پچیسواں قول	۱۶۵	اُنتیسواں قول	۱۷۵
بیسواں قول	۱۵۱	چھبیسواں قول	۱۶۶	تیسواں قول	۱۷۷
اکیسواں قول	۱۵۳	فائدہ	״	اکتیسواں قول	۱۸۵
بائیسواں قول	۱۵۵	ستائیسواں قول	۱۶۷	دلائل الخیرات کی فضیلت	״
ہر چہار اسماء کے معنے	۱۵۸	اللّٰھم کے معنے	״	دلائل الخیرات کی مقبولیت	۱۸۶
ہر چہار اسماء کی خاصیت	״	اٹھائیسواں قول	۱۶۹	بتیسواں قول	۱۸۷
حزب البحر کی فضیلت	۱۶۰	نظم	״	فضیلت	۱۸۸
دعائے حزب البحر کے خواص	״	کلمۂ توحید کے فضائل	۱۷۰	قبولیت دعا	۱۸۹
تیئیسواں قول	۱۶۲	ایمان کی سب سے افضل شاخ	۱۷۲	اسم اعظم کے بارہ میں ایک نہایت جامع دعا	۱۹۳
تکمیل حاجات	۱۶۳	سب سے بہتر ذکر	״	تمت بالخیر	۱۹۴
چوبیسواں قول	۱۶۴	کلمہ پڑھنے والوں چار باتوں میں اخلاص	۱۷۴		

عرضِ حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

برادرانِ محترم! انسان جس وقت کسی مصیبت وسختی اور تکلیف وتنگی میں گرفتار ہو جاتا ہے یا اسے کوئی ایسا مشکل ودشوار کام درپیش آجاتا ہے۔ جو کسی طرح حل نہ ہوتا ہو اور کوئی مونس وغمخوار اور ہمدرد وغمگسار کام نہ آئے، اور ہر چہار اطراف سے حالات ناسازگار اور پریشان کن ہوں تو ایسی حالت میں مایوسی وناامیدی کے سیاہ بادل انسان کے دل ودماغ پر چھا جاتے ہیں اور رنج وغم کی تاریکیاں آنکھوں کے سامنے رقص کرنے لگتی ہیں پس ایسی نامرادی و ناکامی شکستہ حالی ودرماندگی اور مجبوری وبے بسی کی حالت میں اسے خدا یاد آجاتا ہے۔ اور اس کا سب سے آخری سہارا اور سب سے بڑا آسرا خدائے ارحم الراحمین کی ذات پاک ہوتی ہے۔ اس وقت انسان خلوص کے ساتھ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر خشوع وخضوع اور عاجزی وزاری کے ساتھ دعائیں مانگتا ہے۔ تاکہ اس کی مشکل آسان ہو۔ ایسی حالت میں جو شخص بھی اس مصیبت زدہ کو کوئی وِرد وظیفہ بتلاتا ہے یہ بلا تامل اسے شروع کر دیتا ہے اور بہت سے لوگ ایسی پریشانی کی حالت میں تو جھوٹے مکار پیروں اور جاہل وفساق فقیروں کے پاس تعویذ گنڈے حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ مگر افسوس ان اوراد و وظائف اور تعویذ گنڈوں میں اکثر اس قسم کے ہوتے ہیں جن میں صاف طور سے شرکیہ وکفریہ

کلمات اور الحاد و ضلالت کے الفاظ ہوتے ہیں۔ گو بعض اس قسم کے نہیں ہوتے مگر ان سے بھی شرک و کفر اور فسق و معصیت کی بُو تو ضرور آتی ہے۔ سو ان سے بجائے فائدہ کے اُلٹا دینی و دنیوی نقصان ہوتا ہے۔ اور ناکامی و محرومی کے سوا مصیبت زدہ بے چارے کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

ایسے مواقع میں تو انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دعائیں پڑھے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں یا جو علمائے محققین اور بزرگانِ دین نے بتلائی ہیں انکا پڑھنا بہت ہی مفید اور کارآمد ہوتا ہے اسی سلسلہ میں احقر نے دو کتابیں "قرآنی مقبول دعائیں" اور "ہزار آنی منسون دعائیں" لکھی ہیں۔ اِن کا پڑھنا سب سے بہتر اور بیحد مفید ہے۔ علاوہ ازیں بندہ اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے حسنیٰ[3] کے توسط سے دعا و سوال کرتا رہے۔ جن کے پڑھنے کے بارے میں، اللہ تعالیٰ نے خود بندوں کو تاکید فرمائی ہے۔

چنانچہ اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ (سورۂ اعراف رکوع ۲۲)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں اچھے اچھے نام سو ان ناموں کے ساتھ اسکو پکارو۔

گو اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء بیشمار ہیں، اور ان میں سے ہر ایک اسم بہت مقدّس و بزرگ اور بڑا بابرکت و پُر منفعت ہے اور اس میں بہت سے

---

[1] قرآنی مقبول دعائیں۔ [2] ہزار آنی منسون دعائیں۔ [3] اسمائے حسنیٰ

ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔ جامع مسجد نور سیٹلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ

فوائد و اثرات پنہاں ہیں مگر ان اسماء میں سے ایک اسم ایسا جلیل القدر اور پُر عظمت ہے۔ جو دوسرے اسماء سے ممتاز اور ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہے اور وہ اسم اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ جو عظمت و بزرگی اور قدر و منزلت اس اسم کو حاصل ہے بعد وہ دوسرے کسی اسم کو حاصل نہیں۔ اس اسم میں بیشمار فوائد و برکات مستور ہیں۔ اس کے ذریعہ ہر مشکل و دشوار کام آسانی کے ساتھ حل ہو جاتا ہے۔

اسم اعظم کیا ہے؟ اللہ عزّ و جل کا سب سے بڑا، سب سے بزرگ۔ سب سے مبارک اور سب سے مقدس ایسا نام جو فیض کا ایک سمندر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور رحمت تامہ سے ایسے عجیب و غریب اثرات رکھے ہیں۔ کہ استفادہ کرنیوالا کوئی بندہ فیض الٰہی سے محروم رہتا ہی نہیں ایسا پُر منفعت نام جو دونوں جہاں کی کامیابی کی کنجی ہے۔ دین و دنیا کا کوئی بھی ایسا کام نہیں جو اسم اعظم کے ذریعہ سے انجام نہ پائے ایسا بابرکت نام جو فوائد و برکات کا مخزن ہے۔ جس کے ورد کرنے سے پریشان لوگوں کو اطمینان شکستہ دل لوگوں کو تسکین اور مایوس لوگوں کو تسلی نصیب ہوتی ہے۔ ان کی پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ اور ان کے دامن گوہر ہائے مراد سے بھر جاتے ہیں ایسا کثیر النفع نام جو بیحد مجرّب بہت زود اثر اور نہایت مفید ہے۔ ہر قسم کی دینی و دنیوی روحانی و جسمانی، ظاہری باطنی اُمور اور ہر مشکل و دشوار کام کے حل کے لئے اکسیر اعظم اور تریاق ہے۔ ناممکن بات اس کی بدولت ممکن ہو جاتی ہے۔ اسم اعظم کو مخصوص انداز سے پڑھنے اور مخصوص پر عمل کرنے سے معجزانہ

اثر پیدا ہوتا ہے دنیا بندہ کے قدموں میں آجاتی ہے۔ ہر کام میں کامیابی ہر بات میں سرخروئی اور ہر میدان میں فتح یابی نصیب ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں احقر نے سالہا سال کی شبانہ روز جد و جہد اور سینکڑوں کتبوں کی ورق گردانی کے بعد "تحفہ اسم اعظم" نامی کتاب تیار کی ہے اور ادارہ تحائف اسلامیہ نے فائدہ عام کی خاطر اسے طبع کرایا ہے جو حقیقت میں ایک بیش بہا گنجینہ اور بے بہا خزینہ ہے جس کا ایک نسخہ ہر مسلمان گھر میں ہونا باعث خیر و برکت ہے اسے پڑھ کر اور اس پر عمل کر کے ہر شخص کامیابی کی کنجی اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے اسکے ذریعہ سے دل و دماغ کے بہت سے بند تالے کھول سکتا ہے۔

ہاں ایک دوسری ضروری بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گو اسم اعظم قبولیت دعا کیلئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے مگر قبولیت دعا کیلئے کچھ شرائط و آداب بھی ہیں جب تک وہ شرائط و آداب پورے نہ ہوں دعا کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور سوائے محرومی و ناکامی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا اس سلسلہ میں ادارہ تحائف اسلامیہ نے "قرآنی مقبول دعائیں" نامی کتاب لکھی ہے۔ جس میں دعا کے فضائل و خصائص، خواص و برکات اور شرائط و آداب وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ادارہ سے آج ہی مذکورہ کتاب بھی منگوائیں۔ پھر دیکھیں! ان شرائط و آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کی دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں اور آپ کس طرح دین و دنیا کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں، جنکو دیکھ کر آپکی زبان سے بے اختیار الحمدللہ نکلے گا اور آپکا سر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے زمین پر خود بخود جھک جائے گا۔

فقط

احقر العباد ابوالحسن محمد عبدالحفیظ خٹک خانخیل عفی عنہ

شیدوی پشاوری
حال گوجرانوالہ

مورخہ ۷ رفروری ۱۹۶۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ

اَللّٰھُمَّ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! نہیں کر سکتا میں تعریف تیری تو تو ایسی تعریف کے لائق ہے جو خود کی ہے تو نے اپنی ذات کی

ایضاً

بیانِ وصفِ تو گفتن نہ حدِّ امکان است   چراکہ وصفِ تو بیروں ز حدِّ اوصاف است

(خواجہ حافظ شیرازی)

ایضاً

اگر جملہ دریا شود روشنائی   کند کلکِ اشجار مدحت سرائی
محال از ثنائے تو عہدہ برائی   ازل تا ابد اے تو فرماں روائی
کرا جز تو در ملکِ تو بادشاہی

(شوکت علی خاں مولانا تھانویؒ)

ایضاً

وصفِ تو چو پرسم از خموشی   گویند باشارتم کہ بخروش
ہرگہ ز سخن سراغ گیرم   فریاد برآورد کہ خاموش

درود شریف

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(قصیدہ بردہ)

سلام بدرگاہِ خیر الانام

سَلَامٌ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ وَسَیِّدٍ — حَبِیْبِ اِلٰہِ الْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدٍ
بَشِیْرٍ نَذِیْرٍ ہَاشِمِیٍّ مُکَرَّمٍ — عَطُوْفٍ رَءُوْفٍ مَنْ یُّسَمّٰی بِاَحْمَدٍ

اسمِ الٰہی

حمدِ زِ جا نہاست نامِ دلبرِ ما — مَا اَعَزَّ اِسْمُہٗ وَمَا اَعْلٰی
نام او گنجِ نامہ لاہوت — گنجِ پنہاں و نام ازو پیدا
ہمہ اسما مظاہر ذاتند — ہمہ اشیا مظاہر اسما
لَا اَرٰی فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا ھُوْ — محو شد نام غیر و نقش سوا
ہستی مطلق ست حدتِ صرف — اَیْنَ ھُوْ؟ اَیْنَ اَنْتَ؟ اَیْنَ اَنَا؟
من و او و تو از میاں برخاست — سرِ وحدت شد از ہمہ یکتا

جانِ جامی ز نکتۂ وحدت
نشکیبد چو ماہیے از دریا

اللہ عزوجل کی شان

نہیں خلق ہی میں یہ غلغلہ تری شان جل جلالہٗ
سرِ عرش بھی ہے لکھا ہوا تری شان جل جلالہٗ
تری ذات مالکِ کن فکاں تری ذات خالقِ انس و جاں
ترے در کے شاہ بھی ہیں گدا تری شان جل جلالہٗ
ترا نام پاک دوائے دل ترا ذکر پاک غذائے دل
ترا شکر کس سے ہوا ادا تری شان جل جلالہٗ

ہے کریم تو، ہے رحیم تو، ہے علیم تو، ہے قدیم تو
ہے محال حصر صفات کا تری شان جلّ جلالہٗ

ہے زمانہ بھر پہ کرم ترا، بھرے کیوں ترا نہ نہ دم ترا
درِ فیض خلق پہ ہے کھلا تری شان جلّ جلالہٗ

مرے دل کو صبر و قرار دے، مرے بگڑے کام سنوار دے
مجھے ہے ترا ہی ایک آسرا۔ تری شان جلّ جلالہٗ

ہے امیر اس میں بھی اک مزہ کہ شہود و غیب ہیں یکجا
ہے عجیب جملہ ردیف کا تری شان جلّ جلالہٗ

مناجات

ربّنا یا ربّنا۔ یا ربّنا
کرلے تو مقبول میری یہ دعا

نام تیرا ہے کبیر اے مستعان
ہے بڑا تو، اور بڑی ہے تیری شان

تو ہی یا رب ہے سمیع اور ہے بصیر
دیکھتا سنتا ہے سب کچھ اے خبیر

اے خدا اے حیّ و قیّوم و کریم
قادر و غفّار و رحمٰن و رحیم

جمع ہیں تجھ میں سب اوصافِ جمال
تو ہی ذوالاکرام ہے اور ذوالجلال

اے خدا اے مالکِ عرشِ عظیم
تو ہی بیشک ہے حکیم اور علیم

ہے تو ہی بے شبہ خلّاقِ عظیم
تو ہی بیشک ہے غفور اور ہے حلیم

ہے تو ہی بر و کریم اور ہے جواد
اے خدائے پاک اے ربّ العباد

اے قدیر و خالقِ کون و مکاں
اے قدیم اے مالکِ ہفت آسماں

کوئی ساجھی ہے نہ ہے تیرا وزیر — واحد و یکتا ہے تو اور بے نظیر
اور تو ہی ہے خالقِ شمس و قمر — جن سے ہے پُر نور عالم سر بسر
تو ہی ہے روشن گر ارض و سما — ہے تجھی سے اُن کی ایجاد اور بنا
ہے تجھی سے اُن کا سارا انتظام — اُنکی زینت اور قیام اور روک تھام
تُو ہی فریادی کا ہے فریاد رس — داد خواہوں کا تو ہی ہے داد رس
تُو ہی محتاجوں کا ہے پشت و پناہ — عاجزوں کو ہے تجھی سے دستگاہ
اور تو ہی ہے بے پناہوں کی پناہ — اور نہیں تیرے سوا کوئی پناہ
چین بیچینوں کو دیتا ہے تو ہی — تُو ہی غمگینوں کو دیتا ہے خوشی
مضطروں کی تو ہی سُنتا ہے دُعا — دُور کرتا ہے تو ہی رنج و بلا
مضطر و آفت رسیدہ مبتلا — جسطرح کرتا ہے گھبرا کر دُعا
میری بھی یارب ہے ویسی ہی دُعا — اور پکڑتا ہوں میں پایۂ عرش کا
عرش کی تیرے جو عزت ہے عظیم — اُس کا صدقہ اے خداوند کریم
ہے جو رحمت سے بھری تیری کتاب — ہوتا ہے رحمت کا جس سے فتح باب
وہ کتاب پاک اور ہیں جو نہاں — رحمتوں کی اُس کے اندر کنجیاں
اور وہ سب نام برکت سے بھرے — جنکو کہتے نام ہیں اچھے اچھے
جن کے اندر اسم اعظم ہے چھپا — اُس کے صدقے اے خداوند عُلا
کر میری مقبول یارب یہ دُعا — ہر بُرائی سے مجھے یارب بچا
پوری کر دے میری تو سب حاجتیں — ہے تصور جن کا میرے قلب میں

کر تُو میرا دین و دنیا میں بھلا
اور عذاب نار سے ہم کو بچا

اسمِ اعظم کا بیان

اسمِ اعظم اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس بڑے نام کو کہتے ہیں۔ کہ جب اس کے ساتھ کوئی دعا مانگی جاتی ہے۔ تو وہ قبول ہوتی ہے۔ اور جب اس کے ذریعہ سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو وہ منظور ہوتا ہے۔ اور جب اس کے واسطہ سے کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو وہ عطا کی جاتی ہے۔ یہ ایسا مبارک نام ہے۔ کہ اس کے طفیل انسان کو منہ مانگی مراد یقینی طور سے مل جاتی ہے۔

اسمِ اعظم کے معنے۔ دراصل "اسمِ اعظم" عربی زبان کے دو کلموں سے مرکب ہے۔ اور عربی زبان میں "اسم" نام کو کہتے ہیں اور "اعظم" کے معنے ہیں "بہت بڑا"، سب سے بڑا"۔ تو اسمِ اعظم کے معنے ہوئے "بہت بڑا نام"۔ "سب سے بڑا نام" اور مراد اس سے اللہ عزّ و جل کا سب سے بڑا وہ نام ہے جو "اسمِ اعظم" کے نام سے مشہور اور زبان زدِ عوام و خواص ہے۔

اسمِ اعظم کی فضیلت۔ اسمِ اعظم کی فضیلت اور بزرگی، عظمت و بڑائی قدر و منزلت اور شرافت و کرامت بہت ہی زیادہ ہے۔ اس اسم کو اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔ اس کے پڑھنے اور ورد کرنے کا بے حد و بے حساب اجر و ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی دوسرا اسم اس کے برابر نہیں۔

اسمِ اعظم کے خواص۔ اسمِ اعظم کے خواص و اثرات، اس کے فوائد و

برکات اور اس کے نتائج و ثمرات بے انتہا اور ان گنت ہیں۔ اس کے متعلق روایاتِ حدیث میں بکثرت وارد ہوا ہے۔ کہ آدمی جو دعا اس کے بعد مانگے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ جو سوال کرے وہ حتمی طور سے منظور ہوتا ہے۔ جو چیز مانگی جائے وہ ضرور مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے طفیل دلی مرادیں اور تمنائیں قلبی حسرتیں اور آرزوئیں پوری کر دیتا ہے۔

اسم اعظم کا معلوم کرنا اور دعا کے وقت اسم اعظم پڑھ کر دعا مانگنا قبولیتِ دعا کا ایک بہترین وسیلہ و ذریعہ ہے۔ اس مبارک و مقدس اسم کے طفیل غیر محال اور ناممکن بات، خلافِ عادت و طبیعت کام اور خلافِ عقل امور آسان اور ممکن ہو جاتے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے مردے زندہ کئے جا سکتے ہیں۔ بانجھ عورت صاحب اولاد ہو سکتی ہے۔ مسافتِ بعیدہ، پلک جھپکنے میں طے کی جا سکتی ہے۔ ہر مصیبت ہر سختی ہر مشکل اور دشوار سے دشوار کام اس مقدس اسم کی برکت سے سہل ہو جاتا ہے۔ ہر بیماری ہر درد و دکھ ہر رنج و غم اس کے پڑھنے کی بدولت دور ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا اسم اعظم ہی کے ذریعہ سے بلقیس ملکہ سبا کا تخت ہزاروں میل دور کے فاصلہ پر ملک یمن سے ملک شام میں چشم زدن میں دربارِ سلیمانی میں حاضر کر لائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسم اعظم ہی کے ذریعہ سے مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

اسم اعظم کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف۔ اسم اعظم کے بارہ میں علمائے امت و اکابرین ملت کا اختلاف ہے اور اس میں پانچ اقوال آئے ہیں۔

اوّل ۔ امام ابو جعفر طبری ؒ ابوالحسن اشعری ؒ اور قاضی ابو بکر باقلانی ؒ
وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ

”اسمائے الٰہی سب کے سب اسم اعظم ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔“

چنانچہ انہوں نے جہاں اسم اعظم کا ذکر کیا ہے۔ اس کو اس پر محمول کیا ہے کہ اعظم بمعنی عظیم کے ہے یعنی بڑا۔

دوم ۔ امام ابن حبّان کا قول ہے کہ

”اخبار میں جہاں اعظمیّت کا لفظ وارد ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ سے دعا مانگنے والے کیلئے ثواب مراد ہے۔“

یعنی اس کی ذات میں بڑی زیادتی نہیں۔ بلکہ یہ ایک امر خارج کے اعتبار سے ہے اور اس میں کوئی بحث نہیں۔

سوم ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ

اسمائے حسنٰی میں سے کوئی اسم مخفی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے علم میں پوشیدہ رکھا ہے۔ اور مخلوق میں سے کسی کو اس پر مطلع نہیں فرمایا جیسے راتوں میں شب قدر۔ اور ساعات میں ساعتِ جمعہ (یعنی جمعہ کے دن میں دعا قبول ہونے کا خاص وقت) اور نمازوں میں صلوٰۃ وسطیٰ وغیرہ کو پوشیدہ و مستور فرمایا ہے۔

چہارم ۔ حضرت امام جعفر صادق اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

"بندہ جب دعا میں ایسا مستغرق ہو جائے۔ کہ غیر اللہ کا خیال اس وقت نہ ہو تو کسی اسم سے دعا کرے قبول ہوگی۔ وہی اسم اعظم ہے"

پنجم۔ اور اکثر علمائے کرامؒ و صوفیائے عظامؒ نے احادیث کے ظاہر روایات کو دیکھ کر اس کو معیّن اور خاص اسم بتلایا ہے۔

اسمِ اعظم کی تعیین۔ جو علمائے کرامؒ اور صوفیائے عظامؒ اسمِ اعظم کے اسم معین ہونے کے قائل ہے۔ پھر وہ بھی باہم مختلف رائے پیش کرتے ہیں۔ چونکہ اس کی تعیین میں مختلف روایتیں آئی ہیں۔ اس لئے علمائے مفسرینؒ و محدثینؒ اور فقہائے کرامؒ اور اولیائے عظامؒ نے اسمِ اعظم کی تحقیق میں بیحد کوشش کر کے بہت سی روایتیں بیان کی ہیں۔ اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ جس کو جس اسم سے نفع ہوا۔ اسی کو اسمِ اعظم سمجھ لیا۔

علّامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اسمِ اعظم کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جس میں وہ تمام اقوال ایک جامع دعا میں بیان کیے ہیں۔ جو تمام بزرگوں سے منقول ہیں۔ جس کا بیان ہم نے اس رسالہ کے آخیر میں صفحہ ۱۹۲ پر کر دیا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اسمِ اعظم معلوم کرنے کیلئے بڑی اہلیت کی ضرورت ہے۔ اسمِ اعظم معلوم کرنے کے لئے بڑی اہلیت اور بڑے صبر و ضبط اور تحمل و استقلال اور اولوالعزمی اور ثابت قدمی کی ضرورت ہے۔

امام ابن عباسؓ اور امام حاکمؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بار جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا

(اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ الخ (ملاحظہ ہو صٹ) کو پڑھتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا۔ کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اسم بتایا جسکے ذریعہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے میں نے عرض کیا۔ یا حضرت! میں یہ دعا پڑھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا یہ اسم اعظم عورتوں کے لائق نہیں۔

یعنی عورتیں کم عقل اور بے صبر ہوتی ہیں۔ وہ اسم اعظم کا ادب نہ کر سکیں گی۔ اور ان کو بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔ کیونکہ اسم اعظم کے لئے بڑے تحمل و بردباری اور صبر و ضبط کی ضرورت ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں سورۂ بقرہ کے فضائل میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے اپنی نماز میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی۔ اس کے فارغ ہونے کے بعد حضرت کعب احبارؒ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ان (دونوں سورتوں) میں خدا تعالیٰ کا وہ نام ہے کہ جب اس نام کے ساتھ اسے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ اب وہ شخص (یہ سن کر) حضرت کعبؒ سے عرض کرنے لگا۔ کہ حضرت! مجھے بتلائیے وہ نام کون سا ہے؟ حضرت کعبؒ نے بتلانے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ

"اگر میں وہ نام بتا دوں تو مجھے خوف ہے کہ کہیں تو اس نام کے ذریعہ سے کوئی ایسی دعا نہ مانگ لے جو میری اور تیری ہلاکت کا سبب بن جائے۔"

فضائلِ ذکر میں حضرت مولینا ذکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ انکو اسم اعظم آتا تھا۔ ایک فقیر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے تمنا اور استدعا کی۔ کہ مجھے بھی سکھا دیجئے۔ ان بزرگ نے فرما دیا کہ تم میں اہلیت نہیں ہے۔ فقیر نے کہا کہ مجھ میں اس کی اہلیت ہے تو بزرگ نے فرمایا۔ کہ اچھا فلاں جگہ جا کر بیٹھ جاؤ۔ اور جو واقعہ پیش آوے۔ اُس کی مجھے خبر دو۔ فقیر اُس جگہ گئے۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص گدھے پر لکڑیاں لادے ہوئے آرہا ہے۔ سامنے سے ایک سپاہی آیا۔ جس نے اس بوڑھے کو مار پیٹ کی۔ اور لکڑیاں چھین لیں۔ فقیر کو اس سپاہی پر بہت غصہ آیا۔ واپس آکر بزرگ سے سارا قصہ سنایا۔ اور کہا کہ مجھے اگر اسم اعظم آجاتا ہے۔ تو اس سپاہی کے لئے بددعا کرتا۔ بزرگ نے کہا کہ اسی لکڑی والے ہی سے میں نے اسم اعظم سیکھا ہے۔

اسم اعظم کے متعلق روایاتِ حدیث

اور

بزرگانِ دین کے اقوال

اسم اعظم کی تعیین کے بارہ میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں اور علمائے کرام و بزرگانِ دین سے بھی اس بارہ میں مختلف اقوال آئے ہیں۔ پس روایاتِ حدیث اور اقوال علمائے کرام و بزرگانِ دین میں سے احقر کو جو دستیاب ملی ہیں۔ احقر ان سب کو تفصیل وار بیان کرنا چاہتا ہے۔ وباللّٰہ التوفیق وھو نعم العون ونعم الرفیق۔

پہلا قول

(اسم اعظم یہ دعائے یونسی ہے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(سورہ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔

(منظوم ترجمہ)

پاک ہے ہر عیب سے تو اے الٰہ ہے نہیں معبود اور تیرے سوا
ظالموں میں ہو چکا ہیں بھی حساب کر چکا ہوں ظلم کا میں ارتکاب

علمائے اُمّت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیہ کریمہ کے سوا اور کوئی دعا ایسی نہیں کہ جس کی قبولیت بالیقین قرآن وحدیث واجماع سے ثابت ہو۔ بہت سے علمائے کرامؒ وصوفیائے عظامؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ "اسم اعظم" یہی دعا ہے۔

یہ حضرت یونس علیہ السّلام کی دعا ہے۔ کہ جس وقت ان کو دریا میں ایک بڑی مچھلی نگل گئی۔ چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے تو وہاں آپ نے یہ دعا پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے صحیح وسالم باہر نکال دیا۔

چنانچہ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے :

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورہ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ : اور مچھلی والے (حضرت یونس) کو یاد کرو جب کہ وہ خفا ہو کر چلدیئے اور خیال کیا کہ ہم اُسے تنگ نہ پکڑیں گے۔ پھر اندھیروں کے اندر پکار اُٹھے" خدایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔ تو ہم نے ان کی پکار سُن لی۔ اور ان کو غم سے نجات دیدی۔ ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

" پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو غم سے نجات دے دی اور ان اندھیروں سے ان کو نکال دیا۔ اور اسی طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ وہ مصیبتوں میں گھر کر ہمیں پکارتے ہیں۔ اور ہم ان کی دستگیری فرما کر ان کی تمام مشکلیں آسان کر دیتے ہیں۔ خصوصاً جو لوگ اس دعائے یونسی کو پڑھیں"

اسمِ اعظم یہی آیت کریمہ ہے۔ علاّمہ ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی دَعْوَۃُ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا وہ بڑا نام کہ جب اس کے ساتھ دُعا کی جائے تو وہ قبول فرمائے ۔ اور جب اس کے ذریعہ سے سوال کیا جائے تو وہ عطا فرمائے وہ حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام کی دعا ہے ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ۔

"یا رسول اللہ! یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہی خاص تھی یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے" ؟

آپؐ نے فرمایا :

"ان کے لئے خاص اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ۔ جو بھی یہ دعا کرے ، کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ؟ کہ

فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

(ترجمہ : ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی ۔ اور ان کو غم سے چھڑایا ۔ اور اسی طرح ہم مومنوں کو چھڑاتے ہیں ۔)

پس جو بھی اس دعا کو پڑھے ۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا قبولیت کا وعدہ ہو چکا ۔"

علامہ ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ "اس دعا میں اسم اعظم ہے ۔ اور اس کے ذریعہ جو دعا کی جائے گی ۔ وہ قبول کی جائے گی ۔ اور جو خواہش ہو گی ۔ وہ پوری کی جائے گی ۔"

امام ابن ابی حاتمؒ نے اپنی تفسیر میں حضرت کثیر بن سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ابوسعید! خدا کا وہ اسمِ اعظم کہ جب اس کے ساتھ اس سے دعا کیجائے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا فرمائے، کیا ہے؟

آپؒ نے جواب دیا کہ

بھتیجے! کیا تم نے قرآنِ کریم میں خدا کا یہ فرمان نہیں پڑھا؟

پھر آپؒ نے یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں:

(لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ ...... تا ...... الْمُؤْمِنِيْنَ)

اور فرمایا:

بھتیجے! یہی خدا کا وہ اسمِ اعظم ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے وہ قبول فرماتا ہے۔ اور جب اس کے ساتھ اس سے مانگا جائے۔ وہ عطا فرماتا ہے۔

علامہ جزریؒ اپنی مشہور کتاب "حصن حصین" میں لکھتے ہیں کہ

اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ..... الخ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم جس کے ساتھ جب دعا کی جائے تو وہ قبول فرمائے۔ اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے۔ تو وہ عطا فرمائے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَکَ ...... الخ ہے۔

(رواہ الحاکم عن سعد بن ابی وقاصؓ)

آیۂ کریمہ کے فضائل وخصائص اور خواص وبرکات۔

درحقیقت اس دعائے یونسی کے فضائل وخصائص اور خواص و برکات بہت زیادہ ہیں۔ یہ دعا نہایت ہی مجرّب اور آزمودہ اور بڑی سریع التاثیر ہے۔ قبولیّتِ دعا کے لئے یہ اکسیرِ اعظم ہے۔ اس دعا کا ورد رکھنے والا ہر قسم کی دینی و دنیوی رنج وغم، حزن والم، درد وتکلیف سختی ومصیبت، گھبراہٹ وپریشانی اور مرض وبیماری سے ہمیشہ کے لئے نجات پالیتا ہے۔ علمائے کرامؒ وبزرگانِ دینؒ نے اس آیہ کریمہ کے بڑے بڑے خواص وبرکات اور عجیب وغریب فوائد واثرات بیان کئے ہیں۔

امام احمدؒ اور امام ترمذیؒ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مچھلی والے یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے مانگی تھی یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

جو مسلمان مرد کسی مطلب کے لئے اس دعا کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔"

امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

سے اور امام حاکمؒ - امام احمدؒ - امام بزّارؒ اور امام ابو یعلیٰؒ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ یہ دونوں حضرات کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس (دعائے یونسی) کے ساتھ کسی مسلمان نے کبھی کسی بات میں دعا نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول فرمایا۔"

امام ابن السنّیؒ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپؐ فرماتے تھے کہ

"بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اُسے کوئی مصیبت زدہ شخص نہ کہے گا مگر یہ کہ اس کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے۔

"فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ"

علّامہ جزریؒ "حصن حصین" میں اس دعا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "جب کوئی شخص کسی غم یا مصیبت میں مبتلا ہو یہ دعا پڑھے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"بہرحال ہر رنج و غم اور مصیبت میں اس دعائے مبارکہ کا پڑھنا انتہائی مفید ہے۔ اس کے مفید و مجرّب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو قرآن و حدیث دونوں سے ثابت ہے۔"

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث الاعظمؒ سے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے کہ

"جو لوگ غم و الم میں گرفتار ہوں۔ تو وہ اس آیت شریفہ کا ورد کریں۔ جو تمام دکھوں کا یقینی علاج ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی چند روز مداومت کی تو مچھلی کی قید سے نجات پائی۔ اس آیت شریفہ کا ورد رکھنے والا ہر خوف و غم سے ہمیشہ کے لئے نجات پالیتا ہے"

حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا ہے کہ جو عمل ہر مطلب کے حصول میں جلالی ہو یا جمالی کبریت احمر کے حکم میں ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا جاتا ہے وہ یہ آیت ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ دعا ذوالنون (یعنی حضرت یونس) علیہ السلام کی ہے۔ جو مچھلی کے پیٹ میں فرمائی۔ جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا مانگے گا۔ وہ قبول ہوگی۔ اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے۔ جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشائخؒ اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں۔ اور طریقہ دعا کا انہوں نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے۔ آسان تر دو طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: یہ کہ بارہ (۱۲) دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار (۱۲۰۰۰)

بار پڑھے اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے۔ اوّل و آخر چند بار درود شریف پڑھ کر۔

دوسرا طریقہ۔ یہ کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے۔

خلاصہ یہ کہ اس کی قوتِ تاثیر میں کچھ شک نہیں۔ اس واسطے کہ اس کے سوا ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی (ثابت ہو) اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ رح کے اقوال سے بھی۔

قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (سورہ انبیاء رکوع ۶)

(ترجمہ: سو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ اور ان کو غم سے نجات دی۔ اور اسی طرح ہم ایماندار بندوں کو نجات دیا کرتے ہیں)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رح نے سورہ نون کی تفسیر میں اس آیت

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ۔ (سورہ ن رکوع ۲)

(ترجمہ: اگر ان کے پروردگار کا احسان ان کی دستگیری نہ کرتا۔ تو وہ ایک چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے۔ اور ان کا حال ابتر ہو جاتا)

کے ذیل میں لکھا ہے کہ

معتبر مشائخ رح سے منقول ہے کہ ہر غم و اندوہ کے دفع کے واسطے اس

آیت کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

کا پڑھنا تریاق مجرّب ہے۔

حدائق البیانؒ فی معارف القرآن میں ہے کہ

"بارہا تجربہ ہوا کہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ الخ

پڑھنے سے مشکلات آسان ہوتی ہیں"

(۱) قضائے حاجات و دفع مصائب وبلیّات۔

قضائے حاجات اور تکمیل مقاصد کے لیئے یہ آیت بخشوع و خضوع پڑھا کرے۔ بہت مفید و مجرّب اور حکمی عمل ہے۔ بالخصوص دفع مصائب وبلیّات کے لیئے تو آیت کریمہ کا ورد تریاق اکبر ہے۔ حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے بہت مؤثر اور تریاق بتلایا ہے۔

(۲) چار مصیبتوں سے نجات۔ فقیہ ابو اللیث سمر قندیؒ نے اپنی کتاب "بُستان" میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔

سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا۔

میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتوں میں وہ کیونکر غافل ہوتا ہے۔ چار چیزوں سے۔

۱۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ وہ مبتلا ہو غم میں پس وہ کیوں نہیں کہتا کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(سورہ انبیاء رکوع ۶)

(ترجمہ: نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہوگیا)

فائدہ۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں (اس کے بعد) فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ"

(سورہ انبیاء رکوع ۶)

(ترجمہ: سو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اس غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں)

(۲) اور میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ وہ ڈرتا ہو کسی چیز سے وہ کیوں نہیں کہتا کہ

"حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ"

(ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے)

فائدہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (اپنی کتاب میں) فرماتا ہے۔

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ (سورہ آل عمران رکوع ۱۸)

(ترجمہ: اور کہا انہوں نے کافی ہے ہم کو اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے۔ پس یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی۔

(۳) اور میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ وہ ڈرتا ہو لوگوں کے مکر و فریب، اور ایذا رسانی سے وہ کیوں نہیں کہتا کہ

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ (سورہ مومن رکوع ۵)

(ترجمہ: میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بلاشک اللہ سب بندوں کا نگران ہے)

فائدہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ فَوَقٰـہُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا۔ (سورہ مومن رکوع ۵)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بلاشک اللہ سب بندوں کا نگران ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کے مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

(۴) اور میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ وہ جنت میں رغبت رکھتا ہے وہ کیوں نہیں کہتا کہ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (سورہ کہف رکوع ۵)

(ترجمہ: جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور) بدوں خدا کی مدد کے، (کسی میں) کوئی قوت نہیں)

فائدہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا۔ فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ۔ (سورہ کہف رکوع ۵)

ترجمہ: اور تو جس وقت اپنے باغ میں پہنچا تھا۔ تو تُو نے یوں کیوں نہ کہا۔ کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔ اگر تو مجھ کو مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتا ہے تو مجھ کو وہ وقت

نزدیک معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے۔

(۳) تکمیلِ حاجات۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تکمیلِ حاجات و تحصیلِ مُراد، کشائشِ اُمور، یاوریٔ بخت اور بلندیٔ اقبال کے واسطے یہ دعا مروی ہے۔ جو نہایت ہی مجرّب ہے۔ ان اسمائے الٰہیہ کو پورے ہفتہ میں ایک ہزار(۱۰۰۰) بار اس طریقہ سے پڑھتے رہیئے۔ انشاءاللہ تعالےٰ تمام مرادیں اور دعائیں پوری ہوجائیں گی۔

شنبہ کے دن (۱) یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔ اے حاجتمندوں کی حاجتیں پوری کرنے والے۔
یکشنبہ کے دن (۲) یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ۔ اے خیر و برکت کے دروازے کھولنے والے۔
دوشنبہ کے دن (۳) یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ۔ اے بے سامان لوگوں کے سامان بنانے والے۔
سہ شنبہ کے دن (۴) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ اے ہمیشہ زندہ سارے جہان کے سنبھالنے والے۔ تیری رحمت کے ذریعہ سے فریاد کرتا ہوں۔
چہارشنبہ کے دن (۵) یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے۔
پنجشنبہ کے دن (۶) یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اے عظمت اور بزرگی والے۔
جمعہ کے دن (۷) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔
(اے اللہ!) نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہوں۔

بندہ کو چاہیئے کہ یہ عمل جاری رکھے۔ انشاءاللہ العزیز تمام دلی مقاصد پورے ہوجائیں گے۔

(۴) حاجاتِ مشکلہ کی آسانی۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ "قول جمیل" میں لکھتے ہیں کہ:

حاجاتِ مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(ترجمہ: (اے اللہ!) نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہوں۔ پس ہم نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اس غم سے نجات دی۔ اور اس طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیا کرتے ہیں)

کو ۱۰۰ سو بار پڑھیں۔

اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (سورہ انبیاء رکوع ۶)

(ترجمہ: اے میرے پروردگار! تحقیق مجھ کو پہنچی ہے تکلیف اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے)

کو ۱۰۰ سو بار پڑھیں۔

اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ (سورہ مومن رکوع ۵)

(ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ سب بندوں کا نگران ہے)

کو ۱۰۰ سو بار پڑھیں۔

اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ (سورہ آل عمران رکوع ۱۸)

(ترجمہ: انہوں نے کہا کافی ہے ہمکو اللہ اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے)

سوؔ بار پڑھے۔

پھر سلام پھیر کر

رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (سورہ قمر رکوع ۱)

(ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں درماندہ ہوں سو تو انتقام لے میرا)

سوؔ بار پڑھے۔

فائدہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے، پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو۔ اور مجھ کو تعجب آتا ہے اس شخص پر کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو

شہادت کا بلند و بالا مرتبہ پانا۔ دعائے یونسی ایک ایسی کثیر الخیر اور بابرکت دعا ہے کہ اس کی بدولت انسان کو شہادت کا بلند و بالا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔

امام حاکمؒ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص (اپنی بیماری میں) اس طرح دعا کرے گا کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

چالیسؔ مرتبہ پڑھے اور وہ اسی بیماری میں مر جائے تو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔ اور اگر اچھا ہو گیا۔ تو اس حالت میں ہوگا۔ کہ اس کے تمام گناہ بخشد یئے جائیں گے۔

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو شخص چالیس مرتبہ مرض الموت میں یہ دعا پڑھے وہ شہید ہوتا ہے۔

آپ نے سُن لیا کہ اس دعا کی بدولت انسان شہادت کے بلند مقام پر فائز ہوتا ہے۔ شہادت کوئی معمولی عمل نہیں۔ یہ بہت ہی اونچا عمل ہے۔ اس کی فضیلت و بزرگی بہت زیادہ، اس کا درجہ و مرتبہ بہت بلند اور اس کا اجر و ثواب بے انتہا ہے۔ شہادت کی بدولت انسان کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے۔ یہ انسانی سعادت کی آخری منزل اور رفیع الشان مقام ہے ؎

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہیں مل جائے جنہیں دولت شہادت کی

شہادت کی آرزو و تمنا مستحب اور کارِ ثواب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی نے شہادت کی آرزو و تمنا کی ہے ؎

الٰہی مجھے قید سے دے نجات نکلتی نہیں غم سے اب منہ سے بات
الٰہی مجھے بھی شہادت نصیب یہ افضل سے افضل عبادت نصیب

آیت کریمہ پڑھنے کی خاص ترکیب۔ علمائے کرامؒ اور صوفیائے کرامؒ نے اس آیت کریمہ کے پڑھنے کی خاص ترکیب بھی بتلا دی ہے بعض نے دو ترکیبیں بیان کی ہیں اور بعض نے تین۔

چنانچہ حضرت مولینا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ فرماتے ہیں.....
اور اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔

ایک تو یہ کہ بہیئت اجتماعی (یعنی کچھ لوگ جمع ہو کر) ایک ہی مجلس میں ایک ساتھ سوا لاکھ ۱۲۵۰۰۰ بار پڑھ لیں۔

دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا نماز عشا کے بعد کسی تاریک مکان میں بیٹھ کر تین سو ۳۰۰ بار پڑھے۔ اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لے اور لمحہ بہ لمحہ اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر پھیرتا رہے۔ تین روز یا چالیس روز تک روزانہ اسی ترتیب سے پڑھے۔

بعض علمائؒ نے اس آیت کریمہ کی تین ترکیبیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ مولینا محمد ابراہیم صاحب نے بھی احسن المواعظ میں تین ترکیبیں لکھی ہیں۔

پہلی ترکیب۔ جو ترکیب عملِ آیتِ کریمہ کی بزرگوں سے سینہ بہ سینہ پہنچی ہے وہ یہ ہے۔ کہ آیتِ کریمہ ایک لاکھ پچیس ہزار ۱۲۵۰۰۰ مرتبہ ایک جلسہ میں ختم ہووے۔ سات یا گیارہ ۱۱ یا اکیس ۲۱ آدمی (مل کر) پڑھیں۔ اوّل ہر شخص غسل کرے۔ پھر نمازِ توبہ ادا کرے۔ ہر روز کلام وسلام ابتدائے غسل سے (لیکر) آیتِ کریمہ کے ختم تک موقوف رکھے۔ جہاں تک ممکن ہو، رُو بقبلہ بیٹھ کر پڑھیں۔ اگر درمیان میں کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو نہایت خاموشی کے ساتھ اُٹھ کر جائے اور خاموشی ہی کیساتھ فارغ ہو کر پھر وضو کر کے ختم میں شامل ہو جائے۔ اگر ختم کرنے والے غسل کے بعد احرام کریں تو بہت بہتر ہے تین روز تک برابر ختم پڑھا جائے۔ انشاءاللہ العزیز مراد بہت جلد حاصل ہوگی۔

دوسری ترکیب۔ یہ آسان ترکیب ہے۔ اوّل مصیبت مارا بے چارہ

سات دن روزے رکھے۔ لقمۂ حلال پر روزہ کھولے۔ عشا کی نماز کے بعد
نہایت اندھیرے مکان میں احرام باندھ کر بیٹھے ایک پیالہ پانی کا پاس رکھے
اوّل اکیس ۲۱ مرتبہ یہ درود پڑھے:۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔"

پھر

"لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔"

نہایت آہستہ آہستہ تسبیح پر پڑھے۔ جب تسبیح پوری ہو جائے تو تین مرتبہ یہ کہے

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ذِی النُّوْنِ۔"

پھر داہنا ہاتھ اس پانی میں ڈالے جو پیالہ پاس رکھا ہوا ہے۔ پھر وہ گیلا
اور تر ہاتھ آنکھیں بند کر کے اپنے منہ پر پھیرے۔ اور یہ پڑھے۔

"وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ"

تین مرتبہ یہی طرح عمل کرے جو پہلی تسبیح کے بعد شروع کیا تھا اسی طرح سات تسبیح پڑھے مگر
ہر ایک تسبیح کے ختم ہونے پر وہی عمل کرے جو پہلی تسبیح کے بعد کیا تھا۔ پھر بعد ختم اکیس ۲۱ مرتبہ یہی
وہی درود شریف پڑھے جو اوّل میں پڑھا تھا متواتر سات دن تک یہی کرتا رہے انشاء اللہ بہت جلد مراد حاصل ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ نزہت المجالس میں ابو عبد اللہ مغربیؒ سے روایت ہے۔
وہ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک بار) خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میری ایک حاجت ہے۔
میں کس چیز کے ساتھ وسیلہ بناؤں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ (باقی مضمون ص ۳۸ کے نیچے پڑھیں)

دوسرا قول

(اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے)

(۱)

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔

(سورہ بقرہ رکوع ۱۹)

ترجمہ: اور معبود تمہارا معبود اکیلا ہے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

(۲)

الٓمّٓ۔ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

(سورہ آل عمران رکوع ۱)

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۷)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو اسے چاہیئے۔ کہ دو رکعتیں پڑھے۔ (دو رکعتوں کے) ان چار سجدوں میں چالیس چالیس مرتبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ الخ

پڑھے۔

(انشاء اللہ مراد ضرور بر آئے گی)

عاجز کہتا ہے کہ یہ عمل تین روز تک متواتر کرے انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔

ترجمہ: الم - اللہ ایسا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے زندہ ہے سب چیزوں کا سنبھالنے والا

امام احمدؒ - امام ابو داؤدؒ - امام ترمذیؒ - امام ابن ماجہؒ اور امام دارمیؒ نے
حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرٰنَ تا الْقَیُّوْمُ۔

ترجمہ: اللہ کا بہت بڑا نام (یعنی اسم اعظم) ان دو آیتوں میں ہے۔

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الخ

اور سورہ آل عمران کے شروع یعنی

الٓمّٓ الخ میں

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یعنی خدائی میں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں نہ اس جیسا کوئی ہے وہ واحد اور احد ہے وہ فرد اور صمد ہے اسکے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔

تیسرا قول

(اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے)

(۱)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

(سورۂ بقرہ رکوع ۳۳)

ترجمہ: اللہ ایسا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوا اس کے، زندہ ہے سب چیزوں کا سنبھالنے والا۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کی مملوک ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں، ایسا کون شخص ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بدوں اسکی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو، اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے، مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسی نے آسمان اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے، اور اس کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی۔ اور وہ عالیشان اور عظیم الشان ہے۔

(۲)

الٓمّٓ ۙ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

(سورہ آل عمران رکوع ۱)

ترجمہ: اللہ ایسا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اسکے زندہ ہے سب چیزوں کا سنبھالنے والا۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مسند احمد میں ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ ایک تو آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ دوسری آیت الٓمّٓ۔ اَللّٰهُ الخ

یہ دونوں آیتیں سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران میں ہیں۔

حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ بقرہ کے فضائل بیان کرنے میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے اپنی نماز میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی۔ اس کے فارغ ہونے کے بعد حضرت کعبؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں خدا کا وہ نام ہے کہ اس نام کے ساتھ جب کبھی اُسے پکارا جائے۔ وہ قبول فرماتا ہے۔ اب اس شخص نے حضرت کعبؓ سے عرض کیا کہ مجھے بتلائیے وہ نام کون سا ہے؟ حضرت کعبؓ نے انکار کیا اور فرمایا۔ اگر میں بتادوں تو خوف ہے کہ کہیں تو اس نام کی برکت سے ایسی دعا نہ مانگ لے جو میری اور تیری ہلاکت کا سبب بن جائے۔

اسم اعظم کے بارہ میں جو تیسرا قول آیا ہے۔ اس میں جو پہلی آیت ہے اسی آیت کو آیۃ الکرسی کہتے ہیں۔ اور اس کو آیۃ الکرسی کہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس میں کرسی کا ذکر آیا ہے۔ یہ مقدس آیت بہت عظمت اور بزرگی والی آیت ہے۔ سارے قرآن میں سب سے زیادہ بزرگ آیت اور تمام قرآنی آیتوں کی سردار ہے۔ اس کے فضائل وخواص اور فوائد وبرکات، بہت زیادہ ہیں۔ اس کے پڑھنے اور ورد کرنے کا بڑا اجر وثواب ہے،

بعض علماءؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ایک یہی آیت ہے اور کہا گیا ہے کہ اس آیت میں اسم اعظم "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔ اس مبارک آیت کے دس مستقل جملے ہیں۔ پہلے جملہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور اُلوہیت کا بیان ہے۔ کہ تمام کائنات کا وہی ایک اللہ اور معبود ہے۔ باقی آیت میں اس کی صفات کا بیان ہے اس آیت میں پچاس کلمات ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے ہر رنج وغم دور ہو جاتا ہے۔ ہر آفت و بلا سے حفاظت رہتی ہے چور، ڈاکو اور شیطان سے امن رہتا ہے۔ روزی میں کشائش اور برکت ہوتی ہے۔ سوتے وقت پڑھنے سے رات بھر شیطان و بدخواہ قریب نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت نگہبانی ہوتی ہے۔ ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنّت کا مستحق ہو جاتا ہے اس کے فضائل وخصائص اور خواص و برکات احقر نے اپنی کتاب "تحفۃ الرحمٰن" یعنی فضائل القرآن" میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ جس کو شوق ہو کتاب مذکورہ ادارہ سے منگوا سکتا ہے۔ تاہم اس جگہ آیۃ الکرسی کے چند فضائل وخصائص اور خواص و برکات ہم ناظرین کے فائدہ کی خاطر بیان کرتے ہیں۔

آیۃ الکرسی کے فضائل ۔ آیۃ الکرسی کی بہت بڑی فضیلت و بزرگی بیان ہوئی ہے۔ یہ آیت قرآن مجید کی تمام آیتوں سے زیادہ عظمت و بڑائی اور فضیلت و بزرگی والی آیت ہے۔ یہ آیت عرش کے نیچے کنز الرحمٰن کا ایک مخصوص تحفہ ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور سے عطا ہوا۔ اسکی مشایعت و ہمرکابی میں آسمان سے تیس ہزار فرشتے اترے تھے۔

آیۃ الکرسی تمام آیاتِ قرآنی سے زیادہ عظمت والی ہے

امام دارمیؒ نے حضرت ایفع بن عبد الکلاعیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن مجید کی کونسی سورہ سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اس آدمی نے پھر عرض کیا کہ قرآن مجید میں کونسی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ آیۃ الکرسی یعنی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ

علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی سورہ (سورہ) بقرہ ہے اور سورہ بقرہ میں سب سے زیادہ عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔

آیۃ الکرسی تمام آیاتِ قرآنی سے افضل ہے۔

امام بغویؒ نے اپنے معجم میں حضرت ربیعہ جرشیؓ سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی (ساری) سورتوں میں سب سے بہتر سورہ بقرہ ہے۔ اور قرآن مجید کی (تمام) آیتوں میں سب سے بہتر آیۃ الکرسی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیۃ الکرسی قرآنی تمام آیتوں میں سب سے بہتر ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے۔ کہ آیۃ الکرسی افضل آیاتِ قرآنی موجب برکات وحفظ جنّ وشیطان ونزول رحمت رحمٰن اور سبب دخولِ جنان ہے۔

آیۃ الکرسی پڑھنے کا ثواب۔ آیۃ الکرسی پڑھنے کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔ اس کے ایک بار پڑھنے سے ایک چوتھائی قرآن مجید پڑھنے کا

ثواب ملتا ہے۔ جو شخص پنجوقتہ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے وہ جنت کا مستحق ٹھیرتا ہے یعنی وہ ضرور جنّت میں جائے گا۔

آیۃ الکرسی کا ربع قرآن ہونا۔ امام احمدؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آیۃ الکرسی قرآن مجید کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔

علمائےؒ نے اس کے دو معنے بیان کئے ہیں۔

اوّل یہ کہ قرآن مجید میں توحید، رسالت، احکام دنیا اور احکام آخرت یہ چار چیزیں ہیں اور آیۃ الکرسی میں (صرف) توحید ہے، لہذا اسی اعتبار سے وہ قرآن مجید کی چوتھائی ہوئی۔

دوم یہ کہ آیۃ الکرسی باعتبار ثواب کے چوتھائی حصہ ہے۔

جنّت کی بشارت۔ امام بیہقیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر کی لکڑیوں پر (یعنی منبر پر) فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر نماز کے پیچھے آیۃ الکرسی پڑھے اُسے جنّت میں داخل ہونے سے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں (یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے) اور جو شخص اس کو اپنی خواب گاہ میں جاتے وقت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر پر امن دیتا ہے اور اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور جتنے گھر اس کے گھر کے گرد ہیں (یعنی اس کے چاروں طرف جتنے گھر ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ امن دیتا ہے)

امام طبرانیؒ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ

کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا۔

امام ابن السنیؒ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے وہ اس شخص کی منزلت پر ہے۔ جو اللہ عزّ وجلّ کے پیغمبروںؑ کی طرف سے لڑکر شہید ہو جائے۔

دوستو! ہر فرض نماز کے بعد اور روزانہ صبح و شام اور رات کو سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ضرور پڑھ لیا کریں۔ اس کے پڑھنے کی بڑی فضیلت و بزرگی اور بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔

آیۃ الکرسی کے خصائص۔ آیۃ الکرسی تمام قرآنی آیات کی سردار ہے

امام ترمذیؒ امام حاکمؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک چیز کا کوہان (یعنی بلندی) ہوا کرتا ہے اور قرآن مجید کا کوہان (سورہ) بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو تمام قرآنی آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

اس حدیث سے کتنی بڑی فضیلت و بزرگی، اور عظمت و بڑائی اور خصوصیت و برتری اور رفعت بلندی آیۃ الکرسی کی ظاہر ہوئی۔ قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سیادت کا فخر آیۃ الکرسی کو حاصل ہے اور یہ آیت متبوع اور باقی ساری آیتیں اس کی تابع ہیں۔ اور متبوع اور تابع میں جو فرق ہے۔ وہ ظاہر ہے،

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی مشہور تفسیر" اتقان فی علوم القرآن" میں لکھا ہے کہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ آیۃ الکرسی کے تمام آیتوں کی سردار ہونے کی محض یہ وجہ ہے کہ وہ فقط اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اور افعال پر مشتمل ہے۔ اور اس میں اس کے سوا کوئی اور بات نہیں۔ اور اسی بات کی معرفت علوم میں انتہائی حدّ اور غایت ہے۔ اور اس کے ماسوا جتنی باتیں ہیں۔ وہ سب اسی کی تابع ہیں۔ اور سیّد اس متبوع کا نام ہے، جو کہ مقدّم ہوتا ہے۔ چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا قول "اَللّٰہُ" ذات کی طرف اشارہ ہے۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" توحید ذات کی جانب اشارہ ہے۔ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ذات کی صفت اور اس کے جلال کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ "قَیُّوْمُ" کے معنی ہیں وہ ذات جو کہ قائم بنفسہ ہوتی ہے۔ اور اس کے غیر اُسی کے ساتھ قائم ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ بات جلال اور عظمت کی غایت ہے

"فَلِذٰلِکَ اسْتَحَقَّتِ السِّیَادَۃَ عَلَی الْاٰیِ کَیْفَ وَفِیْھَا "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" وَھُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ"

ترجمہ: اور اسی وجہ سے وہ سب آیتوں پر سیادت (سرداری) کی مستحق ہے۔ اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس میں "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" جیسا اسم موجود ہے۔ اور وہی اسم اعظم ہے۔ اور یہ بات حدیث سے ثابت ہے"

آیۃ الکرسی کے خواص۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے۔ اور اس کی ہر صورت، ہر آیت اور اس کے ہر ہر لفظ اور حرف میں فیوض و برکات

اور بے شمار فوائد و اثرات ہیں مگر آیۃ الکرسی جو تمام قرآنی آیتوں کی سردار ہے اس میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ و رحمت تامہ کے صدقہ میں بڑی ہی عجیب و غریب اور حیرت انگیز اور تعجب خیز خواص و برکات رکھے ہیں۔ یہ قرآنی اعمال و اوراد و وظائف میں سے ایک نایاب گنجینہ اور بے مثل خزینہ ہے آیۃ الکرسی کو مخصوص طریقے سے پڑھنے اور اس پر مداومت کرنے سے بہت ہی تعجب خیز اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض کا اجمالی بیان یہ ہے کہ

آیۃ الکرسی (۱) شیطانی اثرات سے حفاظت (۲) خواب میں ڈرنے کا علاج۔ (۳) جنگ میں فتح حاصل کرنے کا عمل (۴) فقر و فاقہ سے نجات (۵) جنون و دیوانگی کی دوا (۶) چور و ڈاکو سے نگہبانی (۷) آتشزدگی اور آگ سے بچاؤ (۸) جنات و آسیب کے اثر سے حفاظت کا قلعہ (۹) قرض کی ادائیگی کیلئے اکسیر (۱۰) دیگر بے شمار فوائد کے لئے مجرّب عمل ہے۔

کتاب الفردوس میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص تکلیف اور سختی کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی فریاد کو پہنچے گا۔

امام محاملیؒ نے اپنے فوائد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلایئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجھ کو نفع پہنچائے۔ فرمایا "تو آیۃ الکرسی پڑھا کر، پس بے شک وہ تیری اور تیری اولاد کی حفاظت کرے گی۔ اور تیرے گھر کی حفاظت رکھیگی،

یہاں تک کہ تیرے گھر کے گرد والے گھروں کی بھی۔"
قبولیتِ دعا۔ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد جو شخص آیۃ الکرسی ۷ مرتبہ پڑھے گا۔ تو وہ ایک خاص رُوحانی کیفیت و حالت محسوس کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو دعا بھی مانگے گا۔ وہ ضرور قبول ہوگی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے۔ اور جمعہ کے دن غسل کر کے نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد میں جائے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق کچھ خیرات کرے۔ اور نماز جمعہ کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاِسْمِکَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ تَادَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ عَنَتِ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔

اس موقع پر اپنی حاجت کو بیان کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دعا فوراً قبول ہوگی۔" اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ" کے بعد یعنی حاجت کو بیان کرے۔

۲۔ جملہ دلی مقاصد اور ہر مراد کا پورا ہونا۔ حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص دن رات میں ایک ہزار مرتبہ آیۃ الکرسی چار دن تک پڑھے گا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! اس آیت کا مؤکل اُس کو نظر آئے گا۔ فرشتے اس کی زیارت کو آئیں گے۔ اور اس کے تمام دلی مقاصد اور تمام مرادیں

پوری ہو جائیں گی"

ہر حاجت کا پورا ہونا۔ آیۃ الکرسی کے ۱۷۰ حروف ہیں۔ جو شخص اس تعداد کے برابر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مراد مانگے گا۔ وہ اسے ضرور ملے گی۔ اس کے درجہ اور مرتبہ میں ترقی ہوگی۔ رزق میں اضافہ ہوگا۔ اور اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ اگر جیل میں ہو گا تو رہا کر دیا جائے گا۔ اس کا دشمن مقہور اور ہلاک ہو جائے گا۔ اور شیاطین و جنات کی شرارت سے وہ محفوظ رہے گا۔ اس کی عمر عیش و آرام سے گذرے گی۔ اور کوئی شخص قول و فعل سے اُسے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچا سکے گا۔ لوگوں کی نظروں میں معزز و مکرم بن جائے گا۔

ایضاً۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ یَا مُؤْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ وَّیَا صَاحِبَ کُلِّ فَرِیْدٍ وَّیَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَّیَا شَاهِدًا غَیْرَ غَآئِبٍ وَّیَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَّاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! اے غمگسار ہر اکیلے کے اور اے ساتھی ہر تنہا کے

اور اے قریب جو بعید نہیں۔ اور اے حاضر جو غائب نہیں۔ اور اے غالب جو مغلوب نہیں۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے اسم (نام) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے واسطہ سے۔ اے وہ کہ نہیں پکڑتی اُس کو اونگھ اور نہ نیند اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے اسم (نام) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ کے واسطہ سے وہ ذات کہ عاجز ہوں گے اس کی طرف سب مُنہ اور پست ہوں گی اس کے سامنے سب آوازیں اور کانپتے ہوں گے اس کے خوف سے سارے دل یہ کہ درود بھیجے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد کی آل پر اور یہ کہ کر دے میرے لئے میرے اس کام سے کُشادگی اور نکلنے کی راہ اور پوری کر دے میری اس حاجت کو۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے غُنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ہاشم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت[1] یا مراد طلب کرنا ہو تو چاہیئے۔ کہ پوری طرح وضو کرے۔ اور دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری میں سورۂ فاتحہ اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک پڑھے۔ پھر تشہد پڑھے۔ اور سلام پھیرے۔ اور یہ دعا پڑھے تو اس کی حاجت روا ہوگی۔

---

[1] ہر مشکل و حاجت کے لئے ہماری کتاب "تحفہ حاجتمنداں" ہدیہ ۲ روپے سے مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا ئیں
ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حنفیہ جامع مسجد نور سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

فتاویٰ برہنہ میں ہے کہ مفتاح حسن میں لکھا ہے کہ جس شخص کی کوئی حاجت ہو اُسے چاہیئے۔ کہ چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھے اور غسل کرے، اور نماز جمعہ کی طرف روانہ ہو جائے اور کچھ چیز خیرات کرے۔ اور نماز جمعہ کے بعد کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَ حَاجَتِیْ وَهِیَ كَذَا وَكَذَا۔

ترجمہ: اے اللہ! مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیرے اسم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے واسطہ سے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے جاننے والا چھپی اور کھلی چیزوں کے بیحد مہربان نہایت رحم والا۔ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے اسم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے واسطہ سے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے ہمیشہ زندہ سارے جہان کا سنبھالنے والا وہ ذات کہ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند وہ ذات کہ بھر گئے ہیں اس کی عظمت سے آسمان اور زمین وہ ذات کہ

عاجز ہیں اس کی طرف منہ اور پست ہیں اس کے سامنے آوازیں، اور ڈرتے ہیں اس کے خوف سے دل یہ کہ درود بھیجے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ کہ دے مجھے میری حاجت اور وہ فلاں اور فلاں ہے' دعا قبول ہوگی اور یہ دعا کم عقل لوگوں کو ہرگز نہ سکھلاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا کریں۔ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔

ذریعہ معاش و روزگار میسّر ہونا۔ جو شخص بے روزگار ہو اور اس کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو اُسے چاہیئے یہ تین اسماء کہ "یا غنیؔ یا فتّاحُ یا رزّاقُ" ہیں تین ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر آیۃ الکرسی ۱۷ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے کوئی نہ کوئی روزگار و ذریعہ معاش پیدا فرمائے گا۔

خیر و برکت پیدا ہونا۔ آیۃ الکرسی کو کسی کاغذ پہ لکھ کر مکان کے دروازہ پر چسپاں کریں تو اُس مکان میں چور داخل نہ ہوگا اور اُس گھر میں خیر و برکت ہوگی۔ رزق میں حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔

غلّہ کی حفاظت۔ اگر کورے ٹھیکرے پر آیۃ الکرسی لکھ کر غلہ میں رکھدی جائے۔ تو وہ کیڑوں اور دوسرے خراب کرنے والے جانوروں سے محفوظ رہے گا۔

امراض سے شفا پانا۔ دردِ دل۔ دردِ جگر۔ بیچش اور صفرا کی زیادتی کے لئے کسی برتن پر تین مرتبہ آیۃ الکرسی لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ مرض خود بخود دور ہو جائے گا۔

عذاب قبر سے نجات۔ اگر آیۃ الکرسی روزانہ ۱۷ مرتبہ پڑھی جائے تو اسکا پڑھنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور منکر نکیر اُس پر سختی نہ کر سکیں گے۔

چوتھا قول

(اسمِ اعظم ان تینوں سورتوں میں ہے)

۱. سورہ بقرہ ۲. سورہ آل عمران ۳. سورہ طٰہٰ

امام ابن ماجہؒ۔ امام طبرانیؒ نے (کبیر میں) اور امام حاکمؒ نے حضرت ابُوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ فِیْ ثَلَاثِ سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فِی الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا نام یعنی اسمِ اعظم جب اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ قرآن مجید کی تین سورتوں میں یعنی سورہ بقرہ۔ آل عمران اور طٰہٰ میں۔

حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت ہشام بن عمارؒ خطیب دمشق فرماتے ہیں کہ سورہ بقرہ کی آیت آیۃ الکرسی ہے اور آل عمران کی پہلی ہی آیت اور سورہ طٰہٰ کی آیت "وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ" ہے۔

علامہ ابن جزریؒ نے حصن حصین میں لکھا ہے۔ کہ "اسمِ اعظم تین سورتوں سورہ بقرہ۔ آل عمران اور طٰہٰ میں ہے"۔

قاسمؒ (جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں) سو میں نے اس کو تلاش کیا، تو "الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کو اسم اعظم پایا۔

علامہ ابن جزری کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں میرے نزدیک اسم اعظم "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے "تا کہ دونوں حدیثوں میں مطابقت ہو جائے (اور میرے خیال کی وہ حدیث بھی تائید کرتی ہے) جو واحدی کی کتاب الدعاء میں یونس بن عبد الاعلیٰ سے ہمیں پہنچی ہے اور یہ قاسم عبد الرحمٰن کے بیٹے شامی تابعی ہیں جو حضرت ابو امامہ کے قابل اعتماد شاگرد ہیں۔

قول متین شرح حصن حصین میں ہے۔ ابو داؤد۔ ترمذی امام ابن ماجہ، امام ابن ابی شیبہ۔ عن اسماء بنت یزید کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم "لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔

اور حضرت ابو امامہ کی حدیث جس میں ہے کہ اسم اعظم "سورۂ بقرہ سورہ آل عمران اور سورہ طٰہٰ میں ہے۔ وہ بھی اس کی مؤید ہے اس لئے کہ سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران میں ایک ہی الفاظ ہیں سورہ بقرہ میں ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

اور سورہ آل عمران میں ہے۔

الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

مگر سورۂ طٰہٰ میں کچھ الفاظ بدلے ہوئے ہیں اس میں ہے۔

"وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ" اس لئے مصنف نے دونوں حدیثوں کے جمع کرنے کی غرض سے یہ نتیجہ نکالا کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" اور "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"۔

اسم اعظم ہے۔

پانچواں قول

(اسمِ اعظم اس آیت میں ہے)

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(سورہ آل عمران رکوع ۳)

ترجمہ: آپ کہیں (اے محمدؐ!) اے اللہ! مالک تمام سلطنت کے تو جسے چاہے سلطنت دیتا ہے۔ اور جس سے چاہے سلطنت چھین لیتا ہے اور جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی اختیار میں ہے سب بھلائی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

امام طبرانیؒ نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ" الاٰیۃ۔

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ سب سے بڑا نام (یعنی اسمِ اعظم) کہ جب اس نام کے ساتھ دعا کی جائے۔ تو وہ قبول فرماتا ہے۔

اس آیت قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ الخ" میں ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ" اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے محمدؐ!

صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے رب کی تعظیم کے طور پر اور اس کا شکریہ بجا لانے کے لئے اور اسے اپنے تمام کام سونپ دینے کے لئے اور اسکی ذات پاک پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے ان الفاظ میں اُس کی بڑائیاں بیان کیجئے۔ جو اوپر بیان ہوئیں۔ یعنی "اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ الخ۔

تفسیر واضح البیان میں ہے کہ "قُلِ اللّٰھُمَّ الخ اب حق جلّ شانہٗ نے اپنے اوصاف ذکر فرمائے ہیں۔ جن سے قہر و عظمت اور اعلیٰ درجہ کی جبروت ظاہر ہوتی ہے۔ خدا پرستوں کے دِل ان اوصاف کو سُن کر دنیا کی طرف سے بالکل سرد ہو جاتے ہیں۔

آیۂ مبارکہ کی فضیلت - اس آیت کی فضیلت و بزرگی وارد ہے قبولیتِ دعا کے لئے بہت مفید ہے۔ کیونکہ بعض علماء کے نزدیک اسمِ اعظم یہی آیت ہے۔

آیۂ مبارکہ کے خواص - اس آیت اور اس کے بعد والی دوسری آیت کی بڑی خاصیّتیں بیان ہوئی ہیں۔ جو شخص ان آیاتِ مبارکہ کو ہمیشہ پڑھتا رہیگا اللہ تعالیٰ اس کو بارِ قرض سے سبکدوش فرمائے گا۔ اور وہ شخص کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ بعض علماء نے یہ تخصیص بھی کر دی ہے کہ ہر نماز کے بعد سات سات بار ان آیات مبارکہ کو پڑھے۔ اور لوگوں کا تجربہ بھی اس پر ذکر کر دیا گیا ہے۔

روزی میں فراخی اور مال میں ترقی - حضرت مولٰینا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اعمال قرآنی حصہ دوم" میں لکھا ہے کہ

جو شخص کثرت سے ان آیتوں کو فرض نمازوں کے بعد اور نوافل کے بعد اور سوتے وقت پڑھا کرے۔ اس کو روزی اور وسعت نصیب ہو اور اس کے مال میں ترقی ہو۔ اور تنگدستی دور ہو۔

دعائے مذکورہ پڑھنے کا طریقہ۔ علمائے کرامؒ وصوفیائے عظامؒ نے اس دعا کے پڑھنے کے مختلف طریقے بیان کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت مولینا ابوالحسنات سیّد محمد صاحب خلفِ اکبر قطب الوقت علامہ شاہ محمد حمزہ صاحب دہلویؒ فرماتے ہیں کہ

نمازِ چاشت کے بعد اول تین مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد مذکورہ دو آیتیں

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ .... تا .... بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

تلاوت کرنا چاہیئے پھر اس کے بعد ستّر بار

بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی طَرِیْقِ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ۔

اس کے بعد تین بار یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَحْبُوْبِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ دَافِعِ الْبَلَآءِ الدَّیْنِ شَافِعِ یَوْمِ الْبَلَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

اس کے بعد ادائے قرض کیلئے دعا مانگے ایزدِ قدوس جلّ وعلا بہت قرض کی بلا سے نجات دے گا۔

مولینا شریف مراد مارہروی لکھتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو تو وہ ہر روز بعد نماز عشاء متواتر تین ماہ تک سو مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ...... تا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ ان ایام کے اندر ہی قرض ادا ہو جائے گا۔

بار قرض سے نجات کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مالک تمام ملک کے دیتا ہے تو ملک جس کو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔ تیرے ہی اختیار میں ہے سب بھلائی۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ داخل کرتا ہے رات کو دن میں۔ اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں۔ اور نکالتا ہے زندے کو مُردے سے اور نکالتا ہے مُردے کو زندے سے۔ اور روزی

دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار۔ اے رحمٰن دنیا و آخرت کے اور رحیم دونوں کے، تو عطا فرماتا ہے جس کو چاہے (دنیا و آخرت) دونوں میں سے اور منع فرماتا ہے، جس کو چاہے۔ رحم فرما مجھ پر ایسی رحمت کہ تو مجھے اس رحمت کے ساتھ دوسرے کی رحمت (مہربانی) سے بے نیاز کر دے۔ اے اللہ! غنی کر دے مجھے فقر سے اور ادا کر میرا قرضہ اور وفات دے مجھے اپنی عبادت اور اپنی راہ میں جہاد کرنے میں۔

امام طبرانیؒ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس نے کہا۔ کہ (ایک مرتبہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن انہیں نہ پایا۔ پھر جب حضورؐ نے جمعہ کی نماز پڑھی تو میرے پاس تشریف لے آئے۔ اور فرمانے لگے۔ اے معاذؓ! کیا ہے مجھے کہ میں نے تم کو نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایک یہودی کا میرے ذمہ سونے کا ایک اوقیہ (عربی زبان میں ایک وزن کو کہتے ہیں) تھا۔ میں جناب کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نکلا (مگر اتفاق سے وہ یہودی مجھے ملا) اور اس نے جناب کی خدمت میں آنے سے مجھے روک دیا (یہ سن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے معاذ! کیا میں تم کو ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ تم وہ دعا مانگو تو اگر تم پر صبیر (ملک یمن ایک پہاڑ کا نام ہے) کے برابر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تم سے ادا فرمائے گا۔ (پھر حضورؐ نے فرمایا)

بے بار قرض سے نجات پانے اور مفلسی سے رستگاری حاصل کرنے کیلئے ہم سے تحفہ مقروضان و ناداران ہدیہ ۸ر مندرجہ ذیل پتہ پر ہم سے منگوائیں۔
ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ جامع مسجد نور سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

اے معاذ! اللہ تعالیٰ سے (یہ) دعا مانگ (اور) کہہ

اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ .... تا .... سِوَاكَ ۔

اور ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت معاذؓ نے عرض کیا۔ کہ ایک شخص کا میرے ذمہ کچھ حق تھا۔ سو میں اس سے ڈرا۔ اور دو دن ٹھہرا رہا۔ اور (گھر سے) نہیں نکلا۔ پھر نکلا! اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (تو) آپ نے (مجھے دیکھ کر) فرمایا۔ اے معاذ! کس چیز نے تمہیں پیچھے رکھا، میں نے عرض کیا۔ کہ ایک شخص کا میرے ذمہ کچھ حق تھا۔ سو میں اس سے ڈرا۔ یہاں تک کہ مجھے حیا آئی۔ اور یہ میں نے بُرا جانا۔ کہ وہ مجھے ملے۔ آپؐ فرمانے لگے۔ کیا تم کو ایسے کلمات کا امر نہ کر دوں کہ تم انہیں پڑھو۔ اگر تم پہ پہاڑوں کے برابر (بھی قرض) ہو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرمائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں (ضرور) یارسول اللہ! ارشاد فرمائیے، آپؐ نے فرمایا۔ کہہ

اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ۔

پس مذکورہ بالا دعا کی طرح اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اور اس کے آخر میں

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ (آخر تک) زیادہ کیا۔

چھٹا قول

(اسم اعظم یہ دعا ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ه

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو یکتا ہے بے پرواہ ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے

امام ترمذیؒ۔ امام ابوداؤدؒ نے حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے سنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ ...... الخ

یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ وہ اسم اعظم کہ جب اسکے ذریعہ سوال کیا جائے تو عطا فرمائے اور جب اسکے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول فرمائے۔

علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں لکھا ہے کہ

گیارھواں قول یہ ہے کہ اسم اعظم
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہے اس قول کو حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بیان کیا ہے۔

وَهُوَ الْاَرْجَحُ مِنْ حَیْثُ السَّنَدِ مِنْ جَمِیْعِ مَا وَرَدَ فِیْ ذٰلِكَ

ترجمہ:۔ اور یہ اسم اعظم کے بارہ میں جتنی روایتیں آئی ہیں۔ سب سے از روئے سند کے زیادہ راجح

اور امام رزینؒ نے حضرت بریدہ اسلمیؓ سے یوں روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عشا کے وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں گیا۔ (دیکھا کہ) ایک شخص بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہے میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا اس شخص کو آپ ریاکار یعنی منافق سمجھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ (نہیں) بلکہ مومن اور رجوع کرنے والا (یعنی غفلت سے ذکر الٰہی کیجانب جانے والا)

بریدہؓ کہتے ہیں کہ اور ابوموسیٰ اشعریؓ (یعنی وہی شخص) برابر بلند آواز سے قراءت پڑھتے رہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی قراءت کو سنتے رہے۔ پھر ابوموسیٰؓ دعا کیلئے بیٹھے اور کہنا شروع کیا "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"

یعنی اے اللہ! میں گواہ بناتا ہوں تجھ کو کہ بیشک تو اللہ ہے۔ نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔ تو یکتا ہے، بے نیاز ہے۔ نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا۔ اور نہ کوئی تیرا ہمسر ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا۔ اس نے سوال کیا۔ خدا تعالیٰ سے اس کے اس نام کے ساتھ کہ جب اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرمائے۔ اور جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو قبول فرمائے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جو بات میں نے آپؐ سے سنی ہے کیا اس سے ابوموسیٰؓ کو آگاہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ چنانچہ میں نے

ابوموسیٰ رضؓ کو آپؐ کے ارشاد سے آگاہ کر دیا۔ تو ابوموسیٰ رضؓ نے مجھے کہا کہ آج سے تو میرا سچا بھائی ہے۔ کہ تو نے مجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے آگاہ کیا۔

گناہوں کی بخشش ۔ امام ابوداؤدؒ اور امام بیہقیؒ نے حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ تو دیکھا ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں یہ دعا مانگ رہا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

ترجمہ۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ! یکتا بے پرواہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ یہ کہ بخشدے تو میرے لئے میرے گناہ بے شک تو ہی بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کے گناہ بخشدیے گئے۔ اس کے گناہ بخشدیے گئے۔ اسکے گناہ بخشدیے گئے۔

اِن تینوں حدیثوں میں سورۂ اخلاص کے ساتھ دعا مانگی گئی ہے۔ اور سورۂ اخلاص کو قرآنی سورتوں میں بہت بڑی فضیلت حاصل ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جگہ سورۂ اخلاص کے بھی کچھ

فضائل اور خواص بیان کئے جائیں تاکہ ناظرین ان سے بھی استفادہ کریں

سورۂ اخلاص۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: آپ کہدیجئے وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات و صفات میں) ایک ہے اللہ (ایسا) بے نیاز ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں) اس کے اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اُس کے برابر کا ہے۔

منظوم ترجمہ

تو کہدے اے نبیؐ ہے خدا ایک ہی	جو ہے بے نیاز اور سب سے غنی
نہ بیٹا ہے اس کا نہ ہے باپ ہی	برابر کا اُس کے نہیں ہے کوئی

اسی مبارک و مقدس سورہ کو سورۂ اخلاص اور قل شریف کہتے ہیں۔

سورۂ اخلاص کے فضائل۔ اس چھوٹی سی سورہ کے فضائل و خصائص بے حد و بے شمار ہیں۔ اس سورہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید و یکتائی اور کمالِ ذاتی و صفاتی کا بیان ہے۔ مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ جس رب کی عبادت کے لئے ہمیں کہتے ہیں اس کے اوصاف بیان کریں۔ تو اس پر یہ سورہ نازل ہوئی۔

امام تمامؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ساتوں آسمانوں

اور ساتوں زمین کی بنیاد "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" پر ڈالی گئی ہے"۔

دخولِ جنت۔ امام ترمذیؒ اور امام ابن السنیؒ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے کہا۔ کہ یارسول اللہ! میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس سورہ سے تیری محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔

وجوب جنت۔ امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ اور امام مالکؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سُنا تو آپؐ نے فرمایا واجب ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا جنت۔ امام ترمذیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پس اسے چاہیئے کہ وہ داہنے پہلو پر لیٹے اور پھر سَو مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے پس جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ اے میرے بندے داخل ہو تو جنت میں داہنی طرف سے۔

پچاس برس کے گناہوں کی معافی۔ امام ترمذیؒ اور امام دارمیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر روز دو سَو بار قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اس کے پچاس سال کے گناہ محو کئے جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو (یعنی قرض کا بار معاف نہ ہوگا)

سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ امام مسلمؒ نے حضرت ابودرداءؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصے کیا ہے پس "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کو قرآن کے حصوں میں سے ایک حصہ ٹھہرایا ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی (اس بات سے) عاجز ہے۔ کہ ہر رات میں تہائی قرآن پڑھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اور کیونکر کوئی (شخص) تہائی قرآن پڑھ سکے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی اس کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے۔)

مسند ابویعلیٰ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ تبوک میں تھے۔ ایک دن سورج ایسی روشنی، نور اور شعاعوں کے ساتھ نکلا کہ ہم نے اس سے پہلے ایسا صاف شفاف اور روشن و منوّر نہیں دیکھا تھا حضورؐ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، تو حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کہ آج سورج کی اس تیز روشنی اور زیادہ نور و چمکیلی شعاعوں کی کیا وجہ ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آج مدینہ میں حضرت معاویہ بن معاویہؓ کا انتقال ہو گیا ہے۔ جن کے جنازے کی نماز کے لئے اللہ تعالےٰ نے ستر ہزار فرشتے آسمان سے بھیجے ہیں۔ (یہ سب ان کی روشنی ہے) حضورؐ نے پوچھا یہ فضیلت ان کو کس عمل کی وجہ سے عطا ہوئی؟ فرمایا۔ وہ رات دن، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔ اگر آپ کا ارادہ (باقی صفحہ ۶۹ پہ پیچھے پڑھیں)

ساتواں قول

(اسمِ اعظم یہ دُعا ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ بیشک تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے تیرے بڑا مہربان، بڑا نعمت دینے والا۔ اے پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے۔ اے بزرگی اور بخشش والے۔ اے ہمیشہ زندہ سنبھالنے والے سارے جہان کے بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

امام ترمذیؒ۔ امام ابوداؤدؒ۔ امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے حضرت انس رضؓ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۶۶)

ہو تو میں زمین سمیٹ لوں۔ اور آپ ان کے جنازے کی نماز ادا کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ پس آپؐ نے اُن کے جنازے کی نماز ادا کی۔

دوستو! پس ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس سورہ کو محبوب رکھے اور بہت کثرت سے اس کی تلاوت کیا کرے۔ مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب تحفۃ الرحمٰن یعنی فضائل القرآن کا حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اور نماز کے بعد اس نے) یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الخ

(یہ سُن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے خدا تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگی۔ وہ اسمِ اعظم کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو قبول کی جائے۔ اور جو مانگا جائے دیا جائے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ رحمٰن کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منقول دعا میں یہ بھی ہے کہ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنَا اِلٰٓی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلَا اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اے سنبھالنے والے سارے جہان کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے اے بزرگی و بخشش والے نہیں کوئی معبود سوا تیرے تیری رحمت کے واسطہ سے فریاد کرتے ہیں ہم درست کر دے ہمارے تمام احوال اور مت سونپ ہمیں ہمارے نفسوں کی طرف ایک لمحہ بھر اور نہ اپنی مخلوق میں سے کسی کی طرف۔

امام احمدؒ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو عیاش زید بن الصامت زرقیؓ کے پاس سے گذرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ دعا کہہ رہے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق تو نے اللہ تعالےٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔ کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے۔ وہ قبول فرمائے۔ اور جب اسکے ساتھ سوال کیا جائے تو عطا فرمائے۔

جمعہ کے دن ساعتِ مقبول کی دعا۔

سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ: پاک ہے تو نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ اے بڑی رحمت والے اے بہت احسان کرنے والے، اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے۔ اے بزرگی اور عزّت والے۔

امام خطیبؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ دعا جمعہ کے دن ساعتِ (مقبول) میں پڑھ کر مشرق و مغرب کے درمیان کسی چیز پر مانگی جائے۔ اس دعا کے کہنے والے کی دعا قبول کی جائے گی۔

جمعہ کے دن ایک ایسی مقبول ساعت ہے کہ اگر اس میں کوئی مسلمان بندہ جو بھی جائز دعا مانگے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے مگر اسمیں علماء کا بہت بڑا اختلاف ہے اور اس میں بہت سے اقوال آئے ہیں۔ ان سب میں دو اقوال کو ترجیح ہے

(باقی صفحے پر نیچے پڑھیں)

آٹھواں قول

(اسم اعظم یہ دعا ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَکِ الْاَحَبِّ اِلَیْکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِہٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِہٖ فَرَّجْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اس پاک پاکیزہ بہت برکت والے تجھے سب سے محبوب نام کے طفیل جب کوئی اس نام کے ذریعہ سے تجھ سے دعا مانگے تو تُو قبول فرمائے۔ اور جب کوئی اس نام کے ذریعہ سے تجھ سے سوال کرے تو تُو عطا فرمائے اور جب کوئی اس نام کے ذریعہ سے تجھ سے رحم کی درخواست کرے تو تُو رحم فرمائے

(بقیہ مضمون از صـ ۶۹)

(۱) یہ ساعت خطبہ پڑھنے کیوقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ سو اس قول کے اعتبار سے مندرجہ بالا دعا اپنے دل میں مانگے کیونکہ خطبہ کیوقت خاموش رہنا فرض ہے۔

(۲) یہ ساعت آخیر دن میں نمازِ عصر کے بعد شام تک ہے۔ اس قول کو ایک بڑی جماعت نے اختیار کیا ہے۔

اس قول کے اعتبار سے دعائے مذکورہ زبان سے مانگے۔

اور جب کوئی اس نام کے ذریعہ سے تجھ سے تنگی سے نجات پانے کی التجا
کرے تو تو اسے نجات دے۔

امام ابن حبانؒ اور امام حاکمؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے (ایک بار) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوتے سنا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ عائشہ رض! اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اسم بتایا۔ جس کے ذریعہ سے دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا حضرت! میں یہ دعا پڑھا کروں؟ فرمایا کہ یہ اسم اعظم عورتوں کے لائق نہیں۔ یعنی عورتیں کم عقل اور بے صبر ہوتی ہیں۔ وہ اسم اعظم کا ادب نہ کرسکیں گی۔ اور ان کو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ کیونکہ اسم اعظم کے لیے بڑے تحمل و بردباری اور صبر و ضبط کی ضرورت ہے۔

امام ابن ماجہؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یوں روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا (یعنی مندرجہ بالا) دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ تو آپؐ نے ایک دن فرمایا اے عائشہ رض! کیا تو جانتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اسم بتایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول فرمائے۔ بی بی صاحبہ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! تو مجھے (بھی) وہ سکھلا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ رض! وہ تیرے لئے مناسب نہیں ہے۔ بی بی صاحبہ فرماتی ہیں (یہ سن کر) میں آپؐ سے ایک طرف ہوئی۔ اور تھوڑی دیر بیٹھی رہی۔ پھر کھڑی ہوئی اور آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ پھر میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! وہ (نام) مجھے سکھلا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہؓ! وہ تیرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں تجھے سکھاؤں۔ وہ اس لائق نہیں کہ تو اس کے ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگے۔ بی بی صاحبہ فرماتی ہیں (یہ جواب سن کر) میں اٹھی اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں پکارتا ہوں تجھے اللہ اور میں پکارتا ہوں تجھے بے حد مہربان۔ اور میں پکارتا ہوں تجھے بڑا مہربان نہایت رحم والا، اور میں پکارتا ہوں تجھے تیرے تمام اچھے ناموں کے ساتھ جو جانتا ہوں میں ان میں سے اور جو نہیں جانتا میں یہ کہ بخشدے تو مجھے اور رحم فرما تو مجھ پر۔

بی بی صاحبہ فرماتی ہیں (یہ سن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، پھر فرمایا۔ وہ (اسم اعظم) ان ہی اسماء میں سے ہے جن کے ساتھ تو نے دعا مانگی۔

دعائے مقبول۔ جامع البیان میں ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ یہ قبولیت کی دعا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِجَمِيْعِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْنَا مِنْهَا وَمَا لَمْ نَعْلَمْ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ اَجَبْتَهٗ

وَمَنْ سَأَلَكَ بِهٖ اَعْطَيْتَهٗ اَنْ تَقَبَّلَ دُعَائِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بوسیلہ تیرے اچھے اچھے سب ناموں کے جو جانتے ہیں ہم ان میں سے۔ اور جو نہیں جانتے ہم اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے بوسیلہ تیرے اس بزرگ، سب سے بزرگ اور بڑے سب سے بڑے نام کے، کہ جب کوئی پکارے تجھے بذریعہ اس کے تو قبول کرتا ہے ساتھ اس کے۔ اور جب کوئی سوال کرے تجھ سے بذریعہ اس کے تو عطا فرماتا ہے اس کو یہ کہ قبول کرے میری دعا۔

اَنْ تَقَبَّلَ دُعَائِیْ

پڑھ کر اپنی حاجت بیان کرے۔ ہاں اس بات کا خیال رہے کہ دعائے مذکورہ سے ایسی مراد نہ مانگے۔ جس میں فسق و فجور ہو یا کسی پر ناحق ظلم ہو یا قطع رحم ہو۔ (جامع البیان)

نواں قول

(اسم اعظم الٓمٓ ہے)

حافظ ابنِ کثیرؒ نے سورہ بقرہ کی تفسیر میں الٓمٓ کے معنے میں لکھا ہے کہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

"الٓمٓ" اللہ تعالیٰ کا بڑا نام ہے۔

اور روایت میں ہے۔ کہ "حٰمٓ" اور "طٰسٓ" اور "الٓمٓر" یہ سب اللہ تعالیٰ کے بڑے نام ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں سے یہ مروی ہے۔

دسواں قول

(اسمِ اعظم یہ چار آیتیں ہیں)

(۱)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ پاک ہے تو بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

(سورۃ انبیاء رکوع ۶)

(۲)

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ: (اے میرے پروردگار) تحقیق مجھ کو پہنچی ہے تکلیف۔ اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ انبیاء رکوع ۶)

(۳)

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

ترجمہ: اور سپرد کرتا ہوں میں اپنا معاملہ اللہ کے۔ بے شک اللہ سب بندوں کا نگران ہے۔

(سورۃ مومن رکوع ۵)

(۴)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ترجمہ: کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے۔

(سورۂ آل عمران رکوع ۱۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ

یہ چاروں آیتیں اسمِ اعظم ہیں۔ کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پا دے۔ اور جو دعا کرے مقبول ہو۔ اور مجھ کو تعجب آتا ہے۔ اس شخص پر کہ بواسطہ ان (اسماء) کے دعا کرے اور قبول نہ ہو۔

حاجاتِ مشکلہ کے لئے ایک مجرّب نماز۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ اپنی مشہور کتاب "قول جمیل" میں لکھتے ہیں کہ

حاجاتِ مشکلہ کے لئے چار رکعتیں پڑھے ....

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ص۳۲)

چار مصیبتوں سے نجات۔ فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ نے بُستان میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں تعجّب کرتا ہوں۔ اس شخص پر۔ کہ جو چار مصیبتوں میں مبتلا ہو وہ چار چیزوں سے کیونکر غافل ہوتا ہے۔ میں تعجّب کرتا ہوں اس شخص پر کہ جو غم میں مبتلا ہو۔ پس وہ کیوں نہیں کہتا

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ص۲۹)

مندرجہ بالا چار آیتوں کا بیان

۱. لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

اس دعا کو دعائے یونسی کہتے ہیں۔ یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے، حضرت یونس علیہ السلام کو دریا میں ایک بڑی مچھلی نگل گئی۔ اور چالیس دن آپ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ وہاں یہ دعا پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ان کو مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم نکالا۔

اس دعا کو پڑھنے والا ہر قسم کی دینی و دنیوی رنج و غم، حزن والم، درد و دکھ۔ تکلیف و سختی اور مرض و بیماری سے نجات پاتا ہے۔ یہ دعا نہایت مجرّب و آزمودہ اور سریع التاثیر اور قبولیت دعا کیلئے اکسیر ہے۔

اس دعا کا پورا بیان اس کتاب کے صفحہ ۲۱ تا ۳۲ پر ہو چکا ہے۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ وہاں دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔

۲. اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

(سورۂ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ: (اے میرے پروردگار!) بے شک مجھ کو پہنچی ہے تکلیف اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے

منظوم ترجمہ

آپڑی ہے مجھ پہ سختی اے خدا
کس سے میں مانگوں مدد تیرے سوا
سب سے بڑھ کر رحم والا ہے تُو ہی
دکھ میں بیکس کا سہارا ہے تو ہی

اس دعا کو دعائے ایوبی کہتے ہیں۔ یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جسکی بدولت انہوں نے امراض مزمنہ سے صحت و تندرستی پائی۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کے ساتھ سلطنت بھی عطا فرمائی تھی۔ آپ ملک ادوم کے سلاطین میں سے بڑے خوش خصال اور خوش حال بادشاہ اور پیغمبر گذرے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دولت و ثروت کے ساتھ بہت سی اولاد بھی عطا فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کا امتحان لینا چاہا۔ اور آپ پر آزمائش کا سخت دور آیا، مبتلائے مصائب ہوئے۔ حکومت ہاتھ سے نکل گئی۔ اولاد مر گئی، مال و جائداد تلف ہوا۔ اور جو کچھ تھا سب کچھ جاتا رہا۔ اور خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے۔ جسم میں مرض جذام پھوٹ پڑا۔ دل اور زبان کے سوائے سارے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جو اس مرض سے محفوظ رہا ہو تمام بدن میں کیڑے پڑ گئے۔ یہاں تک کہ آس پاس والے گھن کرنے لگے اس وجہ سے شہر کے ویران اور اوجڑ کونے میں آپ کو سکونت اختیار کرنی پڑی سوائے آپ کی ایک بیوی صاحبہ کے اور کوئی آپ کے پاس نہ رہا۔

ستر برس کی عمر میں آپ سخت عوارض میں مبتلا ہوئے۔ ایک روایت کے اعتبار سے سات برس اور ایک روایت کے مطابق تیرہ برس اور ایک روایت کے بموجب اٹھارہ برس تک آپ بلاؤں میں گھرے رہے۔ آپ اس حال میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ اور خدا کا ذکر پہلے سے بھی زیادہ کرنے لگے اور کبھی اُف تک نہ کی۔

آخر آزمائش کا وقت ختم ہوا۔ اور آپ اس امتحان میں پاس ہو گئے۔ ایک روز مندرجہ بالا دعا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑے اور عرض کرنے لگے کہ

"اے اللہ! میں تو اب سجدے سے اس وقت تک سر نہ اٹھاؤنگا۔ جب تک تو مجھ سے ان تمام مصیبتوں کو دور نہ فرمائے۔ جو مجھ پر نازل ہوئی ہیں"

رحمتِ الٰہی جوش میں آئی آپ کی دُعا سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی قبول ہوئی۔ تمام بیماریاں اور تکالیف دُور ہو گئیں تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک چشمہ کا نشان بتایا۔ جس میں آپ نہائے اور اسکا پانی پیا اللہ تعالیٰ نے ایسی شفا عطا فرمائی کہ نہ مرض رہا نہ درد۔ سارے زخم مندمل ہو گئے۔ بدن کندن کی مانند دمکنے لگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے پھر خوشحال اور آسودہ حال کر دیا۔ اور آپ کو سابقہ سی عظمت عطا فرمائی۔

اسم اعظم دعائے ایوّبی ہے۔ بعض علماء کا قول ہے۔ کہ اسم اعظم ایک یہی دعائے ایوّبی ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ص۳۴)

دعائے ایوّبی کے خواص۔ اس دعا کے بڑے بڑے خواص اور برکات ہیں۔ جو شخص مصیبت اور سختی کے وقت یہ دعا پڑھے انشاءاللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی دُور ہو جائے گی۔ ہر درد دُکھ، بلا و مصیبت، مرض و بیماری سختی

و تکلیف اور حاجت و ضرورت کے وقت اس کا پڑھنا بہت مفید اور کارآمد ہے

حاجت روا ہونا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے، کہ جس شخص کو کچھ حاجت ہو پس اسے چاہیئے کہ ایک رقعہ لکھے۔ اور اس میں یہ عبارت لکھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے (ایک) ذلیل بندے کی طرف سے بزرگ پروردگار کی طرف۔ اے میرے پروردگار! بے شک مجھ کو پہنچی ہے تکلیف اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر اس رقعہ کو جاری پانی میں ڈال دے۔ اور کہے

اَللّٰھُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الطَّاھِرِیْنَ وَصَحْبِہٖ الْمَرْضِیِّیْنَ اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! جناب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی پاک آل اور ان کے پسندیدہ اصحاب کے طفیل میری حاجت پوری کر دے، اے سب کرم کرنیوالوں سے زیادہ کرم کرنے والے۔

اور اپنی حاجت کا نام لے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی حاجت پوری ہوگی۔

بلا و مصیبت ٹل جانا۔ حضرت مولینا تھانوی قدس سرہٗ آیاتِ قرآنی میں لکھتے ہیں کہ

بلا و مصیبت کے وقت (یہ دعا) پڑھے نجات ہوگی۔

جذام وغیرہ سے شفا - ابن قتیبہؒ فرماتے ہیں۔ کہ کسی جذامی نے جس کا گوشت بالکل گرنے لگا تھا کسی بزرگ سے شکایت کی انھوں نے یہ آیت

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

پڑھ کر دھتکار انئی کھال نکل آئی اور اچھا ہوگیا۔ (اعمال قرآنی)

خونی بواسیر - اضافہ جدیدہ بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ کچا سوت سرخ رنگ ڈیڑھ گز لمبا اکیس ۲۱ تار لے کر سورہ

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَہَبٍ ..... الخ

پوری اکیس ۲۱ بار پڑھ کر گرہ لگاتا اور دم کرتا رہے پھر الٹی طرف سے ہر گرہ پر لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ایک بار دم کرے پھر سیدھی طرف سے ایک بار ہر گرہ پر

وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

دم کرتا جاوے اور بواسیر والے کی کمر پر باندھ دیا جاوے باذن اللّٰہ بہت جلد آرام ہو جاوے گا۔

دفعِ مرگی۔ مرگی کے لئے مندرجہ ذیل آیات کا لکھ کر دینا مفید ہے
حضرت مولینا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اضافہ جدیدہ بہشتی زیور میں
لکھتے ہیں کہ

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ، رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

برائے دفعِ مرگی آیاتِ بالا بسم اللہ سمیت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جاوے۔

برائے حفاظت اسقاطِ حمل یا بارآوری درخت۔

کسی برتن پر مندرجہ ذیل آیات لکھ کر پلائی جائیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ سے حَیٍّ تک (سورۃ انبیاء رکوع ۳)

وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرَاهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عَالِمِیْنَ۔ (سورۃ انبیاء رکوع ۵)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِیْنَ۔ (سورۃ انبیاء رکوع ۵)

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ (سورۃ انبیاء رکوع ۶)

وَزَكَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ

اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ (سورۂ انبیاء رکوع ٦)

وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (اعمال قرآنی حصہ سوم)

۳۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ط

(سورۂ مومن رکوع ۵)

ترجمہ: اور میں سپرد کرتا ہوں اپنا معاملہ اللہ کے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب بندوں کا نگران ہے۔

اس دعا کو دعائے تفویض کہتے ہیں۔ یہ دعا فرعون کے خاندان میں سے ایک مردِ مومن کی دعا ہے جس کا نام حزقیل تھا۔ اس دعا کی برکت سے وہ ایماندار بندہ فرعونیوں کے شر سے محفوظ رہا۔ دنیا میں بھی محفوظ رہا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نجات پائی۔ اور آخرت کے عذابوں سے بھی مامون رہا۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو قرآنی مقبول دعائیں)

دعائے تفویض کے خواص۔ اس دعا کے کئی خواص ہیں۔

۱۔ **لوگوں کی ایذارسانی سے نجات۔** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ لوگوں کے مکر و ایذا رسانی سے ڈرتا ہو۔ وہ کیوں نہیں کہتا

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

۲۔ **ڈر و خوف سے مامون رہنا۔** حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ
اگر کوئی شخص کسی سے ڈرتا ہو تو اسے یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ
اس شخص سے کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔
۳۔ دشمن کے شر سے محفوظ رہنا۔ مولینا مراد شریف مارہروی لکھتے ہیں کہ
اگر کسی شخص کو دشمنوں کا خوف ہو اور ڈر ہو اور وہ ان کے شر سے محفوظ
رہنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ..... الخ

پڑھا کرے بہت زود اثر ہے۔
۴۔ برائے آشوب چشم و ناخنہ۔ حضرت مولینا تھانوی قدس سرہٗ
" اعمال قرآنی میں لکھتے ہیں کہ
آیہ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ

اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

کو لکھ کر آب باراں سے دھو کر اس میں سرمہ پیس کر لگانے سے
یا خود اس پانی سے آنکھ دھونے سے سفیدی اور آشوب اور ناخنہ
وغیرہ سے نفع ہوتا ہے۔

۴۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ۔

ترجمہ: کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ اچھا کارساز ہے۔

نوازش دلِ ما کن کہ دلنواز توئی
بساز کارِ غریباں کہ کارساز توئی

اس دعا کو دعائے کفایت کہتے ہیں۔ یہ اُن نیکو کار، پرہیزگار اور ایماندار بندوں کی دعا ہے۔ جنہوں نے ایک جنگ میں زخموں سے چکنا چُور ہونے کے باوجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پہ دوسری جنگ کے لئے کمرہمت باندھ لی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ قول بیان کر کے ان کی تعریف فرما رہا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے دشمنوں نے انہیں پژمردہ دل اور گھرانے کے لئے دشمنوں اور مخالفوں کے سازوسامان جنگ اور ان کی کثرت و بہتات سے ڈرایا دھمکایا لیکن وہ صبرو استقلال کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ انکے غیر متزلزل یقین میں کچھ فرق نہ آیا۔ بلکہ وہ توکّل میں اور بڑھ گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ کر کے اس سے امداد طلب کی۔ اور نہایت استقلال اور پامردی سے جوابدیا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

دعائے کفایت کے فضائل وخواص۔ یہ بہت ہی بزرگ و بابرکت کلمہ ہے۔ اس کے فضائل و برکات اور خواص و اثرات بے شمار ہیں! اللہ تعالےٰ اس کی برکت سے دشمنوں اور مخالفوں کے مکروفریب اور ضرر و نقصان سے محفوظ و مامون رکھتا ہے۔ اس کی بدولت مشکل و دشوار کام آسان ہو جاتے ہیں۔ یہ خوف وخطر سے امن و امان کا باعث ہے۔ قضائے حاجات، اور حل مشکلات کے لئے اس کا پڑھنا اکسیر ہے۔ یہی وہ بابرکت دعا ہے۔ جس کی بدولت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود ٹھنڈی ہو کر گلزار بن گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی اس دعا

کی بدولت کفایت فرمائی

حَسْبِیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبُّنَا — حَسْبِیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ حَسْبُنَا

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ یَاجَلِیْل — اَنْتَ نِعْمَ الْعَوْنُ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُھِمَّاتِ الْاُمُوْر — اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل

قادرا قدرت تو داری بر کمال — اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَال

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا گلزار ہو جانا۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا اس وقت خلیل اللہ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا تھا۔

امام خطیبؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آخری کلام جس وقت ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا یہ تھا۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تھے، اس وقت انہوں نے یہ کلمہ پڑھا تھا۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ اس وقت پڑھا تھا۔ جب کہ کافروں کے ٹڈی دل لشکر سے لوگوں نے آپؐ کو خوفزدہ کرنا چاہا تھا۔

اہم اور مشکل کام آسان ہونا۔ امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی بڑے امر (یعنی اہم کام یا بلا و سختی وغیرہ) میں پھنس جاؤ تو

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

پڑھو۔

اس کلمہ کا ہر مشکل و دشوار کام اور مصیبت و سختی کے وقت پڑھنا موجب سہولت و آسانی اور باعثِ خیر و برکت اور سبب حفظ و امان الٰہی ہے۔

حضرت مولینا تھانویؒ نے لکھا ہے کہ

جس پر کوئی مصیبت آن پڑے یا آنے کا اندیشہ ہو تو کہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

ترجمہ: کافی ہے ہم کو اللہ اور (وہ) اچھا کارساز ہے اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے توکّل کیا۔

مولینا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کسی مصیبت و بلا میں مبتلا ہو اس آیت کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مصیبت جاتی رہے گی۔

حلِّ مشکلات کا مجرّب عمل۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مہم درپیش ہو یا کوئی پریشانی لاحق ہو جائے اور تمام انسانی تدبیریں اور کوششیں بے کار ہو جائیں تو روزانہ بعد نماز عشا پانچسو مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

ترجمہ: کافی ہے ہم کو اللہ اور (وہ) اچھا کارساز ہے (وہ) اچھا یار اور اچھا مددگار ہے اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ اکیس مرتبہ درود شریف پڑھا کرے انشاء اللہ تعالےٰ

مشکلات آسان ہوں گی۔ مگر اس عمل کو جمعرات سے شروع کرنا چاہیئے۔ مہینہ کا اوّل ہو یا آخر اس کی کوئی قید نہیں۔

حاجاتِ مشکلہ کیلئے مجرّب نماز۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب "قول جمیل" میں لکھتے ہیں کہ

حاجاتِ مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتیں پڑھے........

(اس کا بیان صـ۳۲ پر گذر چکا ہے وہاں دوبارہ ملاحظہ فرمائیں)

حصولِ مقاصد۔ حضرت مولٰینا شاہ عبد العزیز صاحب محدّث دہلویؒ نے "فتاویٰ عزیزیؒ" میں لکھا ہے کہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

پانچسوؔ مرتبہ اوّل و آخر درود شریف دسؔ دسؔ مرتبہ پڑھنا چاہیئے — انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہو گا۔

تنگیٔ معاش سے نجات۔ رکن دین باب الدعاء میں لکھا ہے۔ کہ تنگی معاش سے نجات حاصل ہونے کا عمل۔ ایک ہزار بار استغفار۔ دوسرے نماز ظہر کے بعد سورہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ اکتالیس بار۔ تیسرے حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ پانچسوؔ مرتبہ پڑھے۔ ضرور اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ کرے گا۔

خوف و ڈر سے امان۔ علّامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفّاظ" میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ہر خوفزدہ کے لئے امان ہے۔

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ نے "بستان" میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ وہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیوں نہیں کہتا کہ

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

قید سے نجات۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ" میں لکھا ہے کہ

اگر قیدی یا گرفتار ایک ہی جگہ بیٹھ کر ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ

مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ،

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

(ترجمہ: جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت نیکی کی مگر اللہ برتر و بزرگ کی توفیق سے اور کافی ہے ہم کو اللہ اور (وہ) اچھا کارساز ہے۔)

پڑھے تو جلدی رہائی پائے۔

گیارھواں قول

(اسمِ اعظم سورہ فاتحہ ہے)

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ۔

ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو پروردگار ہے تمام جہان کا۔ بے حد مہربان۔ نہایت رحم والا۔ مالک روزِ جزا کا۔ خاص تیری بندگی کرتے ہیں ہم۔ اور خاص تجھ سے مدد چاہتے ہیں ہم، دکھا ہم کو رستہ سیدھا۔ رستہ اُن لوگوں کا کہ فضل کیا ہے تو نے اُن پر، نہ رستہ اُن لوگوں کا کہ غضب کیا گیا ہے جن پر اور نہ اُن لوگوں کا جو گمراہ ہیں۔

(قبول فرما)

سورۂ فاتحہ اسمِ اعظم ہے

بعض علماءؒ و مشائخؒ کا قول ہے کہ اسمِ اعظم سورہ فاتحہ ہے۔

چنانچہ مولٰنا قطب الدین صاحب نے مشکوٰۃ شریف کی شرح "مظاہر حق جلد دوم کتاب فضائل القرآن" میں لکھا ہے کہ

مشائخؒ کے اعمالِ مجربہ میں مذکور ہے کہ سورۂ فاتحہ اسمِ اعظم ہے ہر مطلب کے واسطے پڑھنا چاہیئے۔"

علامہ ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ

مغرب کے فرض وسنّت کے بعد اسی جگہ چالیس مرتبہ (سورۂ فاتحہ) پڑھے اور اُس جگہ سے اُٹھے نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا پائے گا۔"

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی سب سے افضل و بہتر اور بزرگ و برتر سورت ہے۔ تمام قرآنی سورتوں میں یہ زیادہ عظمت و بزرگی والی سورت ہے۔ اس سورہ کے فضائل و خصائص بہت زیادہ ہیں۔ اللہ عزّ و جلّ نے اس کو سبع مثانی اور قرآن عظیم کے معزز القاب سے ملقّب فرمایا ہے۔ یہ ایک بے مثل اور لاثانی سورہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خاص تحفہ ہے جو صرف حضورؐ کو عطا ہوا۔ چاروں آسمانی کتب یعنی توراۃ۔ زبور۔ انجیل اور قرآن میں اس سورہ جیسی اور کوئی سورہ نازل نہیں ہوئی۔ اس کے نزول کے وقت اسّی ہزار فرشتے اس کی مشایعت و ہمرکابی میں آتے۔

سب سے زیادہ عظمت والی سورہ۔ امام بخاریؒ۔ امام مسلمؒ امام ابوداؤدؒ۔ امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا۔ سو میں نے آپؐ کو کوئی جواب نہ دیا۔ (اس لئے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا) پھر نماز سے فارغ ہو کر میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ (اس لئے جواب نہ دے سکا) آپؐ نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا؟

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (سورہ انفال رکوع ۳)

ترجمہ: اللہ اور رسول کو جواب دو (یعنی انکے حکم کی تعمیل کرو) جس وقت تم کو پکاریں۔

پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو تمہارے مسجد سے باہر جانے سے پہلے ایک ایسی سورہ نہ سکھلاؤں؟ جو قرآن میں سے زیادہ عظمت والی سورہ ہے۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا (اور دوسری باتوں میں مشغول ہو گئے) پھر جب ہم نے (مسجد سے) نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمکو قرآن کی سب سے بڑی عظمت والی سورہ سکھلاؤنگا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ سورہ سورہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ہے وہی سبع مثانی، اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تمام سورتوں میں سب سے

زیادہ عظمت والی اور بزرگ سورہ الحمد شریف ہے۔

جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں لکھا ہے کہ

ابن التینؒ نے اس حدیث کے بارہ میں کہا ہے۔ کہ

"تم کو ایک ایسی سورہ سکھلاؤں گا۔ جو کہ تمام سورتوں سے زیادہ عظمت والی ہے۔" اس کے معنے ہیں کہ اس سورہ کا ثواب دوسری سورتوں کے ثواب سے بہت ہی بڑا ہے۔ اور کسی دوسرے شخص (عالم) نے کہا ہے کہ یہ سورہ تمام سورتوں سے زیادہ عظمت والی اس لیئے ہوئی کہ اُس نے قرآن کے تمام مقاصد کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔ اور اسی واسطے اُس کا نام اُمّ القرآن رکھا گیا۔

سب سے افضل سورہ ۔ امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قرآن مجید میں سب سے بہتر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ہے۔

سب سے بہتر سورہ ۔ امام احمد نے عبد اللہ بن حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ....

جناب رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا۔

اے عبد اللہ بن جابر! سنو تمام قرآن مجید میں سب سے بہتر سورۂ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ہے۔

سورۂ فاتحہ کی جامعیت ۔ یہ سورہ نہایت ہی جامع ہے۔ یہ

تمام قرآن کا خلاصہ اور باقی قرآن اس کی تفصیل و شرح ہے۔ اس سورۃ نے قرآن کے تمام مقاصد کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے اوّلین اور آخرین کے علوم کو چار کتابوں میں جمع فرمایا ہے۔ اور ان چاروں کتابوں کے علوم قرآن مجید میں ہیں۔ اور قرآن مجید کے علوم سورۃ فاتحہ میں ہیں۔

سورۂ فاتحہ کے خواص ۔ جس طرح اس چھوٹی سی سورہ مبارکہ کے فضائل و خصائص بہت ہی زیادہ ہیں۔ اسی طرح اس کے خواص و برکات بھی حدِ حساب سے باہر ہیں۔ اس چھوٹی سی سورہ کے خواص اور برکات سن کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یہ سورہ ہر قسم کی رُوحانی و جسمانی اور ظاہری و باطنی امراض و بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ ہر قسم کی تکلیف و سختی اور درد و دُکھ کے لئے دوا ہے۔ ہر مشکل و دشواری اور فکر و غم اور رنج والم سے نجات پانے کے لئے پناہ ہے۔ جس کسی کو جو کوئی بیماری درد تکلیف۔ رنج و غم اور پریشانی لاحق ہو اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے آرام پائے۔ امراض جدیدہ و مزمنہ، نظر بد۔ زہر اتارنے، جنون اور امن و حفاظت کیلئے بہت ہی مجرّب اور اکسیرِ اعظم ہے۔

ہر حاجت و ضرورت ۔ ہر حاجت و ضرورت، ہر مقصد و مراد، ہر مشکل و دشوار کام کے وقت سورۂ فاتحہ کا پڑھنا از حد مفید اور نہایت مجرّب ہے۔

امام ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں بیان کیا ہے کہ

جس کو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیئے کہ فاتحۃ الکتاب (یعنی سورہ الحمد شریف) پڑھے اور ختم کرنے کے بعد حاجت مانگے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ

اور سورۂ فاتحہ اکتالیس (۴۱) بار جو میں نے اپنے آدمیوں (مریدوں) پر لازم کیا ہے اس سے بہتر دینی و دنیوی اُمور کیلئے کچھ نہیں۔

ہر مہم آسان ہو۔ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "جو کوئی مہم پیش آئے۔ سورۂ یٰسین شریف پڑھیں اور ہر "مبین" پر پہنچکر سات بار سورۂ فاتحہ بسم اللہ سمیت پڑھیں۔ اور اول و آخر درود شریف پڑھیں"

سورۂ یٰسین میں سات جگہ لفظ مبین آیا ہے۔ تو سورۂ فاتحہ مجموعی طور سے ۴۹ بار پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ مہم آسان ہو اور دشوار کام حل ہو۔

فوائد کثیرہ۔ سنّتِ فجر اور فرض نماز کے درمیان سورۂ فاتحہ کا پڑھنا بہت سے فوائد و برکات اور منافع و ثمرات کا باعث ہے۔ بزرگوں نے اس کے پڑھنے کی مختلف ترکیبیں بیان کی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

اوّل ترکیب۔ سُنّتِ فجر اور نمازِ فرض کے درمیان "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کی میم کو "اَلْحَمْدُ" کے لام کے ساتھ ملاکر اکتالیس (۴۱) بار چالیس (۴۰) دن تک متواتر پڑھے۔ جو مطلب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔ اور اگر مریض یا سحر زدہ کی شفا منظور

ہو تو پانی پر دم کر کے اس مریض اور سحر زدہ کو پلادے۔

دوم ترکیب۔ نو چندی اتوار کو سنت اور فرضِ فجر کے درمیان بے قید ملانے میم کے ساتھ لام "اَلْحَمْدُ" کے ستّر بار پڑھے۔ بعد ازاں ہر روز اسی وقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جائے۔ تاکہ ہفتہ تک ختم ہو جائے۔ اگر اوّل مہینہ میں مطلب حاصل ہوا۔ تو فبہا ورنہ دوسرے اور تیسرے مہینہ میں اسی طرح کرے۔

سوم ترکیب۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ نے "قول جمیل" میں لکھا ہے۔ کہ میں نے اپنے والد مرشدؒ سے سنا۔ فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سالم و غانم واپس لے آئے یا کوئی تیرا بیمار ہو پس تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس۴۱ بار سنتِ فجر اور فرض کے درمیان پڑھ۔

چہارم ترکیب۔ اسلامی وظائف میں ہے۔ کہ جو شخص بسم اللہ اور الحمد للہ کو فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ہمیشہ اکتالیس۴۱ بار پڑھتا رہے گا۔ تو اگر وہ محتاج ہے غنی ہو جائے گا۔ قرضدار ہے تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ بیمار ہے تو اچھا ہو جائے گا۔ کمزور ہے تو قوی ہو جائے گا۔ نوکری سے معزول ہے تو بحال ہو جائے گا۔ اور لاولد ہے تو اولاد پائے گا (ماخوذ از تحفۃ الرحمٰن مسمّی بہ فضائل القرآن)

شفائے امراض۔ اللہ عزوجل نے اس سورۂ مبارکہ میں عجیب تاثیر رکھی ہے کہ یہ ہر بیماری کے لئے شفا اور حکمی دوا ہے۔ اس سورۃ کی یہ خاصیت

وبرکت ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر قسم کی بیماری آنِ واحد میں ایسی دُور ہو جاتی ہے۔ جس طرح روشنی آنے سے تاریکی بھاگ جاتی ہے۔ احقر نے سینکڑوں بار آزمایا ہے۔ اور مجرّب المجرّب پایا ہے۔ بے شمار مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے شفائے کلّی عطا فرمائی ہے۔ اسی خاصیت وبرکت کی وجہ ہی سے اس کا نام سورۃُ الشفاء ہے۔

امام دارمیؒ اور امام بیہقیؒ اور امام احمدؒ نے حضرت عبدالملک بن عمیرؒ سے بطریقِ ارسال روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ جو حنابلہ میں سے ایک جلیل القدر امام گذرے ہیں۔ وہ "الجواب الکافی" میں لکھتے ہیں کہ

"(یہ سورہ) ہر ایک بیماری کے لئے دوا ہے۔ اور میں نے بہترین علاج سورۂ فاتحہ کے ساتھ پایا میں نے شِفا میں اس کی عجیب تاثیر پائی"

ابن قیمؒ ہی کا بیان ہے کہ

میں مکہ معظّمہ میں ایک زمانے تک مقیم رہا۔ اور بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا۔ اور کسی دوا سے شفا نہیں ہوئی۔ آخر خود ہی میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنا علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ اس کے بعد جو شخص بھی میرے پاس کسی بیماری کی شکایت لے کر آیا۔ میں اسے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی ہدایت کرتا۔ اور اس سے اس کو آرام ہوتا۔ واقعہ یہ ہے کہ (باقی صفحہ ۹۸ پر نیچے پڑھیں)

بارھواں قول

(اسمِ اعظم "اللہ" ہے)

اللہ نام ہے اس بڑی اور عظیم الشان ہستی کا جو زمین و آسمان۔ زمان و مکان۔ جنّ و انسان اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہے۔ وہ ذات پاک جس کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں۔ وہ ذات پاک جس کا کوئی ہمسر و ہمنام نہیں۔ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک کوئی اس لائق نہیں جس کو اس نام سے پکارا جائے۔

تفسیر خازن میں ہے کہ

(بقیہ مضمون از ۹۷)

سورۂ فاتحہ ہر قسم کی بیماریوں کا بہترین و مؤثر علاج ہے۔

سورۂ فاتحہ کے مزید فضائل و خصائص اور خواص و برکات اور فوائد و اثرات معلوم کرنے کے لئے ہماری کتاب "قرآنی مقبول دعائیں" مطالعہ فرمائیں۔

قرآنی مقبول دعائیں ہدیہ چھ روپیہ۔ منگوانے کا پتہ:۔
ادارہ تحائف اسلامیہ۔ جامع مسجد نور سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

هُوَ اسْمٌ عَلَمٌ خَاصٌ لِلّٰهِ تَعَالیٰ تَفَرَّدَ بِہٖ الْبَارِیُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ لَیْسَ بِمُشْتَقٍّ وَلَا یَشْرَکُہٗ فِیْہِ اَحَدٌ وَهُوَ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَارُ دَلِیْلُہٗ قَوْلُہٗ تَعَالیٰ "هَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا" یَعْنِیْ لَا یُقَالُ لِغَیْرِہِ اللّٰہُ.....

ترجمہ: لفظ "اللہ" خاص نام ہے. جو اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہے۔ باری سبحانہٗ و تعالیٰ اسی نام کے ساتھ متفرد ہے۔ یہ نہ تو کسی لفظ سے مشتق ہے۔ اور نہ ہی اس میں اس کا کوئی دوسرا شریک ہے۔ اور یہی صحیح اور مختار ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے

هَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا (سورہ مریم رکوع ۴)

ترجمہ: کیا تو اس کا کوئی ہمنام جانتا ہے؟ (یعنی اس کا کوئی ہمنام نہیں) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو، اللہ نہیں کہا جاتا۔

اللہ کا لفظ نہایت ہی مبارک و مقدس ہے یہ اسم پاک بابرکات اللہ تعالےٰ کا ذاتی اور اصلی اور حقیقی نام ہے اور اس کو اسم ذات اور ذاتی نام بھی کہتے ہیں کسی اور ہستی پر اس کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا یعنی یہ نام پاک اس کی ذات پاک کے علاوہ اس کی مخلوق میں سے کسی دوسرے کے لئے نہیں بولا جاسکتا۔ نہ حقیقتاً نہ مجازاً، اس کے علاوہ باقی دوسرے نام صفاتی نام کہلائے جاتے ہیں۔ جو مجاز کے طور پر دوسروں کے لئے بھی بولے جاسکتے ہیں۔ اس لئے کہ نام دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک وہ جس سے فقط کسی شخص

یا چیز کی شناخت و پہچان ہوتی ہے۔ جیسے زید، عمرو اور بکر وغیرہ۔ اور ان کو اسمِ ذات کہتے ہیں۔ دوسرا وہ جس سے کسی شخص یا چیز کی کوئی صفت و کوئی فعل معلوم ہوتا ہے۔ جیسے عالم حافظ قاری کاتب حکیم وغیرہ، ان کو صفاتی نام کہتے ہیں۔ اور یہ صفاتی نام ذات کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کا اصلی نام تو اللہ ہے اور باقی نام صفاتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں صفاتِ الٰہی کو اسم اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ (سورہ حشر رکوع ۳)

ترجمہ: وہی ہے اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا، وہ بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔

(سورہ حشر رکوع ۳)

ترجمہ: وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا، ٹھیک ٹھیک بنانے والا صورت بنانے والا۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ اسم مبارک یعنی "اللہ" سب سے افضل سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ سب سے برتر، سب سے اعظم اور سب سے اکبر ہے۔ اور اسی لئے محقق علمائے کرامؒ و صوفیائے عظامؒ کے نزدیک یہی اسم "اسمِ اعظم"

ہے۔ اور یہی وہ اسم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و پیارا ہے۔ اس لئے کہ یہ اسم اعظم اور متبوع اور باقی تمام اسمائے حسنیٰ اسی اسم جلالہ کے تابع ہیں۔ اور تابع و متبوع میں جو فرق ہوتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔

اسم اعظم "اللّٰہ" ہے

اکثر محقق مفسرین و محدثین اور علماءؒ و فقہاءؒ اور عارفینؒ و بزرگانِ دینؒ کے نزدیک اسم اعظم "اللّٰہ" ہے۔

چنانچہ ان حضرات مذکورین میں سے بعض ان مشاہیر کے اقوال ہم یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی جلالت شان اور امامت کو ایک دنیا تسلیم کرتی چلی آتی ہے۔

سرتاج مفسرین حافظ ابن کثیرؒ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر میں اسم اللہ کے معنے میں لکھا ہے۔ کہ

(اَللّٰهُ) عَلَمٌ عَلَى الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُقَالُ اِنَّهُ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ لِاَنَّهٗ يُوْصَفُ بِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى (هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تا اَلْحَكِيْمُ)

ترجمہ: اللہ خاص نام ہے رب تبارک و تعالیٰ کا کہا جاتا ہے۔ کہ اسم اعظم یہی ہے۔ اس لئے کہ تمام عمدہ صفتوں کے ساتھ یہی موصوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ الخ

ان آیتوں میں باقی کل نام صفاتی ہیں۔ اور لفظ اللہ کی صفت ہیں۔ پس

اصلی نام اللہ ہے۔ جیسے اور جگہ فرمایا۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ (سورۂ اعراف رکوع ۲۲)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہیں اچھے اچھے نام پس تم اسکو ان ناموں سے پکارو۔

اور دوسری جگہ فرمایا

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو جس نام سے پکارو۔ اسی

کے اچھے اچھے نام ہیں۔

مفسّرِ اعظم امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ

اَلْاِسْمُ الْاَعْظَمُ هُوَ قَوْلُنَا اللّٰهُ وَهٰذَا هُوَ الْاَقْرَبُ عِنْدِیْ۔

ترجمہ: اسم اعظم اللہ ہے۔ اور میرے نزدیک یہی بات بہتر ہے (تفسیر کبیر ص۹)

مجدّد العصر مُلّا علی قاریؒ مرقات فی شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ

وَلِذَا قَالَ الْجُمْهُوْرُ اِنَّهُ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ قَالَ الْقُطْبُ الرَّبَّانِیُّ

الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ جِيْلَانِیُّ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ بِشَرْطِ اَنْ

تَقُوْلَ اللّٰهَ وَلَيْسَ فِیْ قَلْبِكَ شَیْءٌ سِوَى اللّٰهِ۔

(مرقات ص۱۱)

ترجمہ: اور اسی وجہ سے جمہور علماء کے نزدیک اللہ ہی اسم اعظم ہے۔ قطب ربّانی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسم اعظم اللہ ہے مگر اس شرط پر کہ

جب تُو اللہ کہے تو تیرے دل میں اللہ کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی "غنیۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں کہ

اسمِ اعظم "اللہ" ہے بشرطیکہ جب تو اس پاک نام کو لے تو تیرے دل میں اس کے سوا کچھ نہ ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ عوام کے لئے اس پاک نام کو اس طرح لینا چاہیئے۔ کہ جب یہ زبان پر جاری ہو تو عظمت اور خوف کے ساتھ ہو۔ اور خواص کے لئے اس طرح ہو کہ اس پاک نام والے کی ذات و صفات کا استحضار ہو۔ اخص الخواص کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس پاک ذات کے سوا دل میں کوئی بھی چیز نہ ہو۔

ایک دوسری جگہ حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں کہ

اسم اللہ ہی اسم اعظم ہے مگر اس کا اثر اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں بجز "اللہ" کے اور کچھ نہ ہو، عارف کی بسم اللہ بمنزلہ حکم "کُن" کے ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو موجود کرنا چاہتا ہے تو اس کی نسبت فرماتا ہے "کن" (ہو جا) تو وہ موجود ہو جاتی ہے یہی حال عارف کی بسم اللہ کا ہے۔

علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں اسم اعظم کے بارہ میں لکھا ہے کہ

اِنَّہٗ "اللّٰہُ" لِاَنَّہٗ اِسْمٌ لَا یُطْلَقُ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

ترجمہ: یعنی اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا اسم ہے کہ اس کا اطلاق غیر اللہ پر ہو ہی نہیں سکتا۔

علامہ ابن عابدین مشہور بہ علامہ شامیؒ اپنی شہرۂ آفاق کتاب "شامی" میں لکھتے ہیں کہ

(اَللّٰہُ) وَذَھَبَ بَعْضُھُمْ اِلٰی اَنَّ ھٰذَا الْاِسْمَ ھُوَالْاِسْمُ الْاَعْظَمُ لِاَنَّہٗ یَدُلُّ عَلَی الذَّاتِ وَبَاقِی الْاَسْمَآءِ تَدُلُّ عَلَی الصِّفَاتِ وَرَوٰی ھِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِنَّہٗ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ وَبِہٖ قَالَ الطَّحَاوِیُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَاَکْثَرُ الْعَارِفِیْنَ حَتّٰی اَنَّہٗ لَا ذِکْرَ عِنْدَ ھُمْ لِصَاحِبِ مُقَامٍ فَوْقَ الذِّکْرِ بِہٖ کَمَا فِیْ شَرْحِ التَّحْرِیْرِ لِابْنِ اَمِیْرِ حَاجٍّ۔

ترجمہ: (اللہ) اور بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ یہ نام جو ہے، یہی اسم اعظم ہے کیونکہ یہ نام ذات پر دلالت کرتا ہے۔ اور باقی نام صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ اور ہشام نے امام محمدؒ سے اس نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اسم اعظم لفظ "اللہ" ہے۔ اور یہی قول علامہ طحاویؒ (صاحب معانی الآثار) اور بہت سے دیگر علماء اور اکثر عارفین کا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک صاحب مقام کے لئے اس کے اوپر اور کوئی دوسرا ذکر ہی نہیں۔

چونکہ اکثر عارفینؒ اور بزرگانؒ دین کی یہی تحقیق ہے کہ اسم اعظم لفظ "اللہ" ہے اسی وجہ سے ان کے نزدیک ذکر بھی اسی پاک و مقدس نام کا بہت ہی کثرت سے کیا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں بھی یہ مبارک نام اتنی کثرت سے ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی حد نہیں جس کی مقدار دو ہزار تین سو ساٹھ (۲۳۶۰) بتاتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت مولینا جلال الدین رومیؒ مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

اسم اعظم ہست اللہ العظیم	جانِ جان روحی عظامِ رمیم
اللہ اللہ مستم از نامِ خدا	می چکد از ہر رگم را وق جدا
اللہ اللہ گو برو تا سقف عرش	پیشِ معراجِ تو گردو چرخ فرش
اللہ اللہ گفتن اللہ می شود	ایں سخن حق است واللہ می شود

فضائل ذکر میں حضرت مولینا زکریاؒ صاحب نے لکھا ہے کہ

"شیخ اسمٰعیل فرغانیؒ کہتے ہیں کہ مجھے ایک عرصہ سے اسم اعظم سیکھنے کی تمنّا تھی۔ مجاہدے بہت کرتا تھا۔ کئی کئی دن فاقے کرتا حتیٰ کہ فاقوں کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر جانا۔ ایک روز میں دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ دو آدمی مسجد میں داخل ہوئے۔ اور میرے قریب کھڑے ہو گئے۔ مجھے ان کو دیکھ کر خیال ہوا کہ یہ فرشتے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کیا تو اسم اعظم سیکھنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں بتا دیجئے۔ میں یہ گفتگو سن کر غور کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ وہ لفظ اللہ ہے ہے۔ بشرطیکہ صِدقِ لجا سے ہو۔

شیخ اسمٰعیل کہتے ہیں۔ کہ صدق لجا کا مطلب یہ ہے کہ کہنے والے کی حالت اس وقت ایسی ہو۔ جب کوئی شخص دریا میں غرق ہو رہا ہو اور کوئی بھی اُس کا بچانے والا نہ ہو تو ایسے وقت جس خلوص سے جو نام لیا جائے گا وہ حالت مراد ہے۔

اسم "اللہ" کے معنے و فضیلت: "اللہ" ذات واجب الوجود کا نام ہے جو جامع جمیع صفاتِ کمالی ہے۔ ائمہ لغت نے "اللہ" کے بارہ میں لکھا ہے کہ

عَلَمٌ لِلذَّاتِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعِ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ غَیْرُ مُشْتَقٍّ۔ (تاج)

خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے یہ سب سے پہلا اور سب سے بڑا اسم ہے۔ یہ نام اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذاتی اور اصلی اور حقیقی نام ہے۔ اسی کو اسم ذات کہتے ہیں۔ اور کسی اور ہستی پر اس کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ فارسی زبان کے "خدا" یا انگریزی کے گاڈ (God) کی طرح یہ اسم نکرہ نہیں کہ معبود واحد و یکتا کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی بولا جا سکے۔ اس کی نہ تو جمع آتی ہے اور نہ یہ کسی دوسرے لفظ سے مشتق ہے اور نہ ہی اس کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں ممکن ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ

"لَمْ یُسَمَّ بِهٖ غَیْرُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلِهٰذَا لَا یُعْرَفُ فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ لَهٗ اشْتِقَاقٌ مِنْ فَعَلَ یَفْعَلُ"

یہ اسم نہایت مبارک و مقدس اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا و محبوب ہے اور دنیا کا یہ عظیم الشان کارخانہ اسی اسم پاک کی بدولت قائم و آباد ہے، جب تک اس اسم کے لینے والے ہوں گے۔ اس وقت تک یہ کارخانہ آباد رہے گا۔ اور جس وقت اس اسم کا لینے والا کوئی نہ رہے گا اس وقت یہ کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔

چنانچہ امام مسلمؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایسی حالت ہو جائے گی کہ دنیا میں اللہ اللہ نہ کہا جاوے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت ایسے کسی شخص پر قائم نہ ہوگی، جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔

اللہ سب سے بڑا "اسم اعظم" ہے اس کے چار حروف ہیں جو چار دانگ عالم کے لئے کافی اور وافی ہیں۔

اسم "اللہ" کے خواص ۔ اس اسم مبارک کے اتنے بے شمار خواص ہیں۔ جو ضبط تحریر سے باہر ہیں۔ تاہم اس کے چند خواص ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ناظرین ان سے استفادہ کریں۔

حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں کہ

"اللہ" وہ کلمہ ہے جو ہر ایک مہم کو آسان اور ہر ایک غم و فکر کو دُور کر دیتا ہے یہ وہ کلمہ ہے جو زہر کے اثر کو بھی زائل کر دیتا ہے۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کا نام عام ہے۔ اللہ ہر غالب پر غالب ہے۔ اللہ مظہر العجائب ہے اللہ کی سلطنت تمام سلطنتوں سے زبردست ہے۔ اللہ تمام بندوں کے حال سے مطلع اور ان کے دل کے راز سے واقف ہے۔ اللہ تمام سرکشوں کو پست کرنے والا۔ تمام زبردستوں کو توڑ دینے والا ہے۔ اللہ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے جو اللہ کا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔ جو اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ غیر اللہ کو دوست

نہیں رکھتا۔ جو اللہ کی راہ میں قدم رکھتا ہے۔ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ اس کے سایہ رحمت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا مشتاق ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس رکھتا ہے۔ جو اغیار کو چھوڑ دیتا ہے' اس کے اوقات خدائے تعالیٰ کے ساتھ گذرتے ہیں۔ وہ خدا ہی کے در پر اس سے التجا کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے بھاگنے والو! اب بھی خدا کی طرف آؤ۔ تم اس کا نام اور اس کی عظمت اس سرائے فانی میں سن رہے ہو تو عالم باقی میں اس کے جمال کا کیا حال ہوگا؟ دار المحنت میں تمہارے لئے یہ کچھ ہے تو دار النعمت میں کیا کچھ نہیں ہوگا؟ خدا کا نام لو اور اُس کے دَر پہ آکر اُسے پکارو اور جب حجاب اُٹھ جائے تو دیکھو گے کہ تم مشاہدہ میں ہو گے۔ اور وصال کے دریا تم پہ سے بہہ رہے ہوں گے۔

قول متین شرح حصن حصین میں لکھا ہے کہ

لفظ "اَللّٰہُ" تعلق کے لئے ہے نہ تخلق یعنی خلق پکڑنے کیلئے۔ نصیب یہ ہے کہ اس سے لگاؤ پیدا کرے، اپنا دل اس کی یاد میں مستغرق رکھے' اس کے سوا دوسرے کی طرف التفات نہ کرے۔ اس کے غیر سے کچھ امید نہ رکھے۔ اور اس کے علاوہ کسی سے خوفزدہ نہ ہو۔

اسم "اللہ" کی خاصیت۔ انوار التوحید میں مولینا محمد صادق صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ

"شرک کی بے شمار قسموں سے ذہن، تصوّر، خیال، ضمیر، ارادہ، قول

اور فعل پاک کر کے جو کوئی اس اسم "اللہ" کو بکثرت پڑھیگا، یقین و ایمان کی فضاء میں اس کی روح کی پرواز بہت بلند ہو جائے گی۔ اور توحید کے کیف سے اللہ کے سوا دنیا وما فیہا اس کو ہیچ دکھائی دے گی نہ صرف واجب الوجود کی اصل محبت کے آگے غیر اللہ کی محبت گرد راہ ہو جائے گی۔ بلکہ ذات لبے ہمتا کی سرداری کے مقابل فانی سرداریاں طلسم ہیچ مقداری نظر آئیں گی۔ دوئی کی ظلمتیں مٹ کر سینہ وحدت کے نور سے معمور ہو گا۔ اور آئینہ دل پر اُلوہیت کا پرتو اسرار کے دروازے کھول دے گا۔ اور اسم ذات کا عامل دنیاوی زندگی کی ذمہ داریوں سے بہ احسن وجوہ سرخسرو ہو کر فقر اور توحید کی معراج کو پالے گا۔

اسماء الٰہی کے پڑھنے کی تعداد تو قرآن و حدیث میں بیان نہیں ہوئی ہر شخص اپنے مشاغل سے جس قدر وقت نکال سکے۔ اس کی رعایت کو مدِ نظر رکھ کر پڑھ لیا کرے۔ بزرگانِ دینؒ و سلف صالحینؒ سے اسماء کی دعوتیں ان کے پڑھنے کی تعداد اور پرہیزیں منقول ہیں۔ ان کے معمولات سے جو استفادہ کرنا چاہے کرلے۔ مثلاً اسم ذات صبح کی نماز کے بعد ایک ہزار ۱۰۰۰ بار روزانہ پڑھا کریں۔ پوری پرہیز کے ساتھ صرف چند ماہ پڑھنے پر اس کے اثرات آپ پر مشاہدہ کرنے لگ جائیں گے۔ اور پھر مداومت کرنے سے اس کی کن فیکونی طاقتیں اور کفایت وکفالت کے کرشمے معراج ایمان اور ازدیاد الیقان کا موجب ہوں گے۔

بندہ کو چاہیئے کہ اللہ سے محبت کرے اس کو ہمیشہ یاد کرتا رہے اس

کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ اس کی نافرمانی سے بچے، اس کے سوا کسی دوسرے کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور اس کے سوا نہ کسی سے امید رکھے اور نہ کسی سے ڈرے اور اپنے سب کام اللہ کے سپرد کرے۔

صاحب یقین ہو جانا۔ حضرت مولینا تھانوی قدس سرہٗ "اسرار اسمائے ربانی" میں لکھتے ہیں کہ

جو شخص ہزار مرتبہ روزانہ لفظ "اللہ" پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کمال یقین نصیب فرما دے۔

یعنی اس کے دل سے جملہ شکوک و شبہات دور ہو کر دل میں احکام الٰہیہ کا یقین پیدا ہو کر بندہ صاحب یقین ہو جاتا ہے۔

مطلوب کا آسان ہونا۔ جو شخص جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ پاک صاف ہو کر خلوت میں دو سو بار پڑھے اس کا مطلوب آسان ہو۔ خواہ کیسا ہی مشکل ہو۔ (اسرار اسمائے ربانی)

لاعلاج مرض سے شفا پانا۔ جس مریض کے علاج سے اطباء عاجز ہو گئے ہوں۔ اس پر پڑھا جاوے تو اچھا ہو جاوے بشرطیکہ موت کا وقت نہ آگیا ہو۔ (اسرار اسمائے ربانی)

صاحب کشف ہونا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد سو بار اس اسم کو پڑھے تو اس کا دل برے خیالات اور گناہوں سے پاک صاف ہو جائے۔ باطن کشادہ ہو جائے۔ اور کشف ہونے لگے۔

احسن المواعظ میں لکھا ہے کہ

ہر روز پانچ ہزار مرتبہ اللہ اللہ باوضو روبقبلہ چار زانو بیٹھ کر پڑھنا طالب کو صاحب کشف اور صاحب باطن بناتا ہے۔ اور چند روز بعد بے حد محبت خداوندی پیدا ہو جاتی ہے، نماز، روزے میں وہ کیف اور سرورِ قلب پیدا ہوتا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ یہ بات کہنے سے کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ بلکہ خود عمل کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو اپنی محبت اور اپنا ذکر عطا فرمائے ؎

بہارِ آب و گِل ہے ذکرِ مولیٰ ۔۔۔ قرارِ جان و دل ہے نام اللہ
زمین و آسماں اور عرش و کرسی ۔۔۔ ہوئی سرمست پی کر جام اللہ
اگر سننے کی طاقت ہو تو ہر شے ۔۔۔ سنا دے خود تجھے پیغام اللہ
بہا لے خون اگر تو عاشقوں کا ۔۔۔ تو ہر قطرے سے نکلے نام اللہ

مستقبل کے حالات کا کشف و علم۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ کہ

ہمیں بعض مشائخ قادریہ سے کشف کے ذریعہ آئندہ کے حالات معلوم کرنے کا یہ طریقہ دستیاب ہوا ہے۔ ہم نے اس طریقہ پر عمل کیا اور اس کو مجرّب پایا۔ طریقہ یہ ہے کہ غسل کر کے عمدہ لباس پہنے۔ خوشبو لگائے اور خلوت میں اعتکاف کرے۔ یعنی گوشۂ تنہائی میں قبلہ رُخ مصلّے پر بیٹھے، اور خدائے ربّ العزّت کی جانب رجوع ہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ

"اے اللہ! فلاں واقعہ کو مجھ پر ظاہر کر دے"

اس کے بعد بغیر آنکھ بند کئے ہوئے اسم ذات کا چار ضربی ذکر شروع کرے،

ایک ضرب دائیں جانب، دوسری بائیں جانب، تیسری سامنے اور چوتھی پیچھے، برابر اس شغل میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ دل میں کشائش اور نور معلوم ہونے لگے۔ سات دن متواتر خلوت میں ایسا ہی کرے۔ کشفِ حال کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

ہر مرض کیلئے شفا۔ اس مقدس و مبارک اسم کے ۶۶ عدد ہیں۔ یہ وہ جلیل القدر و عظیم الشان اسم ہے کہ بہت سے علماء اور اکثر عارفین کے نزدیک یہی اسمِ اعظم ہے۔ یہ اسم جامع جمیع صفات و کمالات ہے۔ یہ اسم ایسا بابرکت اور کثیر الخیر ہے کہ تمام امراض کے لئے شفا بخش ہے۔

بخار سے صحت۔ اگر اس کا نقش مربع بخار والے کے گلے میں ڈالا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے:۔

۸۱	۱۱	۴۶	۱
۴۵	۳	۱۷	۱۲
۴۳	۴۸	۹	۶
۱۰	۵	۲	۴۷

آسیب زدہ کے لئے۔ بعض بزرگوں نے لکھا ہے۔ کہ اگر صاحبِ عمل کسی آسیب زدہ کو یہ اسم چینی کے برتن میں لکھ کر پانی میں گھول کر بار بار پلائے تو آسیب زدہ کو شفا حاصل ہو گی۔ اور اگر اس سیب کے پانی میں گھول کر آسیب زدہ کے جسم پر چھڑکا جائے۔ تو آسیب جل جائے گا۔

حضرت نوویؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا لڑکا جو کئی سال سے آسیب کی

گرفت میں تھا میں نے اسکا علاج اسی طرح کیا یعنی سیب کا پانی اُس پر چھڑکا، تو آسیب جل گیا۔ اور مریض کو آسیب سے نجات حاصل ہو گئی۔

قبولیّت دعا۔ قرآن مجید میں جہاں اسم الجلالہ یعنی "اللّٰہ" دوبار ایک ہی مقام پر آگے پیچھے، ساتھ ساتھ آجائے۔ وہاں دونوں ناموں کے درمیان دعا قبول ہوتی ہیں۔ مثلاً قولہٗ تعالیٰ

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۔ (سورہ انعام رکوع ۱۵)

میں "رُسُلُ اللّٰهِ" پر وقف کر کے دعا مانگے۔ اور پھر "اَللّٰهُ اَعْلَمُ" سے ابتدا کرے۔

حصن حصین میں قبولیّتِ دعا کے حالات میں لکھا ہے کہ

"اور سورہ انعام میں اللہ کے بزرگ ناموں کے درمیان اس کو ہم نے بہت سے اہل علم سے مجرب پایا ہے۔ اور اس پر حافظ عبدالرزاق رسعنی نے اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسیؒ سے نص (تصریح) کی ہے۔

حضرت مولینا تھانویؒ لکھتے ہیں کہ

ان دو آیتوں میں لفظ اللہ کا دو جگہ متصل واقع ہے۔ جو شخص ان دونوں لفظ اللہ کے درمیان کوئی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور قبول ہو گی (اعمال قرآنی)

بین الجلالتین پڑھنے کی دعا۔

یہاں کوئی خاص دعا منقول نہیں۔ بندہ ہر ایک دعا مانگ سکتا ہے۔ البتہ حمائل شریف مطبع عمدۃ المطابع لکھنوی میں لکھا ہے کہ اس مقام پر اللہ بزرگ کے

دونوں ناموں کے درمیان یہ دعا پڑھے:-

اِلٰھِیْ مَنْ ذَا الَّذِیْ دَعَاكَ فَلَمْ تُجِبْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اسْتَجَارَكَ فَلَمْ تُجِرْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اسْتَعَانَ بِكَ فَلَمْ تُعِنْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اسْتَغَاثَهٗ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ سَأَلَكَ فَلَمْ تُعْطِهٖ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تَوَكَّلَ عَلَیْكَ فَلَمْ تَكْفِهٖ وَاغَوْثَاهُ بِكَ اَسْتَغِیْثُ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا یَا مُغِیْثُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ فَاِنَّكَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَةِ وَاسْتَجِبْ دُعَاءَنَا وَاشْفِنَا شِفَاءً عَاجِلًا اَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَاتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

ترجمہ: اے اللہ! کون ہے وہ شخص جس نے تجھ سے دعا مانگی پس تو نے اسے قبول نہیں فرمایا۔ اور کون ہے وہ شخص جس نے تجھ سے پناہ مانگی۔ پس تو نے اسے پناہ نہ دی۔ اور کون ہے وہ شخص جس نے تجھ سے مدد مانگی۔ پس تو نے اسے مدد نہ دی۔ اور کون ہے وہ شخص جس نے تجھ سے فریاد کی۔ پس تو نے اس کی فریاد رسی نہ کی۔ اور کون ہے وہ شخص جس نے تجھ سے سوال کیا۔ پس تو نے اسے عطا نہ فرمایا۔ اور کون ہے وہ شخص جس نے تیرے اوپر توکل (بھروسہ) کیا۔ پس تو نے اس کو کفایت نہ کی۔ ہائے فریاد رس! تیری ذات کے واسطہ سے فریاد کرتا ہوں میں اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما اے فریاد سننے والے! اور کر ہمارے ساتھ وہ معاملہ جس کا تو لائق اور مستحق ہے۔ پس بے شک تو لائق ڈرنے کا ہے۔ اور لائق بخشنے کا ہے۔ اور قبول فرما ہماری دعائیں۔

اور شفا دے ہمیں شفا عاجل کی۔ سوال کرتا ہوں میں تجھ سے قرآن عظیم کے حق کے ساتھ یہ کہ پوری کر دے تو میری (ساری) حاجتیں اے حاجات کے پورا کرنے والے!

لفظ "اللہ" کی عجیب و غریب جامعیت۔ لفظ "اللہ" وہ جلیل القدر وعظیم الشان اور جامع و کامل نام ہے جس میں تمام صفات و کمالات ظاہری و باطنی اور حسی و معنوی جمع ہیں یہ وہ نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و پیارا ہے ؎

قلم ایں جا رسید و سر بشکست

اس جگہ ہم لفظ "اللہ" کی جامعیت کے بارہ میں ایک عجیب و غریب قاعدہ کلیہ بیان کرتے ہیں۔ ذرا غور و توجہ سے سنئیے۔

صوفیائے کرام کا ایک مشہور و معرکۃ الاراء مسئلہ "وحدت الوجود" ہمہ اوست ہے جسکو اگر سب لوگ جانتے نہ ہوں گے تو کم از کم اکثر لوگوں نے سنا تو ضرور ہوگا۔ اس وقت اس معرکۃ الاراء مسئلہ کا چھیڑنا نہ ہمارا مقصد ہے اور نہ ہی یہ مضمون ایسے مسائل کا متحمل ہے۔ البتہ لفظ "اللہ" کی جامعیت کے بارے میں عقلی ثبوت کے طور پر ہم علم حساب کا ایک ایسا جامع و کلیہ قاعدہ ذیل میں پیش کرتے ہیں جس پر عمل کرنے سے ہر ایک چیز کے وہی مقررہ اعداد حاصل ہوں گے۔ جو لفظ "اللہ" کے اعداد ہیں۔ اور قاعدہ بھی ایسا پختہ جو کہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اس میں کوئی استثناء ہے عرش سے لے کر فرش تک آفتاب سے لے کر ذرہ تک موجوداتِ عالم کی ہر ہر

ذات اور ہر ہر چیز پر نہایت ہی چھوٹی ہو یا بڑی یہ قاعدہ حاوی ہے۔ کوئی زبان ہو عربی، فارسی، اردو، ہندی، افغانی، ترکی، انگریزی، فرانسیسی، یونانی، لاطینی اور کیسا ہی لفظ ہو کسی اصطلاح کا ہو یا کسی فن کا۔ ذوی العقول کے لئے ہو یا حیوانات کے لئے نباتات کے لئے ہو یا جمادات کے لئے اور کیسا ہی اسم ہو۔ جامد ہو یا مشتق۔ اور چھوٹا ہو یا بڑا۔ غرض کسی قسم کا کلمہ ہو موضوع ہو یا مہمل، اس خاص قاعدہ پر عمل کرنے سے سب کے اعداد ۶۶ حاصل ہوتے ہیں۔ جو لفظ "اللہ" کے اعداد ہیں۔

خاص قاعدہ۔

۱۔ کوئی بھی لفظ ہو پہلے اس کے اعداد حساب جمل کے قاعدہ سے نکال کر جوڑ دیئے جائیں۔

۲۔ اس کے بعد ان اعداد مجموعہ کو دو سے ضرب دیدیا جائے۔

۳۔ پھر ایک عدد اور اوپر سے بڑھا کر ان میں جوڑ دیا جائے۔

۴۔ پھر اس مجموعہ اعداد کو تین سے ضرب کر دیا جائے۔

۵۔ اب ان سب اعداد کو چھ سے تقسیم کر دیا جائے۔

۶۔ اور یہ سب کر چکنے کے بعد آخر میں جو عدد بچے۔ اس کو بائیس سے ضرب کر دیا جائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ ہر حال میں ۶۶ اعداد آئینگے۔ جو لفظ "اللہ" کے اعداد ہیں۔ اور یہی "ہمہ اوست" ہے۔ کہ ہر چیز اور ہر ذرہ میں "اللہ" پایا جائے۔

مثال کے طور پر ہم اس جگہ صرف تین نام پیش کرتے ہیں۔

عرش

ع ر ش

۷۰ ۲۰۰ ۳۰۰

مجموعہ

۵۷۰
۲
۱۱۴۰
۱
۱۱۴۱
۳
۶) ۳۴۲۳ (۵۷۰
۳۰
۴۲
۴۲
۳
۲۲
۹۹

مخلوق

م خ ل و ق

۴۰ ۶۰۰ ۳۰ ۶ ۱۰۰

مجموعہ

۷۷۶
۲
۱۵۵۲
۱
۱۵۵۳
۳
۶) ۴۶۵۹ (۷۷۶
۴۲
۴۵
۴۲
۳۹
۳۶
۳
۲۲
۹۹

ذرّہ

ذ ر ہ

۷۰۰ ۲۰۰ ۵

مجموعہ

۹۰۵
۲
۱۸۱۰
۱
۱۸۱۱
۳
۶) ۵۴۳۳ (۹۰۵
۵۴
۳۳
۳۰
۳
۲۲
۹۹

اللہ عزّ و جلّ نے اپنی ذات پاک کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے کہ

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

(سورہ حدید رکوع ۱)

ترجمہ: وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے۔ اور سب سے ظاہر ہے۔ اور سب سے چھپا ہوا ہے۔ اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اوّل و آخر توئی کیست حدوث و قدم | ظاہر و باطن توئی چیست وجود و عدم
اوّل بے انتقال آخر بے ارتحال | ظاہر بے چند و چون باطن بے کیف و کم
اوّل و ہم در اوّل آخری | باطنی و ہم در آں ہم ظاہری
تو محیطی بر ہمہ اندر صفات | وز ہمہ پاکی و مستغنی بذات

ایضاً

خلاقِ لاثانی ہے تو رزاقِ بے ہمتا ہے تو
بردہ ہوں میں آقا ہے تو بندہ ہوں میں مولا ہے تو
اوّل ہے تو آخر ہے تو ظاہر ہے تو باطن ہے تو
پڑتی ہے جس شئے پر نظر اس میں نظر آتا ہے تو
تیرا نشاں اے بے نشاں دیکھا جہاں پایا وہاں
کعبے میں تو مسجد میں تو ہر دل میں تو ہر جا ہے تو
قادر کوئی تجھ سا نہیں عاجز کوئی مجھ سا نہیں
پستی ہوں میں بالا ہے تو ادنیٰ ہوں میں اعلیٰ ہے تو

کیا حمد ہو میری بیاں قاصر ہے احقر کی زباں
ذرّہ ہوں میں خورشید تو قطرہ ہوں میں دریا ہے تو

ایضاً

دوسرا کون ہے جہاں تو ہے
کون جانے تجھے کہاں تو ہے

جسم کہتا ہے جاں ہے تو ہی
جان کہتی ہے جانِ جاں تو ہے

لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تو ہے میہماں تو ہے

رنگ تیرا چمن میں بُو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تو ہے

(امیر مینائی)

مناجات

توئی اوّل توئی آخر توئی ظاہر توئی پنہانی
توئی خالق توئی مالک توئی رزاق تو رحمانی

ہمہ اشکالِ من یارب مبدّل کن بآسانی
بحقِ ذاتِ پاک خود مسلّم مر ترا سلطانی

دعائے جامع۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ۔ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے، مالک بڑے عرش

(باقی مضمون صفحہ ۱۲۱ پر صفحے پڑھیں)

تیرھواں قول

(اسم اعظم "اَلرَّحْمٰنُ" ہے)

بعض مشائخ کا قول ہے کہ اسم اعظم "اَلرَّحْمٰنُ" ہے۔

چنانچہ علاّمہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "نزہت المجالس" میں لکھا ہے۔

"قَالَ ابْنُ الْعَرَبِیِّ اِنَّهٗ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ"

ترجمہ: شیخ اکبر ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ (اَلرَّحْمٰنُ) اللہ کا سب سے بڑا نام یعنی اسم اعظم ہے۔

شیخ اکبرؒ کے نزدیک ذاتی نام "اَللّٰهُ" ہے یا "اَلرَّحْمٰنُ" ہے اور قرآن مجید میں بھی "اَلرَّحْمٰنُ" ذاتی نام کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل

(بقیہ مضمون از صہ ۱۱۹)

کے۔ مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے۔ پھاڑنے والے دانہ اور گٹھلی کے، اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے۔ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ہر اُس بُرائی والے کی بُرائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے۔ پس تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تو ہی سب سے پیچھے ہے۔ پس تجھ سے پیچھے کوئی چیز نہیں اور تو ہی سب سے ظاہر ہے پس تیرے اوپر کوئی چیز نہیں۔ اور تو ہی سب سے چھپا ہوا ہے پس تیرے سوا کوئی چیز نہیں ادا کردے میرا قرضہ اور غنی کردے مجھے فقر سے۔

فرماتا ہے کہ

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ (سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

ترجمہ: آپ کہدیجئے اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو۔ جس نام سے پکارو اسی کے اچھے اچھے نام ہیں۔

اسرائیلی شریعت میں بھی " اَلرَّحْمٰنُ " اسم ذات کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں آتا ہے کہ جب وہ تورات لانے کے لئے کوہِ طور پر تشریف لے گئے۔ اور اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل کی اصلاح و درستی پر مامور فرمایا۔ تو سامری نے اس وقت سونے کے زیورات سے ایک بچھڑا تیار کیا اور بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی پر آمادہ کرنے کیلئے کہنے لگا کہ

هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی فَنَسِیَ (سورہ طٰہٰ رکوع ۴)

ترجمہ: یہ تمہارا اور موسیٰ کا معبود تو یہ بچھڑا ہے۔ موسیٰ تو بھول گئے۔

یعنی موسیٰ اصلی معبود کو بھول کر کوہ طور پر گئے۔

حضرت ہارون علیہ السلام کو جب اس فتنہ کا پتہ لگ گیا تو بنی اسرائیل کو فرمانے لگے کہ

یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ۔ (سورہ طٰہٰ رکوع ۶)

ترجمہ: اے میری قوم! تم اس (گوسالہ) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو

اور تمہارا رب (حقیقی تو) رحمٰن ہے۔ سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو۔

ذرا غور کریں۔ حضرت ہارون ؑ نے بطورِ علَم اور خاص نام کے "رحمٰن" کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بنی اسرائیل "رَحْمٰن" کو اسم ذات کے طور پر جانتے اور استعمال کرتے تھے۔

رحمٰن کے معنے۔ رحمٰن کے معنے ہیں بڑا مہربان۔ بیحد مہربان جسکی مہربانی کی کوئی حد اور انداز نہ ہو۔

یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور فَعْلان کے وزن پر زیادتی صفت کے لئے جس کے بعد زیادتی کا کوئی درجہ نہ ہو مصدر "رَحْمَۃٌ" سے صیغۂ مبالغہ ہے۔ چنانچہ لغتِ عربی کی مشہور کتاب تاج العروس شرح قاموس میں لکھا ہے کہ

مَعْنَاہُ عِنْدَ اَھْلِ اللُّغَۃِ ذُوالرَّحْمَۃِ الَّتِیْ لَاغَایَۃَ بَعْدَھَا فِی الرَّحْمَۃِ۔

اسمِ ذات اللہ کی طرح اسمِ صفت "رَحْمٰن" بھی خدا کے لئے خاص ہے، اس کا اطلاق صرف ذاتِ باری تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ خدا کے سوا کسی اور کو اس کا کہنا جائز نہیں۔ لغت کے جلیل القدر امام راغبؒ "مفردات القرآن" میں لکھتے ہیں کہ

"وَلَا یُطْلَقُ الرَّحْمٰنُ اِلَّا عَلَی اللہِ تَعَالیٰ" مگر معنے اس کے عام ہیں، یعنی کافر و مسلم دونوں کا کارساز یا ہر قسم کی نعمتیں دینے والا قلیل یا کثیر چھوٹی ہوں یا بڑی، اور یہ بات یوں اتفاقی نہیں بہت ہی پُر معنی ہے کہ قرآن مجید میں اسمِ ذات "اللہ" کے بعد جو سب سے پہلا اسم صفاتی ارشاد ہوا ہے۔ وہ صفتِ رَحْمانیّت کا مظہر ہے۔

اسم رحمٰن کے خواص - حضرت مولینا تھانوی قدس سرہ اسرار اسمائے ربانی میں لکھتے ہیں کہ

ہر نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دفع ہو اور بکثرت اس کا ذکر کرنے والا امرِ مکروہ سے محفوظ رہے - اور اگر اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر کسی محفوظ جگہ کسی بدخلق آدمی کے گھر میں دفن کر دیا جاوے تو اس میں حیا اور ترحّم اور مسکنت پیدا ہو -

تسخیرِ حکّام - حضرت مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلویؒ نے سرورِ عزیزی المعروف بہ فتاویٰ عزیزی جلد اوّل رسالہ فیض عام میں لکھا ہے کہ

تسخیرِ حکام کی ترکیب کہ ہمیشہ حکّام زمانہ شفیق و مہربان رہیں - اور کسی طرح کی اذیّت نہ دیویں۔

جب حکام کے سامنے جائے تو

يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَرَاحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ -

سترہ مرتبہ پڑھ کر اپنے منہ پر دم کرے اور اپنے گھر میں حاکم کے گھر کی طرف متوجہ ہو کر۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

دو سو مرتبہ پڑھے اور دعا کرے کہ حق تعالیٰ اس کا دل مسخر فرمادے....

قضائے حاجات و قبولیّتِ دعا - حضرت مولینا تھانوی قدس سرہ نے اعمال قرآنی حصہ سوم میں لکھا ہے کہ

سورۂ یٰسین شریف میں چار جگہ لفظ "اَلرَّحْمٰنُ" آیا ہے اور تین جگہ لفظ "اَللّٰہُ" اور اسی طرح سورۂ تبارک الذی میں۔ پس جو شخص سورۂ یٰسین پڑھے۔ اور جب "اَلرَّحْمٰنُ" آئے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کر لے۔ اور جہاں لفظ "اللہ" آئے بائیں ہاتھ کی ایک انگلی بند کر لے حتیٰ کہ ختم سورہ پر داہنے ہاتھ کی چار انگلیاں بند ہو جائیں گی۔ اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں، پھر سورہ تبارک الذی پڑھے اور لفظ "الرحمٰن" پر داہنے ہاتھ کی ایک انگلی کھول دے۔ اور لفظ "اللہ" پر بائیں ہاتھ کی انگلی کھول دے۔ اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں اور دعائیں قبول ہوں اور انگلیوں کا کھولنا باندھنا کن انگلی سے شروع ہو گا۔

چودھواں قول

(اسمِ اعظم یہ تینوں نام ہیں)

اَللّٰہُ   اَلرَّحْمٰنُ   اَلرَّحِیْمُ

بعض علماءؒ کے نزدیک اسمِ اعظم یہ تینوں اسماء ہیں۔
چنانچہ علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں اسمِ اعظم کے بارہ میں لکھا ہے کہ
اَلْخَامِسُ اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
یعنی پانچواں قول یہ ہے کہ اسمِ اعظم یہ تین اسماء "اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" ہیں۔
علامہ قسطلانیؒ شارح صحیح بخاری نے لکھا ہے کہ
علماءؒ نے اسمِ اعظم میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ لفظ "اللّٰہُ" ہے اور بعض نے کہا کہ وہ "اَللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" ہے۔
یہ تینوں اسمائے حسنیٰ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" میں جمع ہیں
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا۔ کہ وہ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور اس نام اور اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے درمیان اتنقدر

نزدیکی ہے جتنی کہ آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کے درمیان ہے۔

تینوں اسماء کے معنے۔

۱۔ اَللّٰہ - خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے یہ سب سے پہلا اور سب سے بڑا اسم ہے۔ یہ نام اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذاتی اور اصلی اور حقیقی نام ہے۔ اس کے چار حروف ہیں۔ جو چار دانگ عالم کے لئے کافی و وافی ہیں۔

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صد ۱۰۶)

۲۔ رحمٰن - خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے یہ دوسرا سب سے بڑا اسم ہے۔ اس کے معنے ہیں بے حد مہربان، بڑا مہربان۔

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۳۔ رحیمُ - خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے یہ تیسرا سب سے بڑا اسم ہے اس کے معنے ہیں۔ نہایت رحم کرنے والا۔

بعض کے نزدیک یہ صفت کا صیغہ ہے اور بعض اس کو بھی مبالغے کا صیغہ بتلاتے ہیں۔ یہ فعیل کے وزن پر تکرار و تواتر کے اظہار کیلئے مصدر "رَحْمَۃٌ" سے اسم صفت صیغہ مبالغہ ہے چنانچہ جز میں ہے کہ

مُبَالَغَۃُ الْفَعِیْلِ مِنْ حَیْثُ التَّکْرَارِ

رحیم کا لفظ عام ہے ہر نرم دل خدا ترس کو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن معنے اس کے خاص ہیں یعنی آخرت میں صرف مسلمانوں پر مہربانی فرمانے والا۔

تینوں اسماء کے خواص۔

۱۔ اَللّٰہُ کی خاصیت - اسم اللہ کی خاصیت معلوم کرنے کیلئے صد ۱۱۸ ملاحظہ فرمائیں

۲۔ رحمٰن کی خاصیت۔ ہر نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دفع ہو اور بکثرت اس کا ذکر کرنے والا امر مکروہ سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر کسی محفوظ جگہ کسی بدخلق آدمی کے گھر میں دفن کر دیا جائے۔ تو اس میں حیا اور ترحم اور مسکنت پیدا ہو

۳۔ رحیم کی خاصیت۔ حضرت مولانا تھانوی قدس سرہ نے اسرار اسمائے ربانی میں لکھا ہے کہ

(۱) جو شخص روزانہ سو بار یہ نام پڑھے اس کے قلب میں رقت اور شفقت پیدا ہو"۔ (۲) جو شخص ہر روز سو بار رحیم پڑھے۔ تمام مخلوق اس پر مہربان ہو جائے گی (۳) جائز محبت کیلئے اس اسم کا تعویذ کامیابی کی نشانی ہے۔

انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے معنے سمجھے اور انہیں کے مطابق اپنے آپ میں وہ صفات پیدا کرے اور "تخلقوا باخلاقِ اللہِ" کے مصداق بنے۔

بندہ کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مہربانی کا سلوک کرے اور سب کو شفقت کی نگاہ سے دیکھے اور محتاجوں، غریبوں کی جس قدر ہو سکے بے غرض حاجت روائی کرے۔

حلِ مشکلات۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے لکھا ہے کہ "سورہ یٰسین شریف اس طرح پڑھے کہ ہر "مُبِیْن" پر "یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ" گیارہ بار پڑھے۔ اور جب اخیر میں کلمہ "کُنْ فَیَکُوْنُ" پر پہنچے تو "یَا اَللّٰہُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُّ یَا فَتَّاحُ" پڑھ کر ختم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب تکالیف

کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

دِلی مراد بر آنا۔ حکایات الصالحین میں لکھا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مالک ابدال طرطوسیؒ سے نقل ہے کہ میں نے حضرت محمد بن احمد عابدؒ سے کہ ائمہ کرام میں سے ہیں۔ سُنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد بیت المقدس میں باب سلیمان پر بیٹھا تھا کہ ناگہاں دو شخص ڈرانی صورت کے آئے ایک تو بہت مشابہ آدمی کے تھے وہ میرے پاس آ بیٹھے اور دوسرے ذرا دور بیٹھے مجھ کو بہت ڈر معلوم ہوا مگر ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ کہ آپ کون ہیں؟ کہا میں خضرؑ ہوں اور وہ الیاسؑ ہیں پھر مجھ کو کہا کہ تم کچھ خطرہ نہ کرو۔ تم کو میں ایک دعا بتاتا ہوں۔ اُس پر عمل کرو گے تو بہت فائدہ اٹھاؤ گے۔ یعنی جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد رو بقبلہ بیٹھ کر نمازِ مغرب تک فقط "یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ" پڑھنا خدا تعالیٰ دِلی مراد پوری کرے گا۔ تب تو میں بہت خوش ہوا۔ اور جھجک اور ڈر سب جاتا رہا۔

ہر قسم کے بخار سے شفا۔ اگر بخار سردی سے آیا ہو۔ تو یہ کلماتِ طیّبہ لکھ کر بیمار کے گلے میں ڈال دیں۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الشَّافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ اَنْتَ الْوَافِیْ۔

اور اگر بخار گرمی سے آیا ہو تو پیپل کے ایک پتہ پر یہ آیت لکھ کر چٹا دینی چاہیئے" یا عرقِ گلاب سے دھو کر پلا دینی چاہیئے۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ۔

انشاء اللہ تعالیٰ دونوں قسم کا بخار جاتا رہے گا،

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمانیت و رحیمیت :- اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات جمالیہ تو بے شمار ہیں مگر ان میں سے جو اہمیت و خصوصیت صفت رحمانیت و رحیمیت کو حاصل ہے وہ کسی دوسری صفت کو حاصل نہیں۔ اور ان ہی دو صفات کی بدولت یہ کارخانہ آب و گل قائم ہے۔ ان دونوں صفات کو اتنی بڑی اہمیت و خصوصیت حاصل ہے کہ اسم ذات کے بعد سب سے پہلے یہی دو صفتیں آتی ہیں۔ قرآن مجید میں ایک سو اٹھارہ مقامات پر یہ دونوں صفتیں یکجا آتی ہیں۔ اور قرآن مجید کی ابتداء بھی ان ہی صفات کے ساتھ کی گئی ہے۔

چنانچہ اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

بسم اللہ شریف میں لفظ اللہ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ اور "اَلرَّحْمٰنِ" اور "اَلرَّحِیْمِ" دونوں اس کے صفاتی نام ہیں۔

تفسیر ماجدی میں ہے کہ

گویا صفتِ رحمت و شفقت کی انتہائی قوت کا اظہار "رحمٰن" سے ہو رہا ہے اور انتہائی کثرت کا "رحیم" سے، رحمٰن میں شانِ کرم کا عموم ہے مومن و کافر سب کے لئے اور اسی لئے اس کا ظہور اسی دنیا میں بھی ہو رہا ہے رحیم میں تجلی مرحمت و مغفرت کا خصوص ہے اہل ایمان کے ساتھ اسلئے اس کا پورا ظہور آخرت ہی میں ہوگا۔ اور اسی معنی میں یہ حدیث صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعودؓ کے واسطہ سے آئی ہے کہ

"اَلرَّحْمٰنُ رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالرَّحِیْمُ رَحِیْمُ الْاٰخِرَۃِ"

اور اسی معنی میں حضرت امام جعفر صادقؒ کا بھی یہ قول نقل ہوا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ اِسْمٌ خَاصٌّ بِصِفَۃٍ عَامَّۃٍ وَالرَّحِیْمُ اِسْمٌ عَامٌّ بِصِفَۃٍ الْخَاصَّۃِ (تاج)

میرے اللہ اے مرے رحمٰن بخشدے یکقلم مرے عصیان
میرے حالِ تباہ پہ کرکے نظر رحم کر یا رحیم تو مجھ پر

الرحمٰن الرحیم کی خاصیت۔

(۱) ہر امر میں آسانی۔ حضرت مولینا تھانوی قدس سرہ اعمالِ قرآنی میں اسمائے حسنٰی کی خاصیت میں لکھتے ہیں کہ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کی کثرت سے ہر امر میں آسانی رہتی ہے

(۲) امرِ ناگوار کا اندیشہ۔ جسکو کسی امرِ ناگوار کا اندیشہ ہو الرحمٰن الرحیم کی کثرت کرے یا لکھ کر باندھے۔

(۳) پھل میں برکت۔ اگر اس کو لکھ کر پانی سے دھوکر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دے اس کے پھل میں برکت پیدا ہو۔

(۴) محبت کیلئے۔ اگر کسی کو گھول کر پلادے۔ اسکے دل میں محبت پیدا ہو۔

(۵) محبوب کا محبت میں سرگرداں ہونا۔ اگر طالب و مطلوب یعنی عاشق و معشوق کا نام مع والدہ کے نام کے لکھے تو محبوب محب کی محبت میں سرگرداں ہو، بشرطیکہ جائز محبت ہو۔

پندرھواں قول

(اسم اعظم لفظ "ربّ" ہے)

بعض علماء کے نزدیک اسم اعظم "رب" ہے۔

چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ فاتحہ میں رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

ربّ کہتے ہیں مالک اور متصرف کو اور لغت میں اس کا اطلاق سردار اور اصلاح درستی کے لئے ہیر پھیر کرنے والے پر بھی ہوتا ہے۔ اور ان سب معنوں کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے حق میں یہ نام صحیح ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا "ربّ" کا لفظ دوسرے کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اضافت کے ساتھ ہو تو درست ہے۔ جیسے "رَبُّ الدَّارِ" گھر کا مالک وغیرہ۔

وَقَدْ قِیْلَ اِنَّهُ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ۔

اور بعض کا قول ہے کہ یہی اسم اعظم ہے۔

علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں "اسم اعظم" کے بارہ میں لکھا ہے کہ بارھواں قول یہ ہے کہ اسم اعظم "ربّ ربّ" ہے۔

امام حاکمؒ وغیرہ نے حضرت ابوالدرداءؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے کہا۔

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ رَبِّ رَبِّ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا نام رَبِّ رَبِّ ہے۔

امام ابن ابی الدنیاؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت بندہ "یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ" (اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!) کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ سَلْ تُعْطَ۔

ترجمہ: حاضر ہوں میں اے میرے بندے مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

جلال الدین سیوطیؒ نے اسم اعظم کے بارہ میں جو رسالہ لکھا ہے۔ اس میں ایک جامع دعا میں

"یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ"

ترجمہ: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

روایت کیا ہے یعنی ایک روایت کے مطابق اسم اعظم "یَا رَبِّ الخ" ہے

ربّ کے معنے۔ رَبّ اصل میں مصدر ہے جو بطور اسم استعمال ہوا ہے اور یہ تربیت کے معنی میں ہے اور عربی زبان میں تربیت کے معنے پالنے اور پرورش کرنے کے ہیں۔ لیکن پالنے کو اس کے وسیع اور کامل معنوں میں لینا چاہیئے اسی لئے بعض آئمہ نے اسکی تعریف ان لفظوں میں کی ہے کہ

"هُوَ اِنْشَاءُ الشَّیْءِ حَالًا فَحَالًا اِلٰی حَدِّ التَّمَامِ" (مفردات امام راغب)

یعنی کسی چیز کو یکے بعد دیگرے اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے مطابق اس طرح نشو و نما دیتے رہنا کہ وہ حدِ کمال تک پہنچ جائے۔

امام قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ

"اَلرَّبُّ الْمُصْلِحُ وَالْمُدَبِّرُ وَالْجَابِرُ وَالْقَائِمُ یُقَالُ لِمَنْ قَامَ بِاِصْلَاحِ شَیْءٍ وَّاِتْمَامِهٖ۔

پس رب کے معنے ہیں پالنے والا۔ پرورش کرنے والا، مالک، پروردگار جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا اور زندہ رکھنے والا ہے ملائکہ، جن، انس، چرند، پرند، درندوں، اور پانی کے کل جانوروں کا غرض کل عالموں کے مخلوقات کی ضروریات کا پورا کرنے والا ہے۔

عربی زبان میں اس کا اطلاق مطلق اور بلا اضافت صورت میں صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ لغتِ عربی کے جلیل القدر امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں کہ

"وَلَا یُقَالُ الرَّبُّ مُطْلَقًا اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی"

اور اسی طرح ائمہ تفسیر نے بھی بیان کیا ہے چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ

وَلَا یُسْتَعْمَلُ الرَّبُّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بَلْ بِالْاِضَافَةِ

رَبَّنَا یَا رَبَّنَا۔ یَا رَبَّنَا ‏ کرے تو مقبول میری یہ دعا

سب گناہوں سے ہوں اب میں عذر خواہ ‏ مغفرت کر دے مری تو اے اِلٰہ

تو ہے جب یا رب میرا پروردگار ‏ ہر بھلائی کا ہوں تجھ سے خواستگار

بخش دے میرے گناہ کر مغفرت ‏ رحم فرما مجھ پہ روزِ آخرت

(باقی صد ۱۳۴ پر میں پڑھیں)

سولہواں قول

(اسمِ اعظم یہ دو نام ہیں)

اَلْقَیُّوْمُ	اَلْحَیُّ
خود قائم اور سارے جہانوں کا قائم رکھنے والا	ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ازلی ابدی زندگی کا مالک سب سے پہلے زندہ اور سب سے بعد بھی زندہ۔

بعض علمائے کرامؒ و مشائخ عظامؒ کا قول ہے کہ اسمِ اعظم یہ دو اسماء "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہیں۔

چنانچہ مفسرِ اعظم مجددِ اکبر امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی مشہور تفسیر "تفسیر کبیر" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ

"اَعْظَمُ الْاَسْمَاءِ اللّٰہِ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۳۳)

تیرا بندہ کو ذلیل و خوار ہوں　　حشر میں رسوا نہ اے ستار ہوں

کر عطا جنت مجھے　　روزِ جزا

آتشِ سوزاں سے تو مجھ کو بچا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے سب سے بڑے نام یعنی اسم اعظم "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہیں۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ

جنگ بدر کے موقع پر سخت بے چینی اور بے قراری کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں (پڑے) دعا کرتے تھے۔ اس وقت "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" "اسم اعظم" کو زبان وحی بیان سے تلاوت فرماتے تھے۔

امام ابن ماجہ اور امام طبرانیؒ اور امام حاکمؒ نے حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ملاحظہ ہو صفحہ چوتھا قول

علامہ جزریؒ نے حصن حصین میں لکھا ہے کہ

وَاِسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ سُوَرٍ الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورۂ طٰہٰ ہیں۔

اس حدیث کے ایک راوی قاسمؒ کہتے ہیں کہ

میں نے ان سورتوں میں اس کو تلاش کیا تو ان میں "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کو "اسم اعظم" پایا۔

علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں اسم اعظم کے بیان میں لکھا ہے کہ

اَلرَّابِعُ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

"یعنی چوتھا قول یہ ہے کہ اسم اعظم "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔ اس حدیث کی دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے یعنی سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ طٰہٰ میں۔ امام رازی کا یہ قول ہے۔"

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے کہ
اسم اعظم اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے ملاحظہ ہو ص۴۹ آیۃ الکرسی کا بیان
حضرت غوث الاعظم غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت سلیمان علیہ السلام نے اہلِ سلطنت کو جمع کیا اور ان سے فرمایا۔ کہ تمہاری جماعت میں ایسا شخص کون ہے؟ جو بلقیس کا تخت اس سے پہلے کہ وہ اپنی جماعت سمیت میرے پاس آکر داخل اسلام ہو۔ یہاں لے آئے، کیونکہ صلح کے بعد اس کا تخت مجھ کو لینا حلال نہیں ہے۔ ایک سرکش جن نے کہ اس کا نام عمرو تھا۔ اور وہ اور جنوں سے سخت تر تھا۔ عرض کیا کہ میں اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں وہ تخت آپ کے پاس لا حاضر کروں گا اس کہنے سے اس کی مراد یہ تھی کہ اس سے قبل جب کہ آپ اپنے مقامِ عدل وانصاف سے اٹھیں۔ اور یہ وقت نصف نہار تک تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں تجھ سے بھی تیز اور جلد باز شخص تخت کے لانے کے واسطے چاہتا ہوں۔ پھر ایک دوسرے شخص نے کہ اس کے پاس کتاب کا علم یعنی اسم اعظم تھا اور اسم اعظم یہ دو نام خدا کے ہیں۔

"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ"

اس نے عرض کیا کہ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں اور پھر قصد کرتا ہوں

خدا کی کتاب میں دیکھتا ہوں۔ اور اس تخت کو آپ کے پاس اس سے پہلے لا حاضر کرتا ہوں۔ کہ آپ کی نظر آپ کی طرف پھرے۔ اور اس شخص کا نام آصف بن برخیا بن شعیا تھا اور اس کی والدہ کا نام باطورا تھا۔ اور وہ قوم بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اور وہ اسم اعظم جانتا تھا۔

آصف کھڑا ہوا اور وضو کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر گیا اور اسم اعظم پڑھ پڑھ کر دعا مانگتا رہا اور کہتا رہا "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ"

راوی کہتا ہے کہ بلقیس کا تخت زمین کے نیچے پوشیدہ ہوا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے نزدیک ظاہر ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے بھی روایت ہے کہ آصف بن برخیا نے جو دعا مانگی تھی وہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ تھی۔

واضح البیان میں ہے کہ

"بنا بر روایات و تجربہ، بقول اکثر صلحاءؒ وہ اسم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ہے"۔ ہر دو اسماء کے معنے۔ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ۔ (۱) اَلْحَیُّ وہ مستقلاً زندہ ہے وہ ازلی اور ابدی ہے۔ صفتِ حیات اس کی جزوِ ذات ہے، موت یا عدمِ حیات اس پہ نہ پہلے کبھی طاری ہوئی اور نہ آئندہ طاری ہو سکتی ہے۔

(۲) اَلْقَیُّوْمُ۔ وہ ہے جو نہ صرف اپنی ذات سے قائم ہے بلکہ دوسروں کے بھی قیام کا سبب و باعث ہے اور سب کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سب محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ امام راغب اصفہانیؒ نے لکھا ہے کہ اَلْقَیُّوْمُ اَلْقَائِمُ الْحَافِظُ لِکُلِّ شَیْءٍ وَّالْمُعْطِیْ لَہٗ مَابِہٖ قِوَامُہٗ۔

ائمہ تفسیر نے بھی اسی معنی میں لیا ہے چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ

اَلْقَیِّمُ لِغَیْرِہٖ فَجَمِیْعُ الْمَوْجُوْدَاتِ مُفْتَقِرَۃٌ اِلَیْہِ وَھُوَ غَنِیٌّ عَنْھَا وَلَا قِوَامَ لَھَا بِدُوْنِ اَمْرِہٖ

ہر دو اسماء کی خاصیت۔

(۱) اَلْحَیُّ۔ حضرت مولانا تھانوی قدس سرہ نے اسرار اسمائے ربانی میں لکھا ہے کہ

اَلْحَیُّ کی کثرت یا لکھ کر پینے سے ہر قسم کے امراض سے نجات ہو۔ اگر بیمار اس اسم کو بہت پڑھے یا کوئی پڑھ کر اس پر دم کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو گی۔

(۲) اَلْقَیُّوْمُ۔ نیند کا جاتا رہنا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے نیند جاتی رہے۔

مخلوق کے دل میں تصرف۔ جو شخص سحر کے وقت اس اسم کو بہت پڑھے مخلوق کے دلوں میں اس کا تصرف زیادہ ہو گا۔

تونگر ہونا۔ خلوت میں زیادہ پڑھنے والا تونگر ہو جائے۔

طاعت میں مستعدی۔ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کو فجر سے طلوعِ آفتاب تک پڑھنے سے مستعدی اور آمادگی طاعات میں حاصل ہو (اسرار اسمائے ربانی)

جب تک اے حی جاں رہے تن میں | تو ہی بس میہماں رہے تن میں
میرے قیوم رکھ مجھے دائم | دیں احمدؐ پہ محکم و قائم

امام ترمذیؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے،

وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر غمگین کرتا تو آپؐ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اور جب دعا میں کوشش کرتے تو فرماتے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

دشمن پر فتح پانا۔ تحفۂ جہادہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بدر کے دن کچھ قتال کیا اور پھر حضورؐ کی طرف آیا تو دیکھا کہ آپؐ سربسجود ہیں اور "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کہتے جاتے ہیں۔ میں لوٹ گیا۔ اور پھر قتال میں مصروف ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد پھر آپؐ کی طرف آیا۔ آپؐ کو اسی حال میں پایا۔ تین مرتبہ اسی حال میں پایا۔ چوتھی بار اللہ نے آپؐ کو فتح دی۔

غم دور ہونا۔ امام ترمذیؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر غمگین کرتا تو یہ دعا کہتے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

ترجمہ: اے زندہ اے قائم رکھنے والے (سارے جہاں کے) تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں۔

امام حاکمؒ اور امام بزارؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔

ترجمہ: اے حی اے قیوم تیری رحمت کیواسطے سے فریاد کرتا ہوں میں، درست کردے میرے تمام احوال کو اور نہ سونپ مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ بھر۔

منظوم ترجمہ

اے خدائے حی و قیوم و مغیث ۔۔۔ فضل و رحمت سے ترے ہوں مستغیث

ٹھیک کر یارب مرا ہر کاروبار ۔۔۔ اور مجھ کو نفس سے رکھ برکنار

ایک لمحہ بھی مجھے رہنے نہ دے

قبضۂ قدرت میں میرے نفس کے

حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ رحمٰن کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منقول دعا میں یہ بھی ہے کہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنَآ اِلٰٓی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلَا اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اور سنبھالنے والے سارے جہان کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے، اے بزرگی و بخشش والے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تیری رحمت کے واسطہ سے فریاد کرتے ہیں ہم، درست کر دے ہمارے تمام احوال اور نہ سونپ ہمیں ہمارے نفسوں کی طرف ایک لمحہ بھر، اور نہ اپنی مخلوق میں سے کسی کی طرف۔

سختی دُور ہونے کی دعا۔ حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ مائدہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی سختی پہنچتی، تو اللہ تعالیٰ کے سات

نام لیجیے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ یَا رَبُّ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اے سنبھالنے والے سارے جہان کے۔ اے اللہ! اے بے حد مہربان اے نہایت رحم کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اے آسمانوں اور زمین کے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ ان سب کے روشن کرنے والے اور عرش عظیم کے مالک اے میرے پروردگار!

عذاب الٰہی سے بچاؤ کی دعا۔ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیُّ وَیَا حَیُّ مُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَا حَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ جب کہ کوئی دوسرا زندہ نہیں۔ اور اے ہمیشہ زندہ مُردوں کو زندہ کرنے والے اور اے ہمیشہ زندہ۔ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔

علامہ ابن جریر طبریؒ نے اپنی سند سے ابو جلد خیلانؒ سے روایت کی ہے۔ کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کو عذاب نے ڈھانپ لیا تو وہ اپنے باقیماندہ علماء میں سے ایک شیخ کے پاس گئے۔ اور اس سے کہنے لگے کہ ہم پر عذاب نازل ہو چکا ہے (اب) آپ کیا مشورہ دیتے ہیں۔ اس نے فرمایا تم کہو۔

یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیُّ الخ

(باقی مضمون صفحہ ۱۴۲ پر نیچے پڑھیں)

ستارھواں قول

(اسمِ اعظم یہ دو نام ہیں)

یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے بزرگی اور بخشش کے صاحب

بعض مشائخ کا قول ہے کہ اسمِ اعظم "یا ذالجلال والاکرام" ہے۔
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین میں
میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ
وہ نام جب اس کے ساتھ دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے اور

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴۱)

پس انہوں نے یہ دعا پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے (اس دعا کی برکت سے)
ان سے عذاب ہٹا دیا۔ اور ایک مدت تک ان کو فائدہ دیا۔

بابا فریدؒ کے آخری الفاظ۔ تذکرۃ الابرار میں لکھا ہے کہ
حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا جب آخری وقت آیا
تو وفات کی رات کو تین مرتبہ نماز عشاء ادا کی مگر بے ہوش ہو گئے اس کے بعد فرمایا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اور انتقال فرما گئے۔

جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ عطا فرمائے اور وہ

"یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" ہے"

ہر دو اسمائے کے معنے۔ ترجمہ رشف میں اس اسم کے معنے اس طرح پر ادا کئے ہیں کہ

ایسا خداوند کہ صفات جلال میں سے جن کا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہے وہ صفات اس خداوند کی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہیں۔ اور جن صفتوں کا سلب عزتِ کبریا کو مقتضی ہے وہ جناب اقدس ان صفتوں سے منزّہ اور معرّا ہے اور اکثر محقق اس بات پر ہیں کہ جلال اشارہ ہے صفاتِ قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہے اوصافِ لطیفہ سے تو ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام، یہ نام سب صفاتِ الٰہی کو جامع ہے اور اسی سبب سے اسے اسم اعظم کہا ہے۔ اور اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہے۔

(تفسیر قادری)

آصف بن برخیا کی دعا۔

قِیْلَ کَانَ الدُّعَاءُ الَّذِیْ دَعَا بِہٖ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

حافظ ابن کثیرؒ نے سورہ نمل کی تفسیر میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصد میں لکھا ہے کہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا کی دعا تخت بلقیس لانے کے وقت یہ تھی۔

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
ترجمہ: اے بزرگی اور بخشش والے۔

یا انہوں نے یہ فرمایا
یَآ اِلٰھَنَا وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْئٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ائْتِنِیْ بِعَرْشِھَا
ترجمہ: اے ہمارے معبود اور ہر چیز کے معبود معبود ایک نہیں کوئی معبود تیرے سوا
لے آ میرے پاس اس کا تخت۔ اسی دم تختِ بلقیس سامنے آ گیا۔

تختِ بلقیس کا قصہ۔ بلقیس علاقہ یمن میں ملکِ سبا کی ملکہ تھی۔ یہ اور اس کی قوم آفتاب کی پوجا پاٹ کیا کرتی تھی۔ اس کے پاس موتی اور جواہرات سے مرصع ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہدہد پرندے نے آ کر اس کی بادشاہت اور تخت کی خبر دی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ اور ایک خط لکھ کر ہدہد کو دے کر اس کے پاس روانہ کر دیا۔ اور یہاں اپنے درباریوں سے کہا۔ کہ تم میں ایسا کون ہے؟ کہ بلقیس کے اسلام لانے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ "میں آپکے اجلاس برخاست ہونے سے پہلے اس کا تخت یہاں حاضر کر دونگا"
حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس سے بھی جلد اس کا تخت چاہیئے اس پر آپ کے وزیر اعظم آصف بن برخیا نے جس کے پاس اسم اعظم تھا۔ عرض کیا کہ میں آنکھ جھپکنے سے پہلے اس تخت کو آپ کے سامنے ابھی حاضر کر دوں گا۔ اس نے اسم اعظم پڑھا اور اسی دم تخت بلقیس سامنے موجود ہوا۔

امام ترمذیؒ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ

کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا

يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

آپ نے فرمایا۔

قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ۔

تحقیق تیری دعا قبول ہو گئی پس مانگ (جو کچھ مانگتا ہے)

ایک جامع دعا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ

اَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا

رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے۔ اور تجھی سے ابتدا ہے سلامتی کی اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے سلامتی، مانگتا ہوں میں تجھ سے اے بزرگی و عزت والے! یہ کہ قبول کرے ہمارے حق میں ہماری دعا اور یہ کہ دے ہمیں ہماری خواہش اور یہ کہ بے پرواہ کر دے ہمیں اُن سے جنکو ہم سے بے پرواہ کیا ہے تو نے اپنی مخلوق میں سے۔

اے میرے ذوالجلال والاکرام — بخش جاہ و جلال دے انعام

اے خدا نیک ہو مرا انجام — ہوں درست میرے سر بسر سب کام

امام ترمذیؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَلِظُّوْا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ: یاذوالجلال والاکرام بکثرت پڑھا کرو۔

امام نوویؒ اپنی کتاب "ریاض الصالحین" میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

"اَلِظُّوا" بِكَسْرِ اللَّامِ وَ تَشْدِيْدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ اُلْزُمُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَ اَكْثِرُوْا مِنْهَا۔

ترجمہ: یعنی اور لفظ "اَلِظُّوا" لام کے زیر اور ظا معجمہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ مطلب یہ کہ اس دعا کو لازم پکڑ لو۔ اور اس کو بکثرت پڑھا کرو۔

حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ رحمٰن کی تفسیر میں اس حدیث کو بیان کر کے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ

لُغتِ عربی کے امام جوہریؒ کہتے ہیں۔ کہ جب کوئی کسی کو چمٹ جائے اُسے تھام لے۔ تو عرب کہتے ہیں اَلَظَّ یہی لفظ اس حدیث میں ہے تو مطلب یہ ہے کہ الحاح و خلوص، عاجزی اور مسکینی کے ساتھ ہمیشگی اور لزوم سے خدا کے دامن میں لٹک جاؤ۔

خاصیت:۔

عزت و بزرگی حاصل ہونا۔ حضرت مولینا تھانوی قدس سرہ اسرار اسمائے ربانی میں لکھتے ہیں کہ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے ذکر کرنے سے عزت و بزرگی حاصل ہو۔

لوگوں سے استغنا۔ جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے تونگر ہو جائے اور کوئی حاجت اور مشکل لوگوں کی طرف نہ رہے۔

اٹھارھواں قول

(اسمِ اعظم یہ دو نام ہیں)

اَللّٰہُ الصَّمَدُ

بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ اسمِ اعظم " اَللّٰہُ الصَّمَدُ " ہے چنانچہ بعض بزرگانِ دین نے حضرت غوث الاعظم سے روایت کی ہے کہ اسمِ اعظم " اَللّٰہُ الصَّمَدُ " ہے جو چالیس روز تک .... ایک جگہ تجویز کر کے ہر روز گیارہ سو مرتبہ بعد نمازِ عشا اس مبارک و اعظم اسم شریف کو اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا رہے گا تو اللہ ربّ العزت سے جو بھی دعا مانگے گا۔ خدائے عزوجل اس کی وہ دعا ضرور قبول فرمائے گا۔ بزرگوں نے اسکو آزمایا ہے۔ بہت ہی آزمودہ و مجرّب ہے۔

(مولٰینا ضیاء القادری)

ہر دو اسمار کے معنے۔

اوّل۔ اَللّٰہ۔ اس کے معنے ص۱۰ پر بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

دوم۔ اَلصَّمَدُ۔ صَمَدُ۔ فَعَلٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ مصدر " صَمَدٌ " سے مشتق ہے اور صَمَدٌ کہتے ہیں قصد اور ارادہ کرنے کو اور یہاں

صَمَد بمعنے مَصمُود اسم مفعول ہے۔ یعنی جس کی طرف قصد کیا جائے۔ چونکہ لوگ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اپنی حاجتوں میں قصد کرتے ہیں۔ اسی لئے وہ مقصود اور محتاج الیہ ہے۔

علمائے لغت نے "صَمَد" کو اسی معنے میں استعمال کیا ہے۔

چنانچہ لغت کی مشہور کتاب "مختار الصحاح" میں لکھا ہے کہ

اَلصَّمَدُ السَّیِّدُ لِاَنَّہٗ یُصْمَدُ اِلَیْہِ فِی الْحَوَائِجِ اَیْ یُقْصَدُ

ترجمہ: صمد سردار کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی کی طرف قصد کیا جاتا ہے، حاجتوں میں۔

علمائے مفسرین نے صَمَد کے بہت سے معنے بیان کئے ہیں۔ جو سب کے سب صحیح و درست ہیں۔

یعنی مقصود، محتاج الیہ، سردار، بے نیاز، عالم جمیع معلومات علیم، خالق اشیاء۔

امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں لکھا ہے کہ

وَالْعَرَبُ تُسَمِّیْ اَشْرَافَھَا الصَّمَدَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ ھُوَ السَّیِّدُ الَّذِیْ انْتَھٰی سُؤْدُدُہٗ۔

ترجمہ: عرب اپنے سردار کو صمد کہتے ہیں۔ اور ابو وائلؒ نے کہا کہ صمد اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سیادت (سرداری) ختم ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ جس کے سب محتاج ہوں۔ بعض نے کہا کہ ہمیشہ باقی رہنے والا۔ بعض نے کہا کہ مقصود کہ حاجتوں میں لوگ اس کی طرف قصد کریں۔ یعنی غنی اور مغنی کہ کسی کی طرف خود محتاج نہ ہو اور سب اسی کے محتاج ہوں۔

حافظ ابو القاسم امام طبرانیؒ نے اپنی کتاب "السُّنَّۃ" میں صمد کی تفسیر میں بہت سے اقوال نقل کر لینے کے بعد لکھا ہے کہ

یہ سب معنے صحیح ہیں۔ اور یہ سب ہمارے ربّ عزّ وجلّ کی صفات ہیں اور وہی ہے۔ جس کی طرف تمام حاجتوں میں قصد کیا جاتا ہے۔ یعنی سب اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور وہی ہے جس کی بزرگی و سرداری تمام کمالات و خوبیوں میں انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ اور وہی ہے جو کھانے پینے اور خواہشات سے پاک ہے، اور وہی ہے جو مخلوق کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے۔

ہر دو اسماء کی خاصیّت۔

اسم اللہ کی خاصیت ص۱۴۴ پر بیان ہو چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اسم الصمد کی خاصیّت۔

صدّیقیّت کے آثار کا ظاہر ہونا۔ آخر شب میں ایک سو پچیس ۱۲۵ بار پڑھے تو آثار صدق صدّیقیّت کے ظاہر ہوں۔ اور جب تک اس کو ذکر کرتا رہے بھوک کا اثر نہ ہو۔ (اسرار اسمائے ربانی)

حال و قال میں سچّا ہونا۔ جو شخص کچھ رات رہے صبح کے وقت یا آدھی رات سجدہ میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ ۱۱۵ بار اس اسم کو پڑھے تو حال و قال (یعنی کردار و گفتار) میں سچّا ہو جائے۔ اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہو۔

بھوک سے محفوظ رہنا۔ کثرت سے پڑھنے والا بھوک سے محفوظ رہے۔

لوگوں سے بے نیازی۔ حالت وضو میں پڑھنے والا

(باقی صفحہ ۱۵۰ کے نیچے پڑھیں)

انیسواں قول

(اسمِ اعظم یہ دعا ہے)

یَآ اِلٰھَنَا وَ اِلٰہَ کُلِّ شَیۡءٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ۔

ترجمہ: اے ہمارے معبود ہر چیز کے معبود معبود ایک نہیں کوئی معبود تیرے سوا،

بعض علمائے کرام کے نزدیک اسمِ اعظم مندرجہ بالا دعا ہے۔
چنانچہ علامہ محمود آلوسی بغدادی نے اپنی مشہور اور نہایت ہی معتبر تفسیر "روح المعانی" میں سورہ نمل کی اس آیت

قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ۔

(ترجمہ: کہا اس شخص نے جس کے پاس علم تھا کتاب میں سے)

کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اسمِ اعظم یہ ہے۔ (باقی صا۱۵۱ پر نیچے پڑھیں)

(بقیہ مضمون از ص۱۴۹)

بے نیاز اور بے پروا ہو۔

انسان کو چاہیئے کہ مخلوق سے بے نیاز ہو اور نیاز مندوں کی کارسازی اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔

کار درویش مستمند برآر   کہ ترا نیز کارہا باشد

بلیسواں قول

(اسم اعظم یہ نام ہیں)

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ بَلٰی وَاللّٰہِ اَنْتَ اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اللّٰہُ اللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ترجمہ: اے اللہ: اے اللہ! تو اللہ ہے تو اللہ ہے ہاں قسم خدا کی تو ہی اللہ ہے۔ نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ اللہ، اللہ، اللہ، قسم خدا کی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ

حضرت غوث الاعظمؒ غنیۃ الطالبین میں فصل غم کے دور کرنے اور ادائے قرض کے بیان میں لکھتے ہیں کہ

"اور اس بارے میں ایک دعا اور ہے اور وہ حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ان کے ایک دوست آئے، اور وہ ان کو بزرگ جانتے

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۵۰)

"یَآ اِلٰھَنَا وَ اِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ: اے ہمارے معبود اور ہر چیز کے معبود، معبود ایک نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔

افضل التابعینؒ امام زہریؒ سے مروی ہے کہ
جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے یہ دعا کی تھی

یَآ اِلٰھَنَا وَ اِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ... بِعَرْشِھَا۔

تھے۔ اور ان کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو سعید! میں مقروض ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اسم اعظم خداوند جل شانہٗ کا سکھلائیں۔

آپ نے فرمایا۔ اگر تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو تو اٹھو اور وضو کرو چنانچہ وہ اٹھے اور وضو کیا پھر حضرت حسن بصریؒ نے اپنے دوست سے فرمایا کہہ:۔

"یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ بَلٰی وَاللّٰہِ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰہُ اَللّٰہُ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِقْضِ عَنِّیْ عَنِ الدَّیْنِ وَارْزُقْنِیْ بَعْدَ الدَّیْنِ"

ترجمہ: اے اللہ! اے اللہ! تو ہے اللہ، تو ہے اللہ، قسم خدا کی تو ہی اللہ ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو ہی اللہ ہے، اللہ اللہ، قسم خدا کی نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا ادا کر قرض میرا۔ اور روزی دے مجھ کو ادائے قرض کے بعد۔

پس جب صبح ہوئی تو ان کے دوست نے اپنی نماز کی جگہ ایک لاکھ درہم کھرے قسم کے دیکھے جو ایک تھیلی میں دھرے تھے۔ اور تھیلی سربمہر تھی۔ اور اس پر لکھا ہوا تھا کہ اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو بھی ہم تجھے دیتے۔ تو نے ہم سے جنت کیوں نہ طلب کی؟ پھر وہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس آیا۔ اور اس واقعہ سے ان کو خبردار کیا۔ وہ اپنے دوست کے ساتھ ان کے گھر تشریف لائے۔ اور ان درہموں کو ملاحظہ فرمایا۔ ان کے دوست نے عرض کیا کہ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جنت کیوں نہ طلب کیا۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا۔ کہ جس شخص نے تجھ کو (باقی صفحہ ۱۵۳ پر دیکھے پڑھیں)

اکیسواں قول

(اسم اعظم یہ چار نام ہیں)

اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّحِیْمُ - اَلْحَیُّ - اَلْقَیُّوْمُ -

بعض علماءؒ کے نزدیک اسم اعظم یہ چار نام ہیں۔

چنانچہ امام قسطلانیؒ نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ بعض علماءؒ نے کہا کہ اسم اعظم

"اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔

علّامہ عزیزی نے جامع صغیر کی شرح میں لکھا ہے کہ

اَلسَّادِسُ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

یعنی چھٹا قول یہ ہے کہ اسم اعظم یہ اسماء الرحمٰن الرحیم الحی القیوم

(بقیہ مضمون از ص ۱۵۲)

یہ اسم اعظم سکھایا تھا، تیری بھلائی ہی کے واسطے سکھلایا تھا۔ پس تو اس اسم اعظم کو پوشیدہ رکھ۔ ایسا نہ ہو کہ حجّاج (بن یوسف) اس کی خبر سُن پائے۔ تو کسی کو اس سے نجات نہ ملے گی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کچھ قرض کی ادائیگی کے لئے ہی نہیں بلکہ جس مقصود اور مراد کے لئے اس کو پڑھے گا وہ پورا ہو گا۔

ہیں۔ اس حدیث کی دلیل ہے کہ دیکھیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے۔

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔

اور سورۂ آل عمران کے شروع

الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اور یہ حدیث ص ۳۹ قول دوم کے ذیل میں بیان ہو چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اسمائے مندرجہ کے معنے ملاحظہ ہوں۔ ص ۱۲۶-۱۲۷

بائیسواں قول

(اسمِ اعظم یہ چار نام ہیں)

اَلْعَلِیُّ   اَلْعَظِیْمُ   اَلْحَلِیْمُ   اَلْعَلِیْمُ

بعض علماءؒ کا قول ہے۔ کہ اسمِ اعظم یہ چار نام ہیں۔

علامہ ناسیؒ نے لکھا ہے کہ

اسمِ اعظم لفظ "اللہ" ہے یا "ھُوَ" ہے یا "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"

"ھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ الْعَلِیْمُ" ہے۔

حیوٰۃ الحیوان وکتاب الدعاء میں لکھا ہے کہ

علامہ ابو بکر بن الولیدؒ خلیفہ منصور عباسی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خلیفہ کو نہایت غم و فکر و ہم میں مبتلا پایا۔ آپ کی صورت دیکھ کر خلیفہ نے کہا کہ آپ کے پاس کوئی ایسی دعا ہے۔ جو میرے غم کو رفع دفع کر دے۔ فرمایا کہ میں آپ کو ایک ایسی دعا تلقین کرتا ہوں۔ جو کاشف المشکلات، دافع البلیات ہے۔ شہر بصرہ میں کسی شخص کے کان میں مچھرؓ گھس کر دماغ تک پہنچا۔ مریض بے چارہ نہایت مضمحل ہوا۔ رات دن مرغ بسمل کی طرح تڑپتا رہا۔ اتفاق سے افضلِ زمین حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے ایک شاگرد رشید اسے دیکھنے

تشریف لائے۔ مریض کی حالت پُر ملالت شدید دیکھ کر فرمایا کہ تم وہ دعا کیوں نہیں پڑھتے ہو۔ جو حضرت علاء حضرمیؓ نے ایک سخت مصیبت و حیرانی کے وقت میں پڑھی تھی۔ اُس نے عرض کیا۔ کہ حضرت لِلّٰہ جلد فرمایئے وہ کیا دعا ہے؟

فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علاء حضرمیؓ کو بحرّین کی طرف جہاد کے لئے بھیجا۔ اتّفاق سے آپ کا لشکر ظفر پیکر رستہ بھول کر کسی ریگستان میں جا نکلا۔ جب دھوپ کے وقت جنگل کا ریت نہایت گرم ہوا۔ اور لشکر کے پاس پانی ختم ہوا تو پیاس کی شدت سے لوگ نیم جان ہوئے۔ حضرت علاء حضرمیؓ اپنی سواری سے اُترے۔ دوگانہ نفل نماز پڑھی۔

پھر جناب الٰہی میں عرض کیا۔

"یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اسْقِنَا"

ترجمہ: اے نہایت بردبار! اے سب کچھ جاننے والے! اے سب سے برتر! اے سب سے بزرگ پانی پلا ہم کو۔

آپ کی دعا اور التجا کے ساتھ ہی ابر کا ٹکڑا ہاتھوں کے سیدھ میں پیدا ہوا۔ ایک آن کی آن میں سارے لشکر پر پھیلا اور خوب زور شور سے مینہ برسایا۔ جب لشکر والے پانی پی کر فارغ ہوئے ابر غائب ہوا دوسرے دن ایک دریائے ذخّار ناپید کنار رستہ میں حائل ہوا۔ وہاں پُل تھا نہ کشتی۔ حیران ہوئے کہ کیا کریں۔ کس طرح پار اتریں۔ بدستور

حضرت علاء حضرمیؓ نے نماز پڑھی۔ ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور عرض کیا۔

یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اَجِزْنَا

ترجمہ: اے نہایت بردبار! اے سب کچھ جاننے والے! اے سب سے برتر!

اے سب سے بزرگ پار اتار ہم کو۔ (اس دریا سے)

معاً چار ہزار فوج مع سامان اونٹ گھوڑے گدھے ایک لحظے میں

دریا سے پار ہو گئے کسی آدمی کا پیر اور کسی گھوڑے کا سُم تک تر نہ ہوا۔

حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد نے اس مریض سے فرمایا کہ

اے اللہ کے بندے تو بھی اسی دعا کو پڑھ۔

مریض نے ایک ہی دفعہ اس دعا کو پڑھا تھا۔ کہ مچھر اس کے دماغ سے

نکلتا ہوا اور جاتا ہوا سب کو نظر آیا۔ اور بیمار اسی وقت تندرست ہوا۔

اے امیرالمؤمنین آپ بھی اس دعا کو پڑھیں۔

خلیفہ منصور نے وضو کیا۔ نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔

یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اَکْشِفْ عَنَّا الْهَمَّ

ترجمہ: اے نہایت بردبار! اے سب کچھ جاننے والے! اے سب سے

برتر! اے سب سے بزرگ دور کر ہم سے یہ غم۔

تھوڑی دیر میں خلیفہ ہنستا ہوا اٹھا اور یہ کہا کہ

"الحمد للہ! میرا سارا غم خدائے تعالیٰ نے غلط کر دیا"

اسی غم کی وجہ سے خلیفہ نے کھانا بھی نہ کھایا تھا۔ اسی وقت کھانا

طلب کیا اور مصاحبین کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

ہر چہار اسماء کے معنے۔

۱۔ اَلْعَلِیُّ۔ بلند مرتبہ۔ عالی شان۔ بہت اونچا

۲۔ اَلْعَظِیْمُ۔ بزرگ۔ عظیم الشان۔ اپنی ذات و صفات میں بزرگ و برتر کہ جہاں تک فہم انسانی کی بھی رسائی نہ ہو۔

۳۔ اَلْحَلِیْمُ۔ نہایت بردبار۔ گناہوں کا معاف کرنے والا۔

۴۔ اَلْعَلِیْمُ۔ سب کچھ جاننے والا۔

یہ علیم فعیل کے وزن پر مبالغہ کے واسطے ہے یعنی ہر چیز کا جاننے والا کلّی کا جزوی کا موجود کا معدوم کا ممکن کا محال کا اور اسکا کہ ابھی تک ہوا نہیں۔ کہ اگر ہووے تو کس طرح ہووے۔

ہر چہار اسماء کی خاصیّت۔

اَلْعَلِیُّ (۱) اگر یہ اسم لکھ کر بچّے کے باندھ دیا جائے۔ تو جلدی جوان ہو۔ (۲) اگر مسافر اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے۔ (۳) اگر محتاج اپنے پاس رکھے تو غنی ہو جائے۔ (۴) جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یا اپنے پاس رکھے۔ اگر وہ ذلیل اور بے قدر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بزرگی عطا فرمائے گا۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی طاقت۔ علم و عمل حاصل کرنے میں صرف کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا درجہ بلند ہو اور اپنے ہمعصروں سے بڑھ جائے۔

اَلْعَظِیْمُ۔ جو کوئی اس اسم کو بلاناغہ جس قدر ہو سکے پڑھتا رہے تو مخلوق کی نظروں میں عزیز و بزرگ ہو جاتا ہے۔ اور ہر مرض سے شفا پاتا ہے۔

انسان کو چاہیئے۔ کہ ہمت بلند رکھے۔ اور دنیا کی طرف مائل نہو اور کونین کی بادشاہی کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ میں حقیر سمجھے، اور وہ کمالات حاصل کرے۔ جن سے اس کی قدر بڑھے۔

اے عظیم از ما گناہان عظیم　　تو توانی عفو کردن در جریم

اَلحَلِیمُ۔ (۱) اگر رئیس آدمی اس کو بکثرت پڑھے اس کی سرداری خوب جمے اور راحت سے رہے (۲) جو کوئی اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اپنے پیشے کے آلات و اوزار پر ملے تو اس پیشے میں برکت ہو۔ اگر اس کا پانی اپنی کھیتی پر چھڑکے تو انشاء اللہ کھیت آفت سے محفوظ رہے گا۔ اگر کشتی ہو تو غرق ہونے سے محفوظ رہے اگر جانور ہو تو ہر آفت سے مامون رہے۔ انسان کو چاہیئے کہ لوگوں کی ایذارسانی پر تحمل کرے اور زیر دستوں سے بردباری سے پیش آئے۔

مجھ کو دے یا حلیم طبعِ حلیم　　ہو عطا یا عظیم خلقِ عظیم

العلیم۔ (۱) اس کی کثرت اور مداومت سے حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں۔ اور حافظہ قوی ہوتا ہے (۲) جو شخص بکثرت اس اسم کو پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ یہ دعا بکثرت پڑھا کرے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (ترجمہ: اے میرے پروردگار! بڑھا مجھے علم میں۔

علم دے یا علیم اور عمل　　رازِ مخفی تمام کر دے حل

یہ چار وہ اسمائے مبارکہ ہیں کہ "دعائے حزب البحر" جو بہت بابرکت سریع التاثیر اور حلِ مشکلات کے لئے ایک نہایت ہی مقبول دعا ہے۔ اسکی

ابتدا بھی ان ہی چار اسماء سے اس طرح ہوتی ہے۔

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ۔

معزز ناظرین! محل موقع کی مناسبت سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ دعائے حزب البحر کی بھی کچھ فضیلت بیان کی جائے تاکہ ناظرین اس دعا سے بھی استفادہ کریں۔

دعائے حزب البحر کی فضیلت ۔ یہ دعا حضرت شاہ ابوالحسن شاذلی قدس سرہٗ کی ایک الہامی دعا ہے۔ اس دعا کا ہر ہر جملہ توحید سے پُر ہے۔ حضرات صوفیائے کرامؒ کے تمام طریقوں میں اس کے پڑھنے کا معمول ہے۔

مجدد العصر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے اس دعا کی بہت تعریف کی ہے اور اس کی شرح و تاثیر کے بارہ میں ایک مستقل کتاب جوامع حزب البحر لکھی ہے، اور حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہیدؒ اس دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اس دعا کو نو سو اٹھانوے ۹۹۸ مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔ وہ جماعتِ اولیاءؒ میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اولیاء محفوظ ہیں۔ اور ۹۹۸ کا عدد بھی "یَا حَفِیْظُ" کا ہے۔ اور اس دعا کے شروع حصہ میں "نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ سے عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ تک دعا کے الفاظ طلب ولایت کرتے ہیں۔ اور یہ دعا دعائے حزب البحر کا مغز ہے' حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ اس دعا کو چالیس ۴۰ سال تک برابر پڑھتے رہے۔ اور کبھی قضا نہ کی

دعائے حزب البحر کے خواص ۔ اس دعائے خواص و برکات بہت

زیادہ ہیں۔ اس کے برکات و انوار جس پر جس قدر گذرتے ہیں۔ وہ خوب جانتا ہے۔ اس میں قرب حق ہے۔ اس میں تسخیر ہے۔ اس میں تقہیر ہے اس میں رزق کی فراخی اور روحانی وجسمانی امراض سے شفا ہے۔ غرضیکہ جو بھی دین و دنیا کا کام ہو، بشرطیکہ حلال ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کو حل فرماتا ہے۔

حضرت شیر محمد خاں صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ "دعائے حزب البحر" دشمن کے واسطے تلوار ہے۔ اور دشمن کے وار سے بچنے کے لئے ڈھال ہے اور یہی ارشاد حضرت مرزا جانجاناںؒ کا ہے۔

دُعائے حزب البحرؒ ہدیہ ہے، مندرجہ ذیل پتہ پر ہم سے طلب کریں:۔

ادارہ تحائف اسلامیہ

جامع مسجد نور سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

تیئسواں قول

(اسمِ اعظم یہ نام ہیں)

یَابَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ: اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے۔ اے بزرگی و بخشش والے

بعض علماء کے نزدیک اسم اعظم یہ اسماء ہیں۔

چنانچہ امام ابن ماجہؒ نے لکھا ہے کہ

ایک بزرگ نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا تھا کہ اے اللہ! مجھے وہ اسم اعظم جس کی برکت سے دعا قبول ہو جائے۔ ضرور بتا دیجئے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے تاروں میں یہ لکھا ہوا ہے۔

یَابَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بزرگ کو یہ اسم اعظم بتایا گیا۔

ابو علیؒ نے حضرت سری بن یحییٰؒ سے، اس نے قبیلہ طےؒ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ

میں اللہ عزوجل سے سوال کیا کرتا تھا کہ مجھے وہ اسم دکھا دے جب اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو وہ قبول فرمائی جائے، سو میں نے خواب

میں دیکھا۔ کہ آسمان پر تاروں میں یہ اسماء لکھے ہوئے ہیں۔
تکمیل حاجات۔ حضرت غوث الاعظمؓ سے تکمیل حاجات و تحصیل مُراد، کشائش امور، یاوری بخت اور بلندی اقبال کے واسطے یہ دعا مروی ہے۔ یہ دعا انتہائی مجرب ہے۔ ہزار مرتبہ ان اسمائے الٰہیہ کو پورے ہفتہ میں اس طریقہ سے پڑھتے رہیئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمام مرادیں اور دعائیں پوری ہو جائیں گی۔

۱۔ شنبہ کے دن۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔
۲۔ یک شنبہ کے دن۔ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ۔
۳۔ دوشنبہ کے دن۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ۔
۴۔ سہ شنبہ کے دن۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔
۵۔ چہار شنبہ کے دن۔ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔
۶۔ پنجشنبہ کے دن۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔
۷۔ جمعہ کے دن۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

یہ عمل جاری رکھیئے انشاءاللہ العزیز تمام دلی مقاصد پورے ہو جائیں گے۔

چوبیسواں قول

(اسم اعظم لفظ ھُوَ ہے)

بعض علماءؒ کا قول ہے کہ اسم اعظم لفظ "ہو" ہے۔
چنانچہ علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں لکھا ہے کہ
تیسرا قول یہ ہے کہ
اِنَّہٗ "ھُوَ" نَقَلَہُ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ عَنْ بَعْضِ اَھْلِ الْکَشْفِ۔
یعنی اسم اعظم لفظ "ھُوَ" ہے۔ حضرت امام فخرالدین رازیؒ نے اس کو بعض اہل کشف سے روایت کیا ہے۔
ھُوَ عربی زبان میں اسم ضمیر ہے جو واحد مذکر غائب کے لئے آتا ہے جس کے معنے ہیں "وہ" اور یہ اسم ذات پر دلالت کرتا ہے۔ بعض صوفیائے کرامؒ اسے بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔

محو شد نام غیر و نقش سوا ۔۔۔ لَا اَسْمَاءَ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا ھُوْ
(جامیؒ)

پچیسواں قول

(اسم اعظم یہ ہے)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: وہی ہے اللہ جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں مالک ہے عرش عظیم کا

بعض علماءؒ کہتے ہیں کہ اسم اعظم مندرجہ بالا اسماء ہیں۔

چنانچہ علامہ قسطلانیؒ نے لکھا ہے کہ

کہا گیا ہے کہ

(اسمِ اعظم) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ الخ ہے۔

علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں لکھا ہے کہ

سولہواں قول اسمِ اعظم کے بارہ میں یہ ہے جو امام فخر الدین رازیؒ نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا۔ کہ مجھے اسمِ اعظم سکھائیں پس اس نے خواب میں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ الخ

کو دیکھا۔

چھبیسواں قول

(اسم اعظم یہ اسماء ہیں)

اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ: بڑی رحمت والا۔ بہت احسان کرنیوالا۔ پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا بزرگی اور بخشش والا۔

بعض علماءؒ کا کہنا ہے کہ اسم اعظم یہی اسماء ہیں۔

چنانچہ امام قسطلانیؒ اور علامہ عزیزیؒ نے اسے اسم اعظم لکھا ہے۔

امام قسطلانیؒ لکھتے ہیں کہ ایک مرد نے اسے آسمان پر تاروں میں دیکھا۔

علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں اسم اعظم کے بیان میں لکھا ہے کہ

آٹھواں قول یہ ہے کہ اسم اعظم اَلْحَنَّانُ وَالْمَنَّانُ الخ ہے۔

فائدہ۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ دعا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی گئی۔ (باقی مضمون ص۱٦۷ کے نیچے پڑھیں)

ستائیسواں قول

(اسم اعظم یہ ہے)

اَللّٰھُمَّ

یعنی اسم اعظم "لفظ اَللّٰھُمَّ" ہے (اے اللہ) اور اس قول کو امام زرکشیؒ نے نقل کیا ہے۔

بعض علماءؒ کے نزدیک اسم اعظم "اَللّٰھُمَّ" ہے۔

چنانچہ علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں لکھا ہے۔

اِنَّہٗ "اَللّٰھُمَّ" حَکَاہُ الزَّرْکَشِیُّ

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں لکھا ہے کہ

ابن ظفر کا قول ہے کہ اسی کو اسم اعظم کہا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ کے معنے۔ یہ اصل میں "یَا اَللّٰہُ" (اے اللہ!) ہے۔ اور اَللّٰھُمَّ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶۶)

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ (ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ! نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اے بڑی رحمت والے! اے احسان والے! اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے! اور بزرگی و بخشش والے!

تو آپؐ نے فرمایا۔

اگر یہ دعا جمعہ کے دن کی (مقبول) ساعت میں پڑھ کر مشرق و مغرب کے درمیان کسی چیز پر مانگی جائے اس دعا کے کہنے والے کی دعا قبول کیجائے گی۔

کے جسم میں ننانوے ۹۹ اسم اسمائے الٰہیہ میں سے ہیں پس جس نے "اَللّٰھُمَّ" کہا تو اسنے جمیع اسماء کیساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا سو جب دعا مانگنے والے نے "اَللّٰھُمَّ" کہا تو گویا اسنے کہا کہ

یَا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔

ترجمہ: اے اللہ! وہ ذات پاک جس کے لئے اچھے اچھے نام ہیں۔

جب کوئی "اَللّٰھُمَّ" کہہ کر دعا مانگے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔

چنانچہ تفسیر اتقان میں لکھا ہے کہ

اس کے معنے مشہور قول کے اعتبار سے "یَا اَللّٰہُ" ہیں۔ مگر "یَا" حرفِ ندا کو حذف کر کے اُس کے عوض میں اسم "اَللّٰہُ" کے آخر میں میم مشدّد کا اضافہ کر دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اس کی اصل

"یَا اَللّٰہُ اٰمِنَّا بِخَیْرٍ"

(اے اللہ! ایمان لائے ہم ساتھ بھلائی کے) تھی پھر یہ "حَیَّھَلاً" کی طرح مرکّب امتزاجی بنایا گیا۔

حضرت ابو رجاء العطاردیؒ کہتا ہے۔ کہ "اَللّٰھُمَّ" میں جو میم ہے۔ یہ اسمائے باری تعالیٰ کے ستّر ناموں کو اپنے اندر جمع کرتی ہے اور ابن ظفر کا قول ہے کہ "اسی کو اسم اعظم کہا گیا ہے" اُس نے اس کے استدلال میں یہ بات پیش کی ہے کہ

اسم "اَللّٰہ ذات واجب پر اور حرف میم ننانوے ۹۹ صفات واجب تعالیٰ پر دلالت کرتی ہے اور اسی وجہ سے حضرت ابو الحسن البصریؒ نے فرمایا ہے کہ

(باقی مضمون صفحہ ۱۹ پر پیچھے پڑھیں)

اٹھائیسواں قول

(اسمِ اعظم کلمۂ توحید ہے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ترجمہ: نہیں کوئی عبادت کے لائق، اللہ تعالیٰ کے سوا۔

بعض علماءؒ و مشائخؒ کا قول ہے کہ اسمِ اعظم کلمۂ توحید ہے۔

چنانچہ علامہ عزیزیؒ نے جامع صغیر کی شرح میں اسمِ اعظم کے بارہ میں لکھا ہے کہ

"پندرھواں قول یہ ہے کہ اسمِ اعظم کلمۂ توحید ہے۔" نَقَلَہٗ عِیَاضُ"

یعنی اس قول کو قاضی عیاض مالکیؒ نے نقل کیا ہے۔

نظم

ہے زنگِ دل کی جلا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

رکھا اپنا ورد سوا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(بقیہ مضمون از صہ ۱۶۸)

اَللّٰھُمَّ تجمع

اور نضر بن شمیلؒ کا قول ہے کہ

جس شخص نے "اَللّٰھُمَّ" کہا اس نے گویا "اَللّٰہ" کو اس کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ پکار لیا۔

کسی نے پوچھا کہ جنت کی بھی ہے کچھ قیمت
تو مصطفےٰ نے کہا لا الٰہ الا اللہ

جو چاہو کھولنا جنت کا دریہ کنجی لو
پڑھو بصدق و صفا لا الٰہ الا اللہ

کچھ آج کل سے نہیں ہے یہ کلمۂ توحید
لکھا ازل میں گیا لا الٰہ الا اللہ

حدیث میں ہے جو ارض و سما سے وزن کریں
رہے گا سب بڑھا لا الٰہ الا اللہ

ہزار سال کے شرک اور کفر کی ظلمت
دے ایک دم میں مٹا لا الٰہ الا اللہ

ثبوتِ وحدتِ حق ہے جو لفظ الّا سے
تو نفی غیر ہے لا الٰہ الا اللہ

رموز شرع و طریقت ہیں یہیں سب روشن
ہے شمع نور ہدیٰ لا الٰہ الا اللہ

بہت سے ذکر ہیں لیکن حدیث میں آیا
ہے سب میں ذکر بڑا لا الٰہ الا اللہ

بحقِ احمدِ مرسل دعا ہے بیدل کی
کہ خاتمہ ہو مرا لا الٰہ الا اللہ

کلمۂ توحید کے فضائل ۔ کلمۂ توحید سے مراد کلمۂ طیبہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ جس کو کلمۂ اخلاص بھی کہتے ہیں۔ یہ مقدس کلمہ قرآن مجید میں دو جگہ آیا ہے۔ یہ نہایت ہی بابرکت و بزرگ اور بہت ہی عظمتِ و وقعت والا کلمہ ہے۔ اس کے فضائل و خصائص اور فوائد و خواص اور اثرات و برکات بہت ہی زیادہ ہیں۔ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و پیارا یہی کلمہ ہے۔ یہی کلمہ اسلام کی جڑ اور ایمان کی اصل ہے اسی پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ سب سے افضل نیکی اور تمام اذکار و اوراد اور اعمال و افعال میں بہتر ذکر اور عمل اس کا ورد و ظیفہ ہے۔ ایمان و کفر، توحید و شرک، حق و باطل،

ہدایت و ضلالت، نور و ظلمت کے درمیان امتیاز اور فرق کرنیوالا اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے، دانستہ نادانستہ، پوشیدہ علانیہ، اگلے پچھلے گناہ مٹانے اور محو کرنے والا یہی کلمہ ہے۔ ایک بار صدقِ دل سے اس کا کہنا ہزار برس کے تمام گناہ حرفِ غلط کی طرح محو کر دیتا ہے ۔

ہزار سال کے شرک اور کفر کی ظلمت
دے ایک دم میں مٹا لا الٰہ الا اللہ

احادیث نبویہ میں بہت ہی کثرت کے ساتھ یہ پاک اور مبارک کلمہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور کیوں اس کا ذکر کثرت سے نہ ہو، جب کہ اصل مقصود تمام شرائع اور تمام حضرات انبیاءؑ کی بعثت سے توحید ہی ہو۔ اسی کے کہنے اور کہلوانے اور پڑھنے اور پڑھوانے، اور سیکھنے اور سکھلانے کے لئے تمام کتابیں نازل ہوئیں۔ سارے انبیاؑ مبعوث ہوئے اور اسی کے کہلوانے کے لئے جہاد کا دروازہ کھولا گیا۔ کفار سے لڑائیاں کی جاتی رہیں۔ اور قیامت تک اسی کے کہلوانے کے لئے جہاد کا دروازہ کھلا رہے گا۔

تمام روحانی امراض، اور قلبی بیماریوں کے لئے اس کا وِرد اکسیرِ اعظم اور تریاق مجرب ہے۔ اس کے پڑھنے اور اس پر مداومت کرنے سے تمام قلبی بیماریاں زائل ہو جاتی ہیں۔ دل کا آئینہ مصفّٰی و مجلّٰی ہو جاتا ہے۔ دل سے شرک و کفر، ضلالت و گمراہی، ظلمت و تاریکی کبر و غرور۔ عجب و خود پسندی، حسد و حقد، عداوت و کینہ۔ حرص و طمع،

ریا و نمود وغیرہ جملہ بیماریاں معدوم ہو جاتی ہیں۔ اور ان مہلک امراض کے اثراتِ بد سے انسان شفائے کلی حاصل کر لیتا ہے۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے ؎

رفتم بطبیبے کہ ز حق آگاہ است   بر تختِ ولایتِ حقیقت شاہ است
گفتم کہ دار وئے دل بیمارم چیست؟
خوش گفت کہ لا الٰہ الا اللہ

ایمان کی سب سے افضل شاخ - امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں۔ سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے ....

یعنی ایمان بمنزلہ ایک درخت کے ہے۔ اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں، جیسے اعتقاد، عبادت - معاملت۔ معاشرت۔ اور اصلاح باطن صبر و شکر۔ علم و حلم۔ تواضع و خاکساری ایثار و سخاوت وغیرہ اسکی شاخیں ہیں اور حیاء ان میں بڑی عمدہ شاخ ہے اور وہ سب شاخیں جن کا اجمالی طور سے حدیث بالا میں تذکرہ ہوا ہے ستر ہیں۔ جن میں سے تیس۳۰ کا تعلق دل سے ہے اور سات۷ کا زبان سے اور چالیس۴۰ کا تمام بدن سے ان تمام شاخوں میں سب سے افضل و بہتر کلمہ طیبہ ہے (جنت کی بشارت)

سب سے بہتر ذکر۔ امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہے۔ اور سب سے بہتر دعاء

حمد للہ

ذکر ہیں لیکن حدیث میں آیا

ہے سب میں ذکر بڑا لا الٰہ الا اللہ

شرح السنہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے

ہیں کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا۔ اے میرے

پروردگار! مجھے کوئی ایسا (وظیفہ) بتلایئے کہ میں اس کے ساتھ آپ کو یاد کیا

کروں یا اس کے ساتھ آپ کو پکارا کروں

پس جناب باری تعالیٰ نے فرمایا۔

اے موسیٰ! کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

اے میرے پروردگار! یہ تو تیرے سب بندے کہتے ہیں۔ میں تو ایک

ایسی چیز چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس کے ساتھ مخصوص فرمائیں۔

ارشاد ہوا اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور اس کے رہنے والے میرے

سوا اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

دوسرے پلڑے میں تو یہ ان سے بھاری اور نیچا ہوگا ۔

حدیث میں ہے جو ارض و سما سے وزن کریں

رہے گا سب سے بڑھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اس پاک کلمہ کے فضائل بہت ... کا ثواب بے حد و بے حساب ہے کوئی ... کوئی وظیفہ اسکے برابر نہیں پس صبح و شام، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے کام کاج کرتے وقت اور ہر گھڑی، ہر لمحہ، ہر دم، ہر قدم اس کا ... کرنا چاہیئے۔ اور اللہ عز و جل سے ہمیشہ کے لیئے یہ سوال نہایت ... و زاری کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ کہ اے اللہ! ہمارا خاتمہ ایمان پر کر اور آخری وقت کلمہ طیبہ زبان پر جاری کر آمین ؎

جب ہو دم آخری میرے اللہ
لب پہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کلمہ پڑھنے والوں کا چار باتوں میں اخلاص۔

اس کلمہ کو کہنے والوں کو چاہیئے کہ چار چیزوں میں اخلاص پیدا کریں۔ تب وہ کلمے والے ہوں گے۔

۱۔ تصدیق میں۔ پس جس کے دل میں اس کلمہ کی تصدیق نہ ہو وہ منافق ہے۔ کیونکہ منافق زبان سے تو یہ کلمہ کہتا ہے۔ مگر دل سے باور نہیں کرتا۔

۲۔ تعظیم میں۔ پس جس کے دل میں اس کی تعظیم نہ ہو وہ مبتدع (بدعتی) ہے۔

۳۔ جلالت میں۔ پس جس کے دل میں اس کی جلالت نہ ہو۔ وہ ریاکار ہے۔

(باقی صـ۱۷۵ پہ نیچے پڑھیں)

اُنتیسواں قول

(اسمِ اعظم یہ ہے)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ترجمہ: نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اسکے

بعض علماءؒ فرماتے ہیں۔ کہ اسمِ اعظم "لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" ہے۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم دو آیتوں میں ہے۔

(۱) "وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ"

(۲) الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

(بقیہ مضمون از صـ ۱۷۳)

۴۔ حرمت نہیں۔ پس جس کے دل میں اس کی حرمت نہیں وہ بدکار جھوٹا ہے۔

کلمہ طیبہ کے مزید فضائل دیکھنے کیلئے ہماری کتابیں "جنت کی بشارت" اور "تحفہ جنت" ملاحظہ فرمائیں۔ ان دونوں کتابوں میں کلمہ طیبہ کے فضائل کا بیان ہے مگر جنت کی بشارت میں پوری شرح وبسط کے ساتھ کلمہ طیبہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ (ملنے کا پتہ) ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ۔ جامع مسجد نور۔ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم قرآن مجید کی تین سورتوں میں ہے۔
(۱) سورۂ بقرہ (۲) سورۂ آلِ عمران (۳) سورۂ طٰہٰ۔
مسند احمد کی حدیث میں کہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ایک تو آیۃ الکرسی ہے۔ دوسری آیت الٓمّٓ ۙ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ
پس ان آیتوں میں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" آیا ہے۔
بعض علماءؒ نے کہا ہے کہ اسمِ اعظم ان آیات میں یہی کلمہ ہے۔ قرآن مجید میں یہ کلمہ بہت کثرت کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ اس کے فضائل و برکات اور خواص و ثمرات بہت زیادہ ہیں۔ اوپر ملاحظہ ہوں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

یشہد اللہ اینما تبدو — اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
ہست ہر ذرّہ بوحدتِ خویش — پیشِ عارف گواہِ وحدتِ او
نیست با ہیچ یک ز اشیا ضد — مینماند بصورتِ ہمہ او
فہو ناج کما ہو المنجی — وہو راج کما ہو المرجو
گر توئے جملہ در فضائے وجود — ہم خود انصاف دہ بگو حق کو
در ہمہ اوست پیشِ چشمِ شہود — چیست پندارِ ہستئ من و تو

پاک شد جامی از غبارِ دوئی
لوحِ خاطر کہ حق یکیست نہ دو

(جامی)

تیسواں قول

(اسمِ اعظم یہ دعا ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّۃِ وَیَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ وَیَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ وَیَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُشْرِقَۃٌ وَمُضِیْئَۃٌ وَیَا مُقْبِلًا عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَۃٍ وَّزَکِیَّۃٍ وَیَا مُسَکِّنَ رُعْبَ الْخَآئِفِیْنَ وَاَھْلِ التَّقِیَّۃِ یَا مَنْ حَوَآئِجُ الْخَلْقِ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ یَا مَنْ نَّجَا یُوْسُفَ مِنْ رِّقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ لَّیْسَ لَہٗ بَوَّابٌ یُّنَادٰی وَلَا صَاحِبٌ یُّغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُّعْطٰی وَلَا غَیْرُہٗ رَبٌّ یُّدْعٰی وَلَا یَزْدَادُ عَلٰی کَثْرَۃِ الْحَوَآئِجِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُوْدًا وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ۔ اے جاننے والے پوشیدہ کے! اور اے خدا کہ آسمان تیری

قدرت سے بلند کئے گئے ہیں۔ اور اے خدا کہ زمین تیری عزت کے ساتھ پھیلائی گئی ہے۔ اور اے خدا کہ سورج اور چاند تیرے نور کے جلال کے ساتھ تاباں و درخشاں ہیں۔ اور اے متوجہ ہونے والے اوپر ہر نفس مومن اور پاک کے۔ اور اے آرام دینے والے خوف سے ڈرنے والوں اور اہل ترس کے۔ اے خدا کہ مخلوقات کی تمام حاجتیں تیری جناب میں روا کی جاتی ہیں۔ اے خدا کہ نجات دی (تونے) حضرت یوسف علیہ السلام کو غلامی سے۔ اے خدا کہ نہیں ہے تیری بارگاہ میں کوئی دربان کہ جسے بلایا جائے اور نہیں ہے تیرا کوئی ہم صحبت کہ اس کے آگے جایا جائے۔ اور نہ کوئی وزیر کہ جو تیری نیابت کرے۔ اور نہ تیرے سوا کوئی دوسرا پروردگار ہے کہ اسے پکارا جائے اور تو مخلوق کی کثرت حوائج پر از روئے کرم و جود بہت نظر فرماتا ہے۔ اور درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور عطا فرما مجھے میرا سوال (یعنی میرا سوال قبول کرکے مجھے عطا فرما) بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں ماہِ رجب میں دعا کے بیان میں لکھتے ہیں کہ

حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ آپ نے فرمایا" ہم طواف میں تھے کہ یکایک ایک آواز سنی۔ کہ کوئی

کہتا ہے۔

يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَآءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ يَا كَاشِفَ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى مَعَ السُّقْمِ قَدْ بَاتَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ وَنَحْنُ نَدْعُوْا وَعَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمْ هَبْ لِيْ بِجُوْدِكَ مَا اَخْطَأْتُ مِنْ جُرْمٍ يَا مَنْ اَشَارَ اِلَيْهِ الْخَلْقُ بِالْكَرَمِ اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَمْ يَسْبِقْ لِمُجْتَرِمٍ فَمَنْ يَجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ۔

ترجمہ: اے وہ ذات کہ قبول فرماتا ہے بے قرار کی دعا تاریکی میں اے دور کرنے والے غم اور بلا کے مع بیماری کے تحقیق رات بسر کی تیرے وفد نے بیت اللہ شریف اور حرم کے گرد۔ اور ہم دعا مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آنکھیں نہیں سوتیں اے وہ ذات کہ مخلوق اس کی طرف جود و کرم کے ساتھ اشارہ کرتی ہے۔ اپنے جود و کرم سے۔ جو خطا اور گناہ میں نے کئے ہیں۔ معاف فرما۔ اگر تیری معافی و بخشش گناہ گاروں کی دستگیری نہ کرے تو پھر دوسرا کون ہے؟ جو گناہ گاروں کے گناہ اپنے احسان سے بخشدے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

میرے والد بزرگوار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے حسین! آیا تو اس گنہگار کا گریہ نہیں سنتا۔ جو اپنے گناہ پر رو رہا ہے اور اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کر رہا ہے۔ جاؤ نزدیک ہے

کہ تو اس کو پائے اور اس کو بلا لا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

میں جلدی سے گیا۔ اور اُسے پا لیا۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک خوبصورت ستھرا بدن، صاف کپڑے والا شخص تھا۔ جس سے خوشبو آ رہی تھی۔ لیکن اُس کا داہنا پہلو خشک ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ امیر المومنین حضرت علیؓ (تجھے بلا رہے ہیں اُن) سے ملاقات کر سو وہ کھڑا ہو گیا اور اپنا پہلو کھینچتے ہوئے حضرت علیؓ کے (پاس جا کر) سامنے کھڑا ہو گیا۔

آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ

تو کون ہے؟ اور تیرا کیا حال ہے؟

اس نے عرض کیا۔

اے امیر المومنین! اس شخص کا کیا حال ہو گا۔ جو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو اور عیال کے حقوق اس سے رو کے گئے ہوں کہ وہ ان کے حقوق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا ہو۔

آپ نے فرمایا۔

تیرا نام کیا ہے؟

اس نے عرض کیا۔

میرا نام منازل بن لاحق ہے۔

آپ نے فرمایا۔

تیرا قصہ کیا ہے؟

اس نے عرض کیا کہ

میں عرب میں لہو و لعب میں مشہور تھا۔ اور حوالی عرب کے میدان میں بے تحاشا مدہوش گھوڑا دوڑاتا اور غفلت سے ہوش میں نہ آتا تھا۔ اور اگر باز گشت کرتا تھا۔

تو میری باز گشت پذیرانہ ہوتی تھی۔ میں ہمیشہ رجب و شعبان کے مہینے میں گناہ کرتا تھا۔ اور میرے والد جو میرے شفیق و رفیق تھے، مجھے لغزشوں اور گناہ کی بدبختی سے ڈرایا کرتے تھے۔ اور مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ اے میرے پیارے بیٹے! خدا تعالیٰ کی گرفت بہت سخت ہے اور اس کا غضب و قہر شدید ہے پس اس کی نافرمانی مت کر جو آگ سے عذاب کرتا ہے۔ اور تیرے مظالم سے فریاد کے بہت ہاتھ اس کی درگاہ میں بلند ہوئے ہیں، اور بہت سے مقرب فرشتے اور مہینے کہ ان میں قتال حرام ہے۔ اور رات و دن تیرے ظلم سے نالاں ہیں۔ اور جب میرا والد مجھ کو لعنت و ملامت سے تنبیہ کرتا۔ میں اس کے عوض میں اُسے مارتا پس میں ایک دن اپنے والد کے پاس گیا۔ اور اس نے مجھ سے فرمایا۔ کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں (برابر) روزہ رکھوں گا۔ اور افطار نہیں کروں گا۔ اور نماز پڑھتا رہوں گا۔ اور نہیں سوؤں گا۔ سو ایک ہفتہ روزے رکھ لئے۔ اس کے بعد ایک ابلق (سرخ و سفید) اونٹ پر سوار ہو کر حج اکبر کے دن مکہ معظم تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ میں بیت اللہ کی طرف جاتا ہوں اور تیرے اوپر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں۔

پس حج اکبر کے دن تک آئے۔ اور کعبہ کے پردوں سے لپٹے اور میرے لئے بددعا کی اور کہا۔ کہ اے وہ ذات! جس کی طرف حاجی دُور دُور سے آتے ہیں۔ اور عزیز واحد صمد کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں۔ یہ منازل میری نافرمانی سے باز نہیں آتا۔ پس میرے حق میں اے رحمٰن میرے لڑکے سے مواخذہ فرما۔ اور اپنے جُود و بخشش سے اس کا پہلو شل فرما۔ اے وہ ذات! کہ پاک ہے نہ جنا گیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔ پس قسم اس ذات کی کہ جس نے آسمان بلند فرمائے۔ اور پانی زمین سے نکالا۔ ہنوز ان کی دعا ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ میرا اپنا پہلو شل ہو گیا اور میں ایک گری ہوئی لکڑی کی طرح ہو گیا۔ اور حرم کے ایک گوشہ میں گر پڑا۔ اور آدمی صبح و شام آتے جاتے تھے۔ اور میرے اوپر گذرتے تھے، اور کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ کی بددعا قبول فرمائی۔

سو حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا۔ پھر تمہارے والد نے کیا کیا۔

عرض کیا۔ اے امیرالمومنین! میں نے اپنے والد سے سوال کیا۔ کہ میرے لئے اللہ سے اسی جگہ نیک دعا مانگیں۔ جہاں میرے لئے بددعا مانگی تھی۔ اس کے بعد جب میرے والد مجھ سے راضی ہوئے تو میرا سوال قبول فرمایا۔ پس میں نے ان کو ایک اونٹنی پر سوار کیا۔ اور چلنے میں کوشش کی۔ یہاں تک کہ ہم ایک میدان میں پہنچے۔ جس کو وادی اراک کہتے ہیں۔ پس ایک درخت سے ایک پرندہ اڑا۔ اور اونٹنی ڈر کر بھاگی۔ اور میرے والد اونٹنی سے گرے۔ اور راستے ہی میں وفات پائی۔

پس حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں تم کو ایک دعا نہ سکھاؤں؟ جو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ نہیں دعا مانگی ہے اس کے ساتھ کسی غمناک نے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کا غم دور فرمایا۔ اور نہ کسی رنجور نے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے رنج کو اس سے دور فرمایا ہے۔

سو اس شخص نے عرض کیا کہ ہاں! سکھلایئے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

حضرت علیؓ نے اس کو دعا سکھلائی۔ اور اس نے وہ دعا پڑھی اور اپنے مرض سے خلاصی پائی۔ اور وہ دوسرے روز صحیح وسالم ہمارے پاس آیا۔ پس میں نے اس شخص سے پوچھا کہ کس طرح تو نے عمل کیا۔ یعنی کیا دعا پڑھی۔ اس نے کہا کہ

جب میری آنکھوں کو آرام آیا۔ تو میں نے وہ دعا ایک بار اور دو بار اور تین بار پڑھی پس مجھ کو ایک آواز آئی کہ

"حَسْبُكَ اللهُ فَقَدْ دَعَوْتَ اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھ کو کافی ہے تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو وہ قبول فرمائے۔ اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا فرمائے۔

پھر میری آنکھوں میں نیند نے غلبہ کیا۔ سو میں سو گیا۔ اور میں نے خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور میں نے وہ دعا

ان کی خدمت میں عرض کی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "علیؓ میرے چچا کے بیٹے نے سچ کہا"۔

"فِيهَا اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطىٰ"

ترجمہ: اس (دعا) میں اللہ تعالیٰ کا وہ "اسم اعظم" ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو وہ قبول فرمائے۔ اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے۔ تو وہ عطا فرمائے۔

پھر دوسری مرتبہ میری آنکھوں پر خواب نے غلبہ کیا۔ پھر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ آپؐ کی زبان مبارک سے اس دعا کو (خود) سُن لوں۔

پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّةِ .... الخ

(ملاحظہ ہو قول نمبر ۳۰ صفحہ ۱۷۷)

شَلّ کہتا ہے کہ "میں جاگ اٹھا اور میں بھلا چنگا تھا"

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

تَمَسَّكُوا بِهٰذَا الدُّعَاءِ

ترجمہ: اس دعا کو مضبوط پکڑو۔

(یعنی اس دعا کے ساتھ حاجت طلب کرو) کیونکہ یہ دعا عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

اکتیسواں قول

(اسم اعظم یہ دعا ہے)

یَا اَللّٰہُ یَا رَبِّ اسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ

ترجمہ: اے اللہ! اے میرے پروردگار! میری دعا قبول فرما۔

دلائل الخیرات کے مصنف حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

"یہاں اسم اعظم ہے"

جب کوئی دعا کرنے والا ارادہ کرے تو "یَا اَللّٰہُ اور یَا رَبِّ" کے درمیان دعا کرے۔

یعنی "یَا اَللّٰہُ" پڑھ کر اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے اور پھر "یَا رَبِّ" سے شروع کرے۔

دلائل الخیرات وظائف کی ایک مشہور اور مستند کتاب ہے۔ اس کتاب کے حزب ہفتم میں یہ کلمات آتے ہیں

دلائل الخیرات کی فضیلت۔ یہ کتاب درود وسلام اور مناجات وتحیات کی کتاب ہے۔

تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد باطن کی صفائی

اور شیطان کے دفعیہ کیلئے درود شریف کا پڑھنا ایک بہترین ہتھیار ہے۔ جس کی فرضیت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور خود صاحب دلائل الخیرات نے اس کے ثبوت میں قرآن مجید کی آیات اور بہت سی احادیث نقل کی ہیں،

تمام علمائے و مشائخ امت کا اجماع ہے کہ جو درود و صلوات اور مناجات و تحیات صاحب دلائل الخیرات نے اس کتاب میں جمع کئے ہیں۔ وہ بجذف اسانید احادیث کا لُبّ لباب ہیں اسی وجہ سے تمام عالی مقام بزرگان دین اس کتاب کا ورد کرتے چلے آئے ہیں۔

دلائل الخیرات کی مقبولیت[1] - یہ کتاب بہت ہی مقبول ہے۔ ورد و وظائف میں تمام عالم اسلام میں عموماً اور حرمین شریفین اور مصر میں خصوصاً اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے مقبول خاص و عام بنایا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اس کے عامل تھے۔

---

[1] دلائل الخیرات ہدیہ سے منگوانے کا پتہ :-

ادارہ تحائف اسلامیہ۔ جامع مسجد نور سٹیلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ

تیسواں قول

(اسم اعظم یہ ہے)

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

ترجمہ: اے سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اسم اعظم کی تحقیق میں جو رسالہ لکھا ہے اس میں "اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کو بھی اسم اعظم میں سے شمار کیا ہے۔

جب کوئی مسلمان تین بار "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہہ کر دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

جب کوئی مسلمان اس کلمہ کو تین بار کہتا ہے تو ایک فرشتہ اس بندہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ تیری طرف متوجہ ہے مانگ کیا مانگتا ہے۔

امام حاکمؒ نے مستدرک میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ اس پر مقرر ہے کہ جو

"یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"

کہتا ہے۔ پس جو شخص یہ کلمہ تین بار کہے اس سے وہ فرشتہ کہتا ہے،

تحقیق ارحم الراحمین تیری جانب متوجہ ہو گیا ہے پس مانگ (جو کچھ مانگتا ہے)

اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا جو کہہ رہا تھا کہ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

آپؐ نے اس سے فرمایا۔

مانگ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری طرف نظر فرمائی۔

اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کے معنے ۔ سب سے بڑا رحم کرنے والا۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا رحم اور مہربانی کرنے والا ہے اور سب مخلوق کا رحم و مہربانی اللہ تعالیٰ ہی کے رحم و مہربانی کے پرتو کے سبب سے ہے۔ اور اسی کی نظر رحمت کے باعث سے ہے ؎

تو بر اہل سخا انعام کردی کہ بر بیچارگان اکرام کردند

بہر جا جوئے از رحمت روانست

ز دریا ہائے جودت دام کردند

فضیلت ۔ اللہ عزوجل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول بیان فرماتا ہے کہ

وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (سورہ اعراف رکوع ۱۸)

ترجمہ اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ

اور یہ قول جو ہے اس میں دعا کے بارہ میں ترغیب دینے پر دلیل ہے

اس لئے کہ جو ذات ارحم الراحمین ہے اس سے رحمت کی امید کی جاتی ہے،

اور اس میں دعا مانگنے والے کی طمع کے لئے تقویت ہے۔ اس کے طلب کرنے کی کامیابی ہیں۔

قبولیتِ دعا۔ حافظ ابن عبد البر مالکیؒ نے "الاستیعاب" میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ سے طائف شریف تک کے لئے ایک "خچر" کرایا کیا۔ خچر والا ڈکیتی پیشہ تھا۔ وہ ان کو ایک سنسان ویران جنگل میں لے گیا۔ جہاں لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ وہ ڈاکو ان کو قتل کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو وہ بولا جن لاشوں کو تو دیکھ رہا ہے یہ بھی نماز پڑھنے والے ہی تھے مگر میرے ہاتھ سے تو کوئی بھی نہ بچا۔ آپ نے نماز پڑھی اور تین بار کہا۔

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

یکدم حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور ڈاکو کو قتل کر دیا۔

علامہ سہیلیؒ نے "تاریخ خمیس" میں اپنی سند کے ساتھ یہ قصہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ایک خچر طائف سے واپسی میں مدینہ تک کیلئے کرایہ پر لیا مگر "خچر" والے بدو نے یہ شرط لگائی کہ مجھے جہاں کچھ کام ہوگا وہاں ٹھہرتا ہوا چلوں گا۔

حضرت زیدؓ نے منظور کر لیا۔ وہ کمبخت ان کو لیکر ساتھ چلا۔ تھوڑی دیر جا کر رستہ چھوڑ کر ایک دوسری طرف چلنے لگا۔ اور ایک ویران جگہ میں آپکو لیجا کر کھڑا کر دیا اور کہا لو یہاں اترو۔ آپ وہاں اترے تو دیکھا بہت سے مقتولین

لاشیں پڑی ہوئی ہیں جنکو اس بدّو نے اسی طرح دھوکہ سے قتل کیا تھا۔ جب حضرت زید کے قتل کرنیکو آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ظالم! اتنی مہلت تو دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں بدّو نے بطور تمسخر کہا اچھا تم بھی (دو رکعت نماز) پڑھ لو لیکن کچھ فائدہ نہ ہوگا تم سے پہلے ان لوگوں نے بھی جو مرے پڑے ہیں سب نے اسی طرح نمازیں پڑھی تھیں۔ مگر کوئی بھی میرے ہاتھ سے جانبر نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ خیر! جو کچھ بھی ہو مگر میں نماز پڑھوں گا یہ فرما کر آپ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ جب آپ سجدہ میں گئے تو وہ نابکار بدّو آپکو قتل کرنیکے ارادہ سے آپکی طرف بڑھا۔ آپ نے عین سجدہ کی حالت میں

"یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" - کہہ کر پکارا۔

ادھر آپ کی زبان سے یہ اسم اعظم نکلا۔ ادھر یکایک ایک غیبی آواز بہت دور سے سنائی دی کہ

"لَا تَقْتُلْهُ" (کہ خبردار! ان کو قتل نہ کرنا)

بدّو یہ غیبی اور ناگہانی آواز سن کر مرعوب اور خوفزدہ ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ جب کہیں کوئی شخص نظر نہ آیا۔ تو پھر بدستور اسی ناپاک ارادہ سے ان کے قتل کرنے کیلئے آگے بڑھا۔

حضرت زیدؓ نے پھر

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کہا پھر ایک آواز آئی۔ کہ خبردار! قتل نہ کرنا۔

بدّو بے چین ہو کر پھر پیچھے ہٹا۔ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ مگر کہیں کوئی نظر نہ آیا۔ بدّو پھر آپ کی طرف بڑھا آپ نے پھر تیسری بار

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کہا تیسری بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہنا تھا کہ ناگہاں ایک سوار ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے آتا نظر آیا۔ اور اس نیزے کا سرا بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ اس نے آتے ہی اُس بدو پر وار کیا۔ نیزہ آناً فاناً سینہ کی طرف سے ہو کر پیٹھ تک پار نکل گیا۔ اور بدو اسی وقت بدو مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔

اس کے بعد وہ سوار حضرت زید رضہ کے پاس آیا۔ اور ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے بزرگ! جب آپ نے پہلی دفعہ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کہا تھا اُس وقت میں ساتویں آسمان پر تھا اور جب آپ نے دوسری دفعہ کہا تھا۔ تو میں چھٹے آسمان کو طے کر چکا تھا۔ اور آسمانِ دنیا تک پہنچ گیا تھا۔ اور جب آپ نے تیسری دفعہ کہا۔ تو آپ کے دشمن تک پہنچ گیا۔ اور اُسے قتل کیا۔ جاؤ رب العالمین ارحم الراحمین نے آپ کی جان بچائی۔ آپ پر اپنا فضل و کرم فرمایا۔

علامہ سہیلیؒ نے لکھا ہے کہ

حضرت زید بن حارثہ کو یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پیش آیا تھا۔

اسم اعظم کے بارہ میں علمائے کرامؒ اور بزرگانِ دینؒ کے اور بھی کئی اقوال آئے ہیں۔ مگر طوالت کے خوف سے ہم ان کو حذف کر کے

اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ مگر ناظرین کے استفادہ کی خاطر آخیر میں ایک ایسی جامع دعا بیان کرتے ہیں۔ جس میں اجمالی طور سے علمائے کرام و بزرگانِ دین کے وہ تمام اقوال بھی آجاتے ہیں۔ جو انہوں نے اسم اعظم کے بارے میں بیان فرمائے ہیں۔

فائدہ جلیلہ۔ جلال الدین سیوطیؒ نے "اسم اعظم" کی تحقیق میں جداگانہ ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ

بعض محققینؒ نے کہا ہے کہ

"اس جامع دعا میں تمام بزرگوں کے اقوال آگئے ہیں"

برادرانِ محترم! درحقیقت یہ ایک بہت جامع دعا اور قبولیت کے لئے اکسیرِ اعظم ہے اس کو روزانہ بلاناغہ پڑھنا باعث فیوض و برکات اور موجبِ خیرات و حسنات ہے۔ اس کے بے شمار خواص و برکات اور فوائد و اثرات ہیں۔ دعا پڑھتے وقت معنے کا پورا دھیان رکھکر خشوع و خضوع سے پڑھنا چاہیئے۔ اور ناظرین کرام سے آخری التماس ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں احقر (مصنف کتاب ہذا) اور اس کے والدین اور اہل و عیال کو بھی شامل کر لیا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی ظاہری و باطنی اور دینی و دنیوی تمام امور کی اصلاح و درستی کردے اور حُسنِ خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

(دعائے مذکورہ صفحہ ۱۹۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

اسم اعظم کے بارہ میں ایک نہایت

جامع دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَا
وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْ
يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ
يَا حَقُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَآئِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْ
يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَرِيْعُ يَ
كَرِيْمُ يَا مُخْفِیْ يَا مُعْطِیْ يَا مَانِعُ يَا مُحْيِیْ يَا مُفْسِدُ
يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحْمَدُ يَا حَمْدُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ
يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اس وجہ سے کہ تیرے
ہی لئے سب تعریف ہے۔ نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ اے شفقت کرنیوالے
اے احسان کرنے والے۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے
بزرگی اور احسان والے۔ اے سب وارثوں سے بہتر۔ اے سب مہربانوں

ے زیادہ مہربان۔ اے جاننے والے۔ اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!
ے جاننے والے۔ اے سننے و الے۔ اے سب کچھ جاننے والے
ے بردبار، اے ملک کے مالک، اے بادشاہ۔ اے تمام عیبوں سے پاک،
ے سچے، اے ہمیشہ رہنے والے، اے موجود، اے غنی۔ اے گھیرنے
لے۔ اے حکمت والے۔ اے برتر۔ اے غالب۔ اے بیحد مہربان، اے
ایت رحم والے۔ اے جلد حساب کرنے والے۔ اے کرم والے۔ اے
چھپانے والے۔ اے دینے والے، اے رد کرنے والے۔ اے زندہ کرنیوالے
ے عدل کرنے والے۔ اے ہمیشہ زندہ۔ اے منتظم۔ اے سب سے زیادہ قابل
تعریف اے تعریف اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار
ے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے بہت عطا کرنے والے،
ے بہت بخشنے والے۔ اے نزدیک، اے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود سوا
رے تو پاک ہے، میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ تو مجھ کو کافی ہے۔ اور
تو اچھا کارساز ہے۔

یہ دعا پڑھ کر اپنی حاجت مانگنی چاہیئے اور آخر میں درود شریف پڑھ کر یہ
دعا پڑھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

تمت بالخیر

(موسوم الاسم محمد تاریخی ۱۳۸۹)

العباد ابوالحسن محمد عبدالحفیظ خاں عفی عنہ مورخہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ روز یکشنبہ۔ گوجرانوالہ

ادارہ تحائف اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

کی

اسلام آموز و ایمان افروز

تصنیفات!

۱۔ تحفہ اخلاقِ محمدیؐ

۲۔ تحفہ جہاد

۳۔ تحفہ شبِ معراج

۴۔ تحفہ شبِ برات

۵۔ تحفہ شبِ قدر ۸ر

۶۔ تحفہ رمضان

۷۔ تحفہ عید الفطر ۶ر

۸۔ تحفہ عید الاضحیٰ ۱۲ر

۹۔ تحفہ گنہگاراں

۱۰۔ تحفہ مقروضاں و ناداراں

۱۱۔ تحفہ حاجتمنداں ۴ر

۱۲۔ تحفہ بیماراں

۱۳۔ تحفہ جنت

۱۴۔ تحفہ نماز

۱۵۔ تحفہ اسم اعظم

۱۶۔ تحفہ ذکر

۱۷۔ تحفہ اخلاق

۱۸۔ تحفہ درود و سلام مع زیارت خیر الانامؐ

۱۹۔ دولاجواب تحفے

۲۰۔ دربارِ رسالت کے چالیس نادر تحفے

۲۱۔ تحفہ الرحمٰن فی فضائل القرآن

۲۲۔ قرآنی مقبول دعائیں

۲۳۔ مفتاح القرآن فی لغات القرآن

۲۴۔ قرآنی مسنون دعائیں

۲۵۔ نماز مترجم مع فضائل

۲۶۔ فرمانِ رسولؐ

۲۷۔ جنت کی بشارت

۲۸۔ جنت کی سیر

۲۹۔ جواہرِ حکمت

۳۰۔ آئینۂ اخلاق

۳۱۔ قراءِ سبعہؒ ۱۲ر

۳۲۔ ائمہ اربعہؒ

۳۳۔ ائمہ محدثینؒ

۳۴۔ ائمہ مفسرینؒ

۳۵۔ مجددینِ اسلامؒ

۳۶۔ مشائخ چشتیہؒ

۳۷۔ مشائخ نقشبندیہؒ

۳۸۔ اولیاء اللہ

۳۹۔ سیرت علیؓ

۴۰۔ قرآنی ضابطۂ حیات

ملنے کا پتہ

ادارۂ تحائفِ اسلامیہ مکتبہ حفیظیہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ